مسیح نے پھر علانیہ اپنا وعظ کہنا شروع کیا ممکن نہین کہ اس مختصر مین مسیح
کی تعلیمات ربانی اور اوسکی کمال نیکوکاری اور اوسکے معجزات کثیر اور اوسکی تحقیر اور
بیعزتی جو وہان والون سے وقوع مین آئی اور اوسکی فروتنی اور بردباری جس سے
اوس نے وہ برداشت کی یہ سب کما ینبغی بیان کیا جاوے البتہ انجیل مقدس سے
مفصل دریافت ہوسکتا ہی یہان صرف اسیقدر کہنا کافی ہی کہ عیسی بالکل منزہ اور مبرا تھا
اور اولاد آدم مین وہی ایک تھا جو گناہون سے پاک تھا اوس نے تعلیم کیا کہ مین شریعت
موسوی کی تکمیل کرنے کو آیا ہون نہ کہ اوسکی تنسیخ کرنے کو اور اوس نے یہ بھی بتلایا
کہ احکام الہی روح سے تعلق رکھتے ہین اور ثابت کیا کہ دل جو مصدر گناہ ہے اوسمین
جو خیالات اور خواہشین پیدا ہوتی ہین احکام الہی اون سب کی بازپرس کرتے ہین
نماز روزہ خیرات اور اور مذہبی کامون کی اصلی ماہیت اور غرض بھی اوس نے
بیان کی اور اصرار کیا کہ اصل الاصول احکام الہی کا یہی ہے کہ خدا کو بالکل دل وجان
سے بقدر دو بھر پیار کرو اور اپنے ہمسایون کو مثل اپنے اوس نے بہت سی باتین تمثیل
دے دیکر سکھائین اور روزمرہ کے واقعات سے لوگون کو نصیحتین دین یہودیونکو
جو ابراہیم کی اولاد مین ہونے اور رسومات دینی کے خوب پابند رہنے کے گھمنڈ سے
پھولے ہوے تھے اوس نے جہالت اور ریا اور غرور کا بہت سخت الزام دیا اور فرمایا
کہ غرور روحانی چھوڑکر توبہ اور استغفار اور فروتنی اختیار کرو اوسکے معجزات جنسے طاقت
مافوق البشر قطعی ثابت ہوتی تھی محض خلق اللہ کی حاجت روائی اور اونکو دکھ درد سے

منجملہ اونکے پترس یعقوب اور یوحنا سب سے زیادہ مشہور ہین سوائے انکے مسیح نے ستر شاگرد اور بھی منتخب کیے اونھین قبل اپنے بھیجا کہ بیمارون کو صحت دین اور توبہ کرنے کے لیے وعظ کہین اور آسمانی سلطنت کے قریب ہونے کی ندا دین اور آسمانی سلطنت سے غرض یہ تھی کہ نجات اُخروی مسیح موعود کی شفاعت سے ہوگی اس طور سے وعظ کہتا ہوا اور معجزات دکھلاتا ہوا مسیح تمام ملک یہودیہ مین پھرا اور کئی دفعہ شہر اورشلیم یعنی بیت المقدس اور ہیکل یعنی بڑے یہودی عبادت خانہ مین گیا اوسکی شہرت صرف یہودیہ ہی مین نہین پھیلی بلکہ تمام شام مین یہودی لوگ خصوصاً مغرور فرد سے جو ایک ایسے شاہزادے مسیح کے انتظار مین تھے کہ اونھین روم کی سلطنت کی اطاعت سے چھڑادے اور فلاح دنیوی کی ترقیات کا موجب ہو اس ایسے حلیم اور فروتن مسیح کے منکر ہوگئے اور جبکہ مسیح نے اونکے تعصبات دیرینہ کو باطل ثابت کیا اور اونکی ریا، راستی نما کو کھول دیا وہ لوگ اوس سے بہت آزردہ ہوئے اور آخر کو جب اوس نے خدا کا غضب اونکے حق مین ظاہر کیا اور خدا کا بیٹا ہونے کا اور اپنی اور اپنے باپ کی وحدت کا دعویٰ کیا اونکی آتش غضب اس درجہ کو مشتعل ہوئی کہ اونھون نے اوسکی جان لینے پر کمر باندھی۔

مسیح کو جب تین برس وعظ عام کہتے گذرے تب قریب سنہ ۳۰ عیسوی کے وہ اورشلیم کو گیا تاکہ اپنی شاگردون کے ساتھ عید فصح کرے۔

بچانے کے لیئے ظہور مین آتے چنانچہ اوس نے ہر قسم کی بیماریونکو اچھا کیا شیطان
اوتارے اور کئی مرتبہ مُردون کو زندہ کیا اور کبھی ایسا نہوا کہ کوئی دردمند اوسکے
پاس آیا ہو اور اوس نے تکلیف سے مخلصی نہ پائی ہو کئی مرتبہ اوس نے اپنی الوہیت
ظاہر کی اور کہا کہ مین خدا کا بیٹا ہون اوس نے یہہ بھی تعلیم کیا کہ روح کو فنا نہین اور
بعد موت کے حشر ہوگا اور قیامت کے دن مین ہی دنیا کا منصف ہونگا اور
جزا اور سزا دی جائے گی اور جو مجھپر ایمان لایا ہے ضائع نہوگا بلکہ نجات پائے گا
اوسنے یہہ بھی کہا کہ بہتون کی نجات کے واسطے مین اپنی جان قربان کرونگا اور
تیسرے روز پھر جی اوٹھونگا اور درباب جدائی کے اوس نے اپنے مریدون کی
تسلی اسطور پر کی کہ میرا جانا تمہارے لیئے ضرور ہے اور اپنے جانے کے بعد
تمہارے لیئے تسلی دینے والا یعنی روح القدس کو بھیجونگا وہ تمھین ہدایت اور تربیت
کرے گا اور تسلی دے گا اوس نے اون مصیبتون کی بھی پہلے سے خبر دیدی تھی جو
یہودیون پر اوسکا انکار کرنے کے سبب سے آنے والی تھین —

اس عرصہ مین بہت سے لوگ مسیح کے پیرو ہو گئے تھے جنکو اوس کی تعلیم
اور معجزون سے یقین ہوا کہ دعوی اوسکا صادق ہے اونمین سے اوس نے بارہ
اپنے منتخب کیے جو ہمیشہ اوسکی رفاقت مین رہ کر اوسکے معجزون کے شاہد رہین
اور اسکی نصائح اور تعلیم کے خازن بنین یہہ لوگ اکثر اطراف گلیل کے ماہی گیر تھے
انکو عربی مین حواری کہتے ہین اور یونانی مین اپسٹل یعنی مسیح کے رسول یا پیغام رسان

تکلیف کا وقت قریب آیا اور حالت اضطراب مین اوسکے باپ کے رخ پھر جانے سے جب تک کہ وہ دنیا کے گناہون کا بوجھ اپنے اوپر اوٹھائے تھا کہ اس ماجری کے ادراک سے انسان کا فہم حیران ہے ایسی حالت جانکنی مین رہا کہ اوسکا بدن نہایت درماندہ ہوگیا اور پسینا اوسکا مثل خون کی بڑی بوندون کے ٹپکنے لگا اور ایک فرشتہ اوسکو تقویت دینے کے واسطے آیا اتنے مین یہوداغدار یہودیون کے سردارون کی طرف سے ایک گروہ ہتیار بند ساتھ لیکر پہونچا اور مسیح کو گرفتار کرکے سردار کاہن[1] کے پاس لے گیا۔

اوس نے براے نام تحقیقات کرکے مسیح کو قتل کا حکم دیا اور جرم اوسپر قایم کیا کہ وہ اپنے تئین مسیح اور خدا کا بیٹا قرار دیتا ہے پھر وہ مسیح کو قتل کروانے کے واسطے روم کے حاکم پلاطس کے پاس لے گئے پلاطس نے پہلے انکار کیا اور کئی دفعہ یہ کہا کہ مین اس شخص کا کوئی قصور نہین دیکھتا اور نہ اوسکے قتل کی کوئی وجہ پاتا ہون مگر کاہن اور یہودیون نے شور مچایا کہ اسکو سولی دینا چاہیے اور پلاطس کو خوف دلانے کے لیے باواز بلند سنایا کہ اگر تم اسکو چھوڑ دوگے تو بیشک اپنے بادشاہ قیصر کے دشمن ہوگے کیونکہ یہ شخص اپنے تئین یہودیون کا بادشاہ قرار دیتا ہے غرض اس شور وغل اور دہمکی سے اونکا مدعا حاصل ہوا کیونکہ جب پلاطس نے دیکھا کہ اگر مین نہین مانونگا ہنگامہ برپا ہوجاویگا اوس نے اپنا ہاتھ اوس جماعت کے سامنے دہویا اور کہا کہ خیر تم جانو مین اس نیک آدمی کے خون سے مبرا ہون اوس جماعت

اورس مقدس شہر مین جسوقت وہ داخل ہوا ایک بڑی جماعت اوسکی تعریف
اور مدح کرتی ہوئی اوسکے پیچھے پیچھے تھی اس حال کے دیکھنے سے اور لعازر کو مردے
سے زندہ بنا دینے کے معجزے کے باعث بھی اوسکے دشمنون کا کینہ اور غضب یہانتک
بڑہ گیا کہ اونہون نے ارادہ کیا کہ اوسکو عید مین گرفتار کرکے مار ڈالیے اس نیت سے
اونہون نے مسیح کے ایک شاگرد کو جسکا نام یہودا اسکریوطی تھا اپنی طرف ملا لیا
اوس نے زر قلیل کے لالچ سے اپنے خداوند کو پکڑوا دینا قبول کیا۔

عید کی رات کو جب مسیح اپنے شاگردون کے ساتھ برہ فصح کھاتا تھا اوس نے
ایک رسم مقرر کی کہ وہ اوس محبت کی جس سے عیسی نے انسان کی نجات کے لیے
اپنے تئین دیڈالا یادگار دائمی رہے یعنی اوس نے ہاتھ مین شراب اور روٹی لیکے
برکت چاہی پھر روٹی کو توڑ کر اپنے شاگردون سے کہا کہ لو اسکو کھا جاؤ یہ میرا بدن
ہے جو تمہارے واسطے توڑا جاتا ہے تم میری یادگاری کے لیے یہ کیا کرو پھر پیالہ
لیکر اونہین دیا اور کہا کہ تم سب اسمین سے پیو کیونکہ یہ میرا لہو ہے جو کہ بہتون کے
گناہ بخشے جانے کے لیے بہایا جاتا ہے یہ رسم[۵] عشاے ربانی کہلاتی ہی اسکو تمام
عیسائی اپنے مسیح کی محبت کی یادگاری کے واسطے اوسکے حکم بموجب اپنے دین
کے فرائض کا ایک جزو سمجھتے ہین۔

کھانے کے بعد مسیح اپنے حواریون کے ساتھ زیتون کے پہاڑ پر چلا گیا وہان
پترس یعقوب اور یوحنا نے ایک اور دلسوز ماجرا دیکھا یعنی مسیح اس خیال سے کہ اب

۵ جب سے کہ رسم عشاے ربانی کی بنا پڑی ہے ہر عید پر ہر کلیسا مین برابر جاری چلی آتی ہے چنانچہ تواریخ مین اسکا تذکرہ شروع ہوگا

[illegible]

الغرض اون لوگون نے مسیح کو کوڑے مارے اور قرمزی جامہ پہنایا اور اوسکے سر پر کانٹون کا تاج رکھا اور طرح بطرح کی زد و کوب اور تمسخر اور گستاخی کے ساتھ شہر کے باہر لے گئے اور قریب دوپہر دن کے صلیب پر کھینچ دیا یہ زیادتیان مسیح نے حلم اور خاموشی سے برداشت کین اور اپنے قاتلون کے واسطے دعا مانگی کہ ای باپ انھین معاف کر کیونکہ یہہ نہین جانتے کہ کیا کرتے ہین قریب تین بجے کے یعنی تیسرے پہر کو وہ اتنا بولا کہ پورا ہوگیا اور سر جھکایا اور جان بحق تسلیم ہوا اوس خوفناک وقت مین ملک کے درمیان اندہیرا چھا گیا زمین کو جنبش ہوئی پہاڑ شق ہوگئے اور رومی صوبہ دار اور سپاہی سب کانپ اوٹھے اور برملا اقرار کیا کہ یہ بیشک خدا کا بیٹا تھا ـــ

مسیح کے حواری اور شاگرد جو ابتک قواعد کے پابند اور دنیوی سلطنت اور فتح کے منتظر تھے مسیح کی تعلیم کے حقیقی مطلب کو نہین پہونچے تھے گرفتار ہوتے ہی سب بھاگ گئے پطرس جرأت کر کے توم ہیود کی عدالت مین گیا لیکن وہان اوس نے اپنی خداوند سے انکار کیا اور مسیح کے مصلوب ہونیکے بعد سب مایوس ہوگئے اونھون نے اس صدق اعظم کو جو مسیح ذاونکے دلنشین کرنا چاہتا تھا یعنی اوسکی اجل دنیا کے واسطے موجب نجات ہے ابتک نہین مانا تھا اونکا دل جو روح القدس کے نہین نازل ہونے کے باعث ابتک تاریک تھا ایسے بلند اور بعید الفہم بھید کو کیونکر پا سکتا تھا شام کے وقت اونمین سے چند آدمیون نے مسیح کی لاش کو پہاڑ کے اندر ایک کھودی ہوئی قبر مین رکھا اور اری متھیا کی

نے چلا کر جواب دیا کہ ہان اسکا خون ہمارے اوپر اور ہماری اولاد پر ہے تب
پلاطس نے مسیح کو رومی مجرمون کیطرح کوڑے مار کر سولی دینے کے واسطے یہودیون
کے حوالے کردیا۔

صلیب پر چڑہانا رومیون کی سزا تھی یہودیون کی شرع مین یہ سزا
ممنوع ہے انکی شرع مین لکھا ہے کہ وہ آدمی ملعون ہے جو کسی درخت پر لٹکایا جاوے۔
یہودیہ مین قتل کا دستور عام سنگسار کرنا تھا اگر مسیح سلطنت یہودیہ مین
مارا جاتا تو سنگسار ہوتا لیکن اوس نے ازروی پیشین گوئی یہ بیان کردیا تھا
کہ مین لٹکایا جاؤنگا چنانچہ حاکم روم نے وہی سزا تجویز کی اور معجزہ اوسکا پورا
ہوگیا علاوہ اسکے مسیح نے لٹکائے جانے سے شریعت مذکور کی لعنت ہمارے
بدلے اپنے اوپر اوٹھائی لکھا ہے کہ مسیح نے ہمکو لعنت شریعت سے چھوڑایا
کیونکہ ہمارے بدلے خود لعنتی ہوا یہ بھی لحاظ کے قابل ہے کہ اوسوقت قوم
یہود کی قوت سلطنت اسقدر جاتی رہی تھی کہ اونکی مجلس اعلیٰ کو اپنی تجویز کیے
ہوئے قتل کا بھی اختیار نہین رہا تھا ایک قدیم پیشین گوئی یہ تھی کہ یہودیہ کی
سلطنت مسیح کے آنے تک قائم رہے گی جب مسیح کا ظہور ہوا اوسوقت ایک
یہودی بادشاہ تھا لیکن اوسکی وفات کے قبل یہودیون سے سلطنت جاتی رہی
پیشین گوئی بھی ٹھیک پوری اوتری اس سے ظاہر ہے کہ یہودی جو دوسرے
مسیح کی آمد کا انتظار کررہے ہین باطل اور بعید العقل ہے۔

فرمان بموجب اوسکے شاگرد گلیل کے ایک پہاڑ پر گئے اور پانچ سو سے زیادہ شاگردون نے اوسکو ایکبارگی وہان دیکھا کچھ عرصہ کے بعد پھر حواریون کو دکھائی دیا اور یہہ اونہین اورشلیم مین ٹھہرنے کو ارشاد فرمایا اور یہ کہا کہ اب تم لوگ اوس وعدے کے پورے ہونیکا انتظار کرو جو مین نے باپ کیطرف سے تمہارے ساتہ کیا تھا یعنے اب تہوڑے ہی روز مین روح القدس سے اصطباغ پاؤگے اوس نے اونہین اپنے آخری احکامات سنائے اور اس امر کا یقین دلایا کہ زمین اور آسمان کا سارا اختیار مجکو ملا ہے اور بیان کیا کہ تمھین نئی نئی زبانین بولنے اور معجزے دکھانے کی قدرت ہوجائے گی اور حکم دیا کہ تم جاکر سب قومون کو تعلیم کرو اور باپ بیٹے روح القدس کے نام سے اصطباغ دو اور اقرار کیا کہ مین ہمیشہ بلکہ ابد تک تمہارے ساتہ رہونگا بعد اسکے مسیح اونھین کوہ زیتون پر لے گیا اور وہان سے اونکے سامنے آسمان پر چڑہ گیا اور ایک بادل کے اندر نظرون سے غائب ہوگیا

حواری ایک مکان کے اوپر کے درجے مین چلے گئے اور مسیح کی والدہ اور برادری کے ساتھ شامل ہوکر سب بایکدل دعا و زاری کرنے لگے بعد اسکے پترس کے اشارے بموجب شاگردون نے بجاے یہوداہ جو پشیمانی کے مارے اپنے گلے مین پھانسی لگاکر مرگیا تھا متیاس کو عہدہ حواری کے واسطے منتخب کیا پینتکوس کے دن بعد عید فصح کے پچاس روز بعد جہان سب حواری جمع تھے روح القدس دفعتاً ایک بڑی آواز کے ساتہ ہواے تند کے طور پر آگ کے جدا جدا

یوسف نام ایک مالدار شاگرد نے یہودیون کی رسم کے موافق باریک کپڑے مین اوسکی
لاش کو کفنا کر اور خوشبو لگا کر ایک بڑا سا پتھر قبر کے مُنہ پر ڈہلکا دیا۔

یہودی سرداروں نے اپنے جرم کے خیال اور اوسکے انجام کے خوف سے
قبر کی نگھبانی اور حفاظت مین بے فائدہ کوشش کی اور پِلاطُس کے روبرو حاضر ہوکر
بیان کیا کہ مسیح کہتا تھا کہ مین تیسرے روز مرنے کے بعد پھر جی اوٹھونگا اور حاکم مذکور
سے یہ التجا کی کہ قبر کی خبرداری اور نگھبانی بخوبی کیجاوے تاکہ فریب اوسکے شاگردونکا
کچھ نہ چل سکے چنانچہ پلاطُس نے سپاہیون کا ایک پہرا اونکو دیا اسے اونھون نے
قبر پر مقرر کیا اور اوس پتھر پر مُہر کردی جس سے قبر ڈھکی تھی۔

روز معین یعنی اتوار کو نور کے تڑکے مسیح اپنے بند موت کو توڑ کر جی اوٹھا
دن نکلے جب بعضے حواری اور معتقد عورتین قبر پر گئین تو خداوند کے فرشتے نے انکو
خبر دی کہ مسیح اپنے قول کے موافق جی اوٹھا اور گلیل مین جیسا کہ اوس نے سابق
سے کہہ رکھا ہے اونہین ملیگا پھر چالیس روز کے اندر مسیح کئی دفعہ اپنے حواریون
اور شاگردون کو مِلا اور صلیب کی کیلون کا نشان اپنے بدن پر دکھایا اور اونکے
سامنے خور و نوش کیا اور اونکا ذہن کھول دیا اور ارشاد فرمایا کہ میری حق مین
توریت مین جو پیشین گوئیان ہین وہ اتمام و کمال پوری ہو چکین کیونکہ اونمین یون لکھا
ہے کہ مسیح کو شایان ہے اذیت اوٹھاوے اور تیسرے دن بعد مرنے کے جی اوٹھے
اور توبہ اور عفو تقصیرات کی وعظ تمام قومون مین اوسکے نام سے سنائی جاوے مسیح کے

روح القدس کے اس نازل ہونے کے فوائد کلیساے عیسوی کی بنیاد کے استحکام مین فوراً ظاہر ہوئے اوسوقت اورشلیم مین دنیا کے ہر اطراف کے یہودی جمع ہوئے تھے اور عید فصح کرنے کے واسطے فارس اور میڈیا یعنی عراق عجم اور مسوپوٹمیا یعنی دیار مابین نہرین اور عرب اور شام اور مصر اور سیرینے اور بحر روم کے سواحل شمالی اور ایشیاے کوچک کے مختلف صوبون سے دیندار یہودی قدیم اور جدید اوس مقدس شہر مین گئے تھے یہ سب لوگ زبانون کا معجزہ دیکھنے کے لیے اکھٹے ہوئے اور نہایت متعجب تھے جب اونھون نے دیکھا کہ گلیل کے باشندون کی ایک انپڑہی جماعت اونسے اونھین کی جدا جدا زبانون مین مخاطب ہوئی پترس انکے تعجب کو دیکھکر مع اور حواریون کے کھڑا ہوگیا اور اس جماعت کو انجیل کی خبر سنانے لگا اور اسطرح سے اونکے ساتھ تقریر کی کہ یہ کیفیت جو تمنے ابھی دیکھی یہ اوسی پیش خبری کا ظہور ہے جو تمنے سنی تھی کہ آخری زمانے مین خدا اپنی روح کو سب امتون پر بھیجیگا اور خداوند کے اوس روز بزرگ اور مشہور کے آنے کی پیشتر نشانیان اور عجائبات دکھاویگا اے بنی اسرائیل ان باتونکو سنو عیسی کا خدانے معجزات اور نشانیان اور عجائبات سے جنکو اوسکی معرفت دکھایا اپنی طرف سے ہونا تصدیق کرایا کہ تم خود بھی جانتے ہو وہ خدا کی مقرر تجویز اور پیش دانی سے حوالہ ہوا اور تمنے اوسکو پکڑکر بے دینون کی ہاتھون سے صلیب پر کھینچا اور قتل کیا خدانے اسکو عذاب اجل سے آزاد کرکر اوٹھالیا

زبانون کی صورت مین ہر ایک پر نازل ہوا وی سب فی الفور روح القدس سے معمور ہو گئے اور اوس قدرت متبرکہ کی ہدایت کے موافق کار بند ہونے لگے اوسوقت سے حواریون کا ایمان کامل اور مستقیم ہوا اور اونکے اعتقاد اور اطوار بالکل بدل گئے مسیح کے وعدے کے مطابق روح القدس نے اب اوسکی شہادت دی اور اوسکی عظمت دکھائی جو کچھ اوس نے حواریون سے کہا تھا وہ سب اونھین یاد دلایا کل حقائق کی ہدایت کی اور آنے والی باتون کو بتا دیا دہشت اور خوف جسکے باعث وے اپنے خداوند کا پچھلا اقرار نہین کرتے تھے جاتا رہا کیونکہ روح القدس نے اونھین طاقت اور جرات عطا کی شک اور تاریکی بھی دفع ہو گئی کیونکہ روح صداقت نے اونھین تعلیم دی اور اونکے دل کو منور کیا ابھی تک اونھون نے صاف نہین سمجھا تھا کہ اونکے خداوند کی دعوت سے کیا غرض تھی بلکہ جب وہ آسمان پر چڑھنے کو تھا اونھون نے بنظر فتوحات دنیوی اوس سے پوچھا کہ کیا تو اسوقت بادشاہت بنی اسرائیل کی پھر بحال کریگا لیکن اب اونکی جہالت یکبارگی زائل ہو گئی اور اونھون نے صاف دیکھ لیا کہ مسیح کی پادشاہت روحانی ہے وی اوسیوقت سے روح القدس کی قدرت کے باعث اور بھی زبانین بولنے لگے اور معجزات دکھانے پر قادر ہوئے اور یہ حواری دوسرا ایمان لانے والون کو بھی اونپر ہاتھ رکھکر اپنے مانند روح القدس کی برکت سے غیر ملک کی زبانین بولنے کی طاقت دے سکتے تھے ۔

دروازے پہ خیرات سے زندگی بسر کرتا تھا دیکھا جب اوس لنگڑے نے
ان سے خیرات مانگی پترس نے کہا کہ چاندی سونا تو ہمارے پاس نہین ہے
لیکن جو کچھ میرے پاس ہے وہ تجھے دیتا ہون یہ کہکر پترس نے کہا کہ بہ اسم
عیسی مسیح ناصری اوٹھہ اور چل اوسکے پانون اور پنڈلی کی ہڈیون مین فوراً
طاقت آگئی اور وہ کود کر کھڑا ہوگیا لوگ اس مشہور لنگڑے کے چلنے اور کودنے
اور خدا کی تعریف کرنے کے دیکھنے کو دوڑے پترس کو موقع اون سب کے
خطاب کرنے کا خوب ہاتھہ لگا اوس نے کہا کہ دیکھو کچھہ میری قدرت یا پارسائی
کے باعث لنگڑے کو یہ صحت حاصل نہین ہوئی بلکہ صرف عیسی کے نام کی برکت
سے ابراہیم اسحاق یعقوب اور ہمارے اجداد کی خدا نے اپنے بیٹے عیسی کو
عظمت اور جلال بخشا جسکو تمنے پلاطس کے سپرد کیا تھا اور جسوقت وہ عیسی کی چھوڑنے
کی تجویز مین تھا تمنے اسکے سامنے عیسی سے انکار کیا پس البتہ تمنے اوس قدوس
اور عادل سے انکار کیا اور خونی خواہ کو لے بہرے حیات کے بادشاہ کو تمنے
قتل کروایا اوسے خدا نے مُردون سے اوٹھا لیا اوسکے ہم گواہ ہین پترس نے
اس بات کو بیان کرکے اونسے یہ گناہ سرزد ہوا ثابت کیا کہ خدا نے موسے
سے لیکر تمام پیغمبرون کے کلام کو جنھون نے عیسی کے حق مین شہادت دی تھی
اونکے وسیلے سے پورا کیا پھر کہا کہ خدا نے اپنے بیٹے عیسی کو مبعوث کرکے تمھین مین پہلے
بھیجا تا کہ تم مین سے ہر ایک کو بدی سے پھیرے اور برکت دے توبہ کرو اور

کیونکہ یہ ممکن نتھا کہ وہ اسکے قبضہ مین رہے بعدازان پترس نے یہ ثابت کیا کہ داؤد نے جو پیشین گوئی کی تہی کہ تو میری روح کو عالم ارواح مین نرہنے دیگا نہ اپنے برگزیدہ مقدس کو خرابی دیکھنے دیگا یہ عیسیٰ ہی کے پھر زندہ ہونے کے باب مین تھی انجام کو پترس نے کہا کہ اس عیسیٰ کو خدا نے اوٹھالیا ہے اور ہم سب اسکے گواہ ہین پس خدا نے جب اپنے دست راست سے اوسکو بلند کیا اور باپ سے اوس نے روح القدس کا وعدہ پایا تب اوس نے یہان یہ جلوہ دکھلایا جو تم دیکھتے اور سنتے ہو اے قوم بنی اسرائیل یقین جانو کہ خدا نے اوس عیسیٰ کو جسے تمنے صلیب پر کھینچا خداوند اور مسیح کیا ہے یہ سنکر وہی لوگ قائل ہوگئے اور اونکے دل پر صدمہ گذرا تب اونھون نے حواریون سے پوچھا بھائیون ہم کیا کرین پترس نے اونکو ہدایت کی کہ توبہ کرو اور عیسیٰ مسیح کے نام سے گناہون کی معافی کے واسطے اصطباغ لو تب تمکو بھی روح القدس کی نعمت حاصل ہوگی اوسی روز تین ہزار آدمیون نے جنھون نے گوش دل سے ہدایت کو سنا اصطباغ پایا یہہ عیسائی لوگ روزانہ عبادت خانے مین جاتے تھے اور صدق دل سے براحت تمام اوقات بسر کرتے تھے خدا کی حمد وثنا مین مشغول رہتے اور تمام آدمی اونسے بمہربانی پیش آتے اسیطرح ایک عرصہ تک عیسائیون کا فرقہ ترقی پر رہا اور ہر روز نئے ایمان لانے والے بڑہتے گئے۔

اس واقعۂ نادر کے چندہی روز بعد پترس اور یوحنا نے عبادتخانہ مین عبادت کے واسطے جاتے ہوئے ایک مادرزاد لنگڑے کو جو عبادتخانہ کے

پترس اور یوحنا چھوٹ کر اپنی جماعت مین پھر آئے جماعت کے لوگون نے
جب یہ باتین سنین تب بالاتفاق خدا سے دعا مانگنے کو آواز بلند کی کہ اپنے
کلام بیان کرنے کے لیے ہمین جرأت عطا کر وہ جگہہ ہل اوٹھی دعا قبول ہوئی
اور اون سب پر از سر نو روح القدس نازل ہوا جب اونکو اسطور سے جرأت
حاصل ہوئی تب وی بیباکانہ بڑی قدرت و زور شور سے عیسیٰ کے جی اوٹھنے کو
علانیہ بیان کرنے لگے دو شاگرد جنکا نام انانیس اور سفیرا تھا دفعتہً مر گئے
اور اونکے مرنے کی صورت یہ ہوئی کہ پترس اونکو کسی بیدینی کی دروغ گوئی
کے واسطے ملامت کر رہا تھا کہ وی گر پڑے اور جان بحق تسلیم ہوئی اس سے
سب لوگون کے دل مین بڑا خوف سماگیا گروہ گروہ عیسائیون کے فرقہ مین
داخل ہوئے اور اب لوگون کی نظرون مین اسکی عزت بہت بڑھ گئی یہانتک
کہ پانچہزار آدمی مسیحی شمار مین آئے۔

عیسائیون کے رسول جو ہر روز بڑے بڑے معجزات دیکھاتی تھی اور
بیمارون کی جماعت کو جو آس پاس کے شہرون سے غول کے غول اوشلیم مین
چلے آتے تھے چنگا کرتے تھے اونکی اس کامیابی اور دین عیسوی کی ترقی سے
یہودیون کا بڑا کاہن آخر کو چونکا تب حواری پھر گرفتار ہوئے اور مجلس یہود
کے روبرو پیش کیے گئے سردار کاہن نے اونکو یاد دلایا کہ تمھین سخت امتناع تھا
کہ تم عیسیٰ کے نام سے کچہ نہ سکھاؤ اور دیکھو تمنے اپنے عقیدون کو رواج دی کے

اور اسپر ایمان لاؤ۔

پترس اور یوحنا ابھی یہ بیان کر ہی رہے تھے کہ یہودیون کے سردار اور کاہن اس تعلیم سے ناراض ہوئے اور اونکو پکڑکر قیدخانہ مین ڈال دیا دوسرے روز مجلس یہود کے روبرو حاضر کیے گئے پترس نے بیباکانہ بیان کیا کہ یہ معجزہ عیسیٰ مسیح ناصری کے بدولت ظہور مین آیا جسکو تم لوگون نے صلیب پر کھینچا اور خدا نے اوسکو مُردے سے زندہ کر دیا اور زبور کی ایک آیت کا حوالہ دیکے کہا کہ یہ وہی سنگ ہے جسکو تم معمارون نے ہیچ سمجھا تھا وہی اب گوشہ کا سرا ہے کسی دوسرے سے نجات کی صورت نہین کیونکہ آسمان کے تلے ایسا کوئی اور نام نہین جو ہماری نجات کا موجب ہو ارباب مجلس ان بےعلم واعظون کی دلیری اور اوس لنگڑے کو دیکھکر جسے اونھون نے برملا شفا دی تھی گھبرا گئے آخر کو یہ ٹھہرایا کہ انکو دھمکی دیوین اور منع کرین کہ عیسیٰ کے نام سے ہرگز نہ کوئی بات کہین اور نہ کچھ تعلیم کرین لیکن پترس اور یوحنا نے جواب دیا کہ تمھین اس بات کا انصاف کرو کہ کیا خدا سے زیادہ تمھاری فرمان برداری کرنی خدا کی نگاہ مین واجب ٹھہریگی ہمتو اونھین باتون کو خواہ مخواہ بیان کرینگے جو ہمنے دیکھین اور سنین ہین وہ لوگ جو حال کے معجزات دیکھکر خدا کی عظمت کے قائل ہوئے تھے مجلس یہود کو حواریون کے اس عمدہ گفتگو اور بیباکی کی سزا دینے سے مانع ہوئے بعد مکرر دھمکی کے مجلس یہود نے اونھین چھوڑ دیا۔

سزا اور شرم سمجھنے کے لائق تو شمار کیے گئے اور ہر گز باز نہین آئے بلکہ
عبادت خانے اور ہر گھر مین ہر روز تعلیم اور عیسی مسیح کی نصیحت و تعلیم کرتی رہے
ابتدا سے اورشلیم کے عیسائیون کے فرقہ مین سب چیزین مشترک تھین
وی لوگ جنکے پاس کچھ جایداد تھی فروخت کرکے اوسکی قیمت حواریون کے پاس
لاتے اور اپنے مریدون مین سے ہر شخص کو حسب ضرورت تقسیم کردیتے لیکن یہ
نئے ایمان لانے والے اسقدر بڑہ گئے تھے کہ حواری بغیر اسکے کہ اپنے خاص
کام یعنی عبادت اور کلام الہی مین کوتاہی کرین اس تقسیم کے کام کو اچھی طرح
نہین کرسکتے تھے اسلیے اونھون نے سب ایمان لانے والون کو جمع کرکے
کہا کہ سات آدمیون کو منتخب کرلو وہی لوگ جماعت کے ضرورت بموجب کام
کرینگے چنانچہ ویسا ہی عمل مین آیا اور ظاہر احتیاجون کی خبرگیری کا عہدہ جو عیسائیون
مین اب قائم ہے اور جسکو یونانی مین ڈیکین کہتے ہین اوسکی بھی اصل ہوئی۔
دین یہی اورشلیم مین اوسوقت پھیلتا جاتا تھا اور اوسکے معتقد اسقدر بڑہ
چلے تھے کہ یہودیون کے بہت سے کاہن بھی اسکے تابع ہوگئے تھے ایسے وقت
مین دین مسیحی کی ترقی ظاہری یکایک رک گئی تفصیل اوسکی یہ ہے کہ اب فرقہ
عیسائیون کو یہودیون سے اوس خاص عقیدہ کے خلاف شہادت دینی پڑی
جس سے کہ اونپر عبادت خانہ ہی مین عبادت کرنی واجب ہے اور اوسی عقیدے
کے موافق یہودیون کو عیسائیون کے اس اصول اعظم نے کہ عبادت روحانی

تمام اورشلیم کو پھیلا یا اور اوس شخص کا خون ہماری گردن پر چڑہایا چاہتے ہو
یہ سنکر پطرس نے سب کیطرف سے جواب دیا کہ ہمکو بہ نسبت آدمیون کے خدا کا حکم
بجالانا فرض ہے ہمارے اجداد کے خدانے عیسیٰ کو جسے تمنے درخت پر لٹکایا اور
قتل کیا اوٹھا لیا اوسی کو خدانے بادشاہ اور نجات دینے والا قرار دیکر اپنے دست
راست سے بلند کیا تا کہ بنی اسرائیل کو توبہ اور گناہون کی معافی بخشے پہر اوسنے
دلیرانہ کہا کہ ہم خدا کی طرف سے ان باتون کے گواہ ہین اور روح القدس بھی
شاہد ہے جسے خدانے اونہین دیا ہے جو اونکی اطاعت کرتے ہین ان باتون
نے اہل مجلس کے دل پر تلوار کا کام کیا تب سردار کاہن اور راوسکے توابعین نے
مشورت کی کہ حواریون کو قتل کرنا لازم ہے گملئیل نے جو ایک عالم دین تھا اور
اپنے علم و عقل کے سبب بہت مشہور تہا اونکو اس حرکت سے باز رہنے کے
واسطے خبردار کیا اور متواتر کئی ایک مکارون کی نظیر دیکر کہا کہ دیکھو لوگ اونکو
اب ایسا بھول گئے کہ اونکا نشان بھی نہین باقی رہا پس تم ان لوگون سے باز رہو
اور اونہین چھوڑ دو اگر انکی تدبیر اور کام انسان کا ہوگا تو وہ خود معدوم ہو جاویگا
اور اگر خدا کا ہوگا تو تم اوسکو نیست نابود نہین کرسکتے اور کہین ایسا نہو کہ تم اپنے
خدا کے خلاف مجاہد بنجاؤ تب اہل مجلس نے اوسکی صلاح کو مان لیا اور حواریون کو
بعد زد و کوب کے رخصت کیا اور حکم دیا کہ پھر عیسیٰ کے نام سے ہرگز کچہ بیان نہ کرین
حواری اس بات سے خوش خوش چلے گئے کہ وہ اس متبرک نام کی بدولت

غیر مختون ہین اور تم ہمیشہ روح القدس کو رد کا کرتی ہو جیسا کہ تمہاری باپ دادا کرتے تھے ویسا ہی تم بھی کرتے ہو کون سے پیغمبر کو تمھارے آباو اجداد نے ایذا نہین پہونچائی اون لوگون نے ان پیغمبرون کو قتل کیا جنھون نے اوس عادل برحق کے آنے کی پیشین گوئی کی اور تم نے اوسکو فریب سے پکڑوایا اور اوسے قتل کیا یہ باتین اونکے دلون مین چھری سی لگین اور اونھون نے دانت پیسا لیکن اسٹیفن نے آسمان کیطرف خدا کی عظمت وجلال دیکھکر کہا کہ مین آسمانون کو کھلا دیکھتا ہون اور آدمی کے فرزند یعنی عیسی مسیح کو خدا کے داہنی ہاتھ کھڑا دیکھتا ہون یہ سنکر وہ چلائے اور اپنے کان بند کر لیے اور اوسپر ٹوٹ پڑے اور شہر کے باہر قتل کرنے کو کھینچ لے گئے جب وے اوسکو سنگسار کر رہے تھے اوسوقت اوس نے خدا کو پکارا اور کہا کہ خداوند عیسی میری روح کو لے پھر گھٹنا ٹیک کر آواز بلند چلایا خداوند اس گناہ کا مواخذہ انسے نہ کیجیو اور مر گیا اسٹیفن زمرۂ شہدا مین سے شہید اول ہوا اور دیکھو کہ مذہب عیسوی کے پیرون کو شروع ہی سے اپنے ایمان کی تصدیق کے لیے جان دینی پڑی اسٹیفن کو پارسا اور دیندار لوگون نے دفن کرنے کو اوٹھا لیا اور اوسکے مارے جانے سے بہت غم و زاری کیا۔

اسٹیفن کی شہادت سے فروسی اور یہودی سردارونکا بغض وکینہ اور بھی بھڑکا اور اوسکا اثر تمام مسیحیون پر جلد نمایان ہوا چنانچہ گھرون مین گھسکر

رسوم اور مقام پر موقوف نہین ہے مضطر اور بیقرار کردیا۔

خادمون مین سے یعنی ساتون ڈیکین مین سے جنکا اوپر ذکر ہوا ایک شخص استیفن نام اپنی کرامات وطلاقت وخوش بیانی مین مشہور تھا اوسکو مجلس یہود کے روبرو کھینچ لے گئے اور اوسپر کفر کے کلام کی یہ تہمت لگائی کہ وہ کہتا ہے کہ عیسی مسیح اس مقدس شہر وعبادت خانے کو نیست نابود کرڈالے گا اور موسیٰ کے رسومات بدل دے گا اس تہمت کے ثبوت مین گواہون نے استیفن کے الفاظ کو تغیر کرکے جھوٹی گواہی دیدی جب وے اسطرح اوسکی فضیحت ولعن طعن کررہے تھے اوسکا چہرہ مثل فرشتہ کے منور نظر آیا اور اوس نے کمال استقلال اور تحمل سے اونکی تہمتون کو رد کیا اور اپنے قوم کے گذشتہ حالات کو بیان کرکے اوس نے اونھین یاد دلادیا کہ دیکھو خدا اور اوسکے رسولون کی نافرمانی کرنے کے لیے وے لوگ ہمیشہ زمانۂ سابق مین کیسے راغب تھے اور یہ بھی کہا کہ اگرچہ سلیمان نے ایک خانۂ خدا بنایا تھا لیکن خدا ہاتھ کے بنائے ہوئے معبدون مین نہین رہتا کیونکہ ایک پیغمبر نے کہا ہے کہ خدا فرماتا ہے آسمان میرا تخت ہے اور زمین میرا پایانداز تم لوگ کیا مکان میرے لیے بناؤگے اور میرے آرام کی جگہہ کون ہے کیا یہ سب میرے ہی ہاتھ نے نہین بنایا ہے پھر اوسنے یہودیون کو یہ الزام لگایا کہ اونہون نے اپنے مسیح کو رد کیا اور اوسکو صلیب پر کھینچا اور یہ سخت بے انصافی کا کام کیا اور یہ بھی کہا کہ تم سرکش ہو تمھارے دل اور کان

کی بدعت مشہور ہے موجد ہوا۔

یہ دونون حواری سامریہ کے اکثر دہات مین وعظ و نصیحت کرکے اورشلیم کو واپس آئے اور فیلقوس بالہام الٰہی اوس بیابانی راستے کو روانہ ہوا جو شہر غازا کو جاتا ہے وہان ایک ذی رتبہ خواجہ سرا سے جو قنداقی بیگم حبشیون کی ملکہ کا خزانچی تھا ملاقات ہوئی اور شلیم سے حبش کو واپس جاتا تھا اپنی گاڑی مین بیٹھا ہوا وہ اوس مقام پر صحیفہ اشعیا نبی کو پڑہ رہا تھا جہان عیسیٰ کو اوس بھیڑ سے تشبیہ دی ہے جسے ذبح کرنے کو لیجاتے ہین اوسکے کہنے سے فیلقوس گاڑی پر چڑہ گیا اور انجیل کی خبرین جو صحیفہ مذکور مین اوس مقام پر درج تھین اور یہودیون کی تمام پاک کتابون مین مرقوم ہین بیان کین راستے مین پانی کا ایک چشمہ ملا وہان خواجہ سرا نے اپنے اعتقاد کو اظہار کرکے کہ عیسیٰ خدا ہی کا بیٹا ہے اصطباغ پایا اور شادان اور فرحان اپنی راہ لی غالباً حبش مین دین عیسوی کے جلد پھیلنے کا سبب وہی ہوا۔

۴ اشعیا باب ۵۳ آیات ۷ و ۸ *۱۲

اورشلیم مین ایک نوجوان سولس نام رہتا تھا اوسکا وطن طرسوس تھا جو ملک قیلیقیہ مین واقع ہے اور نام پیچھے سولس سے پولس بدلا گیا اصل یہودی تھا اور اوسکا باپ فرقہ بنیامین سے تھا اوسکو وہ حقوق بھی حاصل تھے جو کہ رومیون کو ہوتے تھے اوسوقت وہ گملیئیل نامی مشہور ربی و عالم دین کے پاس اپنی تحصیل علم کا تکملہ کر رہا تھا ہر چند جوان تھا لیکن بڑا متعصب

مرد عورتون کو گھسیٹ لیجاتے اور قید کرتے تھے غرض ایذا رسانی کا بازار اسقدر
گرم ہوا کہ سواے حواریون کے سب عیسائی اورشلیم سے بھاگ گئے اور قصبات
یہودیہ اور سامریہ مین جا کر پناہ لی لیکن اسکا نتیجہ اچھا ہوا کیونکہ جہان جہان منتشر
ہوئے انجیل کا مژدہ اور نصیحت سُناتے گئے چنانچہ فیلقوس نام ایک خادم یعنی ڈیکن
سامریہ مین گیا وہان کے لوگ اوسکے معجزے دیکھکر اور نصیحت سنکر ایمان لائے
اور اصطباغ پایا حواریون نے اسکو دیکھکر فلپ کے کام کے استحکام کے واسطے
پترس اور یوحنا کو بھیجا اونھون نے بھلے اون نو عیسائیون کے لیے دعا کی پھر
اونپر ہاتھ رکھا تو اونکو بھی روح القدس کی برکت ویسی ہی حاصل ہوئی جیسے اور
شلیم کے مومنین کو ہوئی تھی سامریہ مین ایک جادوگر شمعون نام تھا اس سے
پیشتر اوس نے اوس شہر کی جماعت کو اپنے سحر سے بہکایا تھا لیکن فیلقوس
کے نصائح سے قائل ہو کر وہ بھی ایمان لایا جب اوسنے اوس عجیب کیفیت کو
دیکھا جو حواریون کے ہاتھ رکھنے سے پیدا ہوتی تھی تب اوسنے اونکو روپیہ
دینے کا لالچ دیا تاکہ کرامت دکھانے کی وہی قوت اسکو بھی حاصل ہو جائے لیکن
پترس نے جواب دیا کہ تیرا روپیہ تیرے ساتھ غارت ہو کیونکہ تو گمان کرتا ہے
کہ خدا کی نعمت روپیہ سے خریدی جاتی ہے اسمین نہ تیرا حصہ ہے نہ بخرا کیونکہ
دل تیرا خدا کی نظر مین درست نہین ہے یہ کہکر اوسکو توبہ کرنے کی نصیحت کی پرانے
مورخ اسی شمعون کو کہتے ہین کہ کچھ روز بعد عیسائی ملحدون کے مذہب کا جو نوسطیق

منتخب کیا ہے تاکہ اونکی آنکھین کھلین اور اندھیرے سے روشنی کیطرف پھر جاوین
اور شیطان کے اختیار سے نکل کر خدا کی جانب آوین اور اونکے گناہ بخشے
جاوین اور اون لوگون کی میراث پاوین جو مسیح پر ایمان لانے سے پاک ہوگئے
مین سولس بینائی پاکر جھٹ پٹ اوٹھ بیٹھا اور اصطباغ لیکر یہودی عبادتخانون
مین مسیح کی شہرت دی کہ وہی خدا کا بیٹا ہے غرض دین عیسوی کا جو کہ بڑا مخرب
تھا وہی اب اوسکا بڑا حامی اور مددگار ہوگیا اورشلیم کو سیدھا واپس آنیکے
بدلے وہ پہلے عرب مین گیا وہان غالباً دشت شام مین اوس بڑے کام کے لیے
تیاری کرتا رہا جو آگے چل کر اوسے کرنا تھا بعد ازان دمشق کو پھر گیا اور وہان مباحثے
مین اپنی طاقت کا خوب ثبوت دکھایا اوسکی اس بات کے ثابت کرنے سے کہ
عیسی وہی مسیح ہے اوس شہر کے یہودی گھبرا اوٹھے اور غضب مین آکر اوسکے
قتل کی فکر مین ہوئے لیکن سولس اسطرح اونکے ہاتھ سے نکل گیا کہ کسی نے اوسکو
ٹوکری مین بٹھا کر شہر کی دیوار سے اوتار دیا پھر وہ اورشلیم کو گیا لیکن دیکھو کہ
وہ اب کیسا بدل گیا تھا یہ وہی سولس ہے جو تین برس پہلے اوسی شہر سے یہودیون
کے سردار کاہن کا پروانہ ہاتھ مین لیکر نکلا تھا یہ خدا کی عنایت خاص کا باعث
تھا کہ اوس شخص مین ایسا تغیر عظیم ہوگیا چنانچہ اسکا وہ خود بھی مقر[۴] تھا اور جب تک
کہ برنباس نام مرید پاکباز نے جو جزیرۂ قبرس کا تھا اوسکے ایمان لانیکا اونھین یقین نہ
کروایا اورشلیم مین معتقدان دین مسیحی نے اپنے اگلے ایذا رسان کو اپنے گروہ مین

۴ چنانچہ خود اسی بات کی بابت پولس نے کہا ہے کہ جو کچھ مین ہون سو خدا کے فضل سے ہون دیکھو قرنتیون کے پہلے خط کا باب ۱۵ آیت ۱۰

فروسی تھا اوسنے مسیحیون کو از راہ کینہ کشی ایذا پہونچانے مین معروف ہو گیا تھا وہ
اسٹیفن کے سنگسار کرنے مین شریک اور موجود تھا اور حد سے زیادہ فرقہ
عیسوی کی بربادی کا موجب ہوا اوسنے عیسائیون کے قتل اور تہدید پر دم بھر کر
کمر باندہی وہ صرف اورشلیم ہی مین عیسائیون کی تباہی پر قانع نہین ہوا بلکہ
یہودیون کے سردار کاہن سے دمشق کے یہودی سردارون کے نام خط
اس مضمون کا حاصل کرکے روانہ ہوا کہ اگر کوئی نئے دین کا معتقد وہان ملے تو
اوسکو باندہ کر اورشلیم مین لے آوے قریب دوپہر کے سولس اور اوسکے ہمراہی
دمشق کے نزدیک پہونچے تھے کہ یکایک ایک بڑی آسمانی روشنی نے کہ آفتاب
سے بھی زیادہ تر روشن تھی اوسے گھیر لیا وہ چوندہیا کر زمین پر گر پڑا اور
ایک آواز یہ اوسنے سنی کہ ای سولس ای سولس تو مجھے کیون ستاتا ہے
اوسنے پوچھا خداوندا تو کون ہے جواب ملا کہ مین عیسیٰ ہون جسے تو ستاتا ہی
تجھے پینے کی کیل پر لات مارنی مشکل ہے لرزان اور حیران اوس نے کہا خداوندا
تو کون سی بات چاہتا ہے کہ مین اوسے کرون مسیح کی ہدایت بموجب وہ دمشق
مین گیا اور تین روز وہان بے آب و دانہ رہا تب ایک شخص مسیحی حنانیا نام اوسکے
پاس آیا اور کہا خدا نے مجھے اسلیے بھیجا ہے کہ تجھے پھر بصارت حاصل ہو اور
تو روح القدس سے معمور ہو جاوے اور اوسنے یہ بھی کہا کہ خداوند نے تجکو ملک
ملک کی قومون اور بادشاہون کے سامنے اپنی شہادت اور سفارت کیلیے

منتخب

خدا ترس تھا لوگون کو بہت خیرات دیا کرتا اور ہمیشہ خدا کی عبادت کیا کرتا
تھا اوس کو دن کے وقت حالتِ رویا مین ایک فرشتہ صاف نظر آیا فرشتہ
نے اوسکو خبر دی کہ تیری دعائین اور خیرات یادگار کے لیے خدا کے حضور مین
پہونچین اور یہ بھی کہا کہ تو یافا سے بلا بھیج وہ تجھے ایسی باتین بتائے گا جو تجکو
کرنی لازم ہین ہنوز قرنیلیوس کے پیغام رسان شہر یافا کے راستے مین تھے
کہ پطرس مکان کے بالاخانہ پر دعا مانگنے کے لیے چڑہا وہان اوسکو بہت بھوکھ
لگی جب تک کہ کھانا تیار ہو حالت وجد مین آگیا اوس حالت وجد مین اوس نے
ایک بڑی چادر جسکے چارون کونے ٹکے ہوئے تھے آسمان سے اوترتے
دیکھا اوسمین سب قسم کے چوپائے اور جانور تھے جو یہودی شرع مین ناپاک
ہین پھر ایک آواز آئی کہ پطرس اوٹھ انھین مار کر کھا لیکن اوس نے انکار کیا
اور کہا مین نے کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز نہین کھائی ہے پھر آواز آئی کہ
جسکو خدا نے پاک کیا تو اوسکو حرام مت کہہ غرض اسیطرح یہ ماجرا تین مرتبہ مکرر
واقع ہوا اور چادر آسمان پر کھچ گئی پطرس ابھی شک ہی مین تھا کہ اس خواب کا
مطلب کیا ہے اوسکو ایماے ربانی ہوا کہ رومی افسر کے پیغام رسان اوسکی
تلاش مین ہین چاہیے کہ وہان بلا تامل و بلا وسواس اون لوگون کے ساتھ
چلا جاوے قرنیلیوس مع اپنے دوست اور رشتہ دارون کے اوسکے آنیکا
انتظار کر رہا تھا پطرس جب پہونچا قرنیلیوس اوسکے پانون پر گر پڑا اور اوسکی

داخل کرنے سے تامل کیا سوئس نے اورشلیم مین یہودیون سے خوب دلیرانہ مباحثہ کیا لیکن اس بات کو معلوم کرکے کہ یہود پھر اوسکے قتل کا مشورہ کرنے لگے وہ اپنے شہر طرسوس مین چلا گیا۔

اس عرصہ مین بالکل یہودیہ اور گلیل اور سامریہ کے عیسائیون مین پھر امن چین ہو گیا اور اس فرقہ نے خوف خداوند اور تسکین روح القدس کے ساتھ ترقی پائی اور اس درمیان مین اونکو یہ نکتہ عمدہ و نتیجۂ دقیق بھی بخوبی دریافت ہو گیا کہ انجیل کے حقوق کچھ صرف یہودیون یا اون لوگون کے لیے جنھون نے دین یہود اختیار کیا مخصوص نہین ہین حواریون نے اپنی محنت صرف یہودیون اور سامریون کے لیے اب تک منحصر رکھی تھی سچ ہے کہ عیسی مسیح نے اونکو ہدایت کی تھی کہ تمام دنیا مین جاؤ اور ہر ایک کو انجیل کا وعظ سناؤ لیکن وے اپنے یہودی رسوم اور تعصبون کے ایسے عادی ہو گئے تھے کہ مرید کرنے کے لیے ختنے کو شرط مقدم اور ضروری سمجھتے تھے اور دوسری قوم یا غیر دین والون کے ساتھ کھانے اور پینے سے بھی انکار رکھتے تھے وہ انقلاب جس سے کہ یہودیون کی رہی سہی رسمین بھی جاتی رہین اب یون ظہور مین آیا پطرس ملک تمام کا دورہ کرتا ہوا کچھ عرصہ تک یافا مین جو ساحل فلسطین پر واقع ہے ٹھہرا وہان سے متصل شہر قیصریہ مین رومی فوج کا ایک افسر بڑا پارسا رہتا تھا اوسکا نام قرنیلیوس تھا وہ اپنے تمام گھرانے کے ساتھ دیندار اور

بلکہ اون گواہون پر جنکو خدا نے منتخب کرلیا تھا یعنی ہم لوگون پر کہ جنھون نے اوسکے ساتھ خورد و نوش کیا جبکہ مرنے کے بعد وہ جی اوٹھا تھا اور اوسنے ہم لوگون کو اس بات کا اثبات اور وعظ کرنے کو فرمایا کہ مجھی کو خدا نے زندہ اور مردے کے انصاف کرنے کے لیے مقرر کیا ہے سب پیغمبرون نے اوسکی شہادت دی ہے اور کہا ہے کہ اوسی کے نام سے ہر ایک کے گناہ عفو ہون گے جو اوسپر ایمان رکھتا ہے

ہنوز یہہ کلام انجام کو نہین پہونچا تھا کہ روح القدس حاضرین جلسہ پر نازل ہوا یہودی جو کہ پترس کے ہمراہ تھے یہ دیکھکر تعجب مین آئے کہ اون غیر یہود کا عیسوی مذہب کیطرف رجوع لانا اوسی طرح کی کرامات سے مصدق ہوا کہ جیسا ہمارا ہوا تھا تب پترس نے پوچھا کہ کوئی ایسا بھی ہے کہ پانی کی ممانعت کرے تاکہ اون لوگون کو جن پر مثل ہمارے روح القدس نازل ہوا ہے اصطباغ نہ دیا جاوے غرض انجام یہ ہوا کہ بلا تعرض و اعتراض قرنیلیوس اور اوسکے ہمراہیون کو اصطباغ دیا گیا ـ

یہودی تعصب باقیماندہ مسیحیون مین اسقدر غالب ہو رہا تھا کہ جب پترس اورشلیم کو واپس آیا تب اون لوگون نے جو ختنہ کی رعایت کر رہے تھے اوسکے ساتھ حجت کی اور کہا کہ تم غیر یہود کے ساتھ رہے ہو اور اونکے ساتھ تمنے کھانا کھایا ہے اسپر پترس نے مفصل حال اس معاملے کا بیان کیا اور کہا کہ جب ان غیر یہود نو معتقدون پر بھی روح القدس اوسیطرح نازل ہوا جسطرح شروع مین

پرستش کی لیکن پطرس نے اسکو منع کرکے کہا کہ اوٹھہ مین بھی انسان ہی ہون
اور اوسکے گھر مین جاکر بہت لوگون کو جمع پایا اور سبھون کے سامنے بیان کیا
کہ مجھہ یہودی کو دوسری قوم سے صحبت رکھنا منع ہے لیکن خدا نے مجھے بتایا ہے
کہ کسی آدمی کو غیر اور ناپاک نہ کہون پھر اوس نے قرنیلیوس اور اوسکے دوستون
کے آگے یہ وعظ سنایا جسکا ذکر آگے آتا ہے اور غالباً یہ پہلا وعظ ہے کہ کسی
مسیحی واعظ نے کبھی غیر یہودیون کے جلسے کے سامنے سنایا پطرس نے
یون خطاب کیا کہ واقعی مجھے اب یقین ہوا کہ خدا کسی آدمی یا قوم کا فرق نہین
کرتا ہے بلکہ ہر قوم جو اوس سے خوف کرتی ہے اور راستی سے چلتی ہے
وہ اوسکی مقبول ہوتی ہے وہ کلام جو خدا نے بنی اسرائیل کے پاس بھیجا تھا کہ
خدا کیطرف سے امن و صلح کا مژدہ مشتہر ہے وہی کلام تمھین معلوم ہے کہ تمام
یہودیہ مین مشتہر کیا گیا اور یوحنا نے جو وعظ اصطباغ لینے کے باب مین کیا تھا
اوسکے بعد اس کلام کی شہرت ملک گلیل سے شروع ہوئی خدا نے عیسیٰ ناصری
کو روح القدس اور قدرت سے ممسوح کیا کہ وہ نیکی کرتا ہوا اور ان لوگون کو
تندرست بناتا ہوا جنکو شیطان نے ستایا تھا ہر چہار طرف جاتا تھا کیونکہ
خدا اوسکے ساتھہ تھا اور ہم لوگ اون سب باتون کے شاہد ہین جو اوس سے
ملک یہود و یروشلیم مین ظہور مین آئین اوسکو اونھون نے مارا اور ایک درخت پر
لٹکا دیا پھر خدا نے تیسرے روز اوٹھا کر اوسے برملا ظاہر کیا لیکن سب لوگون پر نہین

کہ غیر یہود کی رجوع کے باب مین فضل الٰہی صریحاً شامل حال ہے اور اونکو ہدایت
کی کہ بدل وجان خداوند کی بندگی مین مستقل رہین

اسکے بعد برناباس سولس کی تلاش مین ترسس کو گیا اور اوسے
وہان سے انطاکیہ مین لے آیا اور اوسکے ساتھہ ملکر برس روز تک سب لوگونکی
تعلیم مین جو عیسائی ہوگئے تھے خواہ ہونے کو باقی تھے محنت کرتا رہا تو معتقدون
کی ایک بڑی جماعت اونکے شریک ہوگئی اور انجیل مین لکھا ہے کہ مسیح کے مرید پہلے پہل
تھے انطاکیہ مین کرسٹان یعنے مسیحی کہلائے اور اونکا اول کام دین مسیحی کی خصلت
رحم ورفق سے خوب ملتا ہے چنانچہ اونمین ایک پیغمبر اگبس نام نے پیشین گوئی کی کہ
تمام ملک مین بڑا قحط پڑے گا سو فی الحقیقت قلادیوس قیصر کے عہد مین ایسا ہی ہوا،
تب سب نے یہودیہ کے غریب عیسیون کی مدد کرنے کا ارادہ کیا اور اپنے اپنے
مقدور موافق خیرات جمع کرکے اورشلیم کے بزرگون کے پاس برناباس اور پولس
کی معرفت روانہ کیا —

اوسی ایام مین اورشلیم کے عیسائیون نے ہرود بادشاہ کے ظلم سے
بڑی مصیبت اوٹھائی اوس نے یوحنا کے بھائی یعقوب حواری کو قتل کروایا
اور جب دیکھا کہ یہہ فعل ناشائستہ یہودیون کو پسند آیا تو پترس کو بھی گرفتار کرکے
سخت حراست کے ساتھہ قید کیا اور چاہا کہ عید فصح کے بعد اوسے بھی عوام کے
سامنے قتل کر ڈالے مگر عیسائی لوگ دل وجان سے شبانہ روز دعا مانگتے رہے

ہمپر ہوا تھا مجکو خداوند کی بات یاد آئی کہ اوس نے فرمایا تھا کہ یوحنا تو پانی سے اصطباغ دیتا ہے پر تم لوگون کا اصطباغ روح القدس سے ہوگا اور چونکہ خدا نے اونکو وہی کرامت عطا کی کہ اوس نے ہم لوگون کو جو خداوند عیسی مسیح پر ایمان لائے ہین دی تھی پھر مین کون تھا کہ خدا کو روک سکتا اس کلام کے سننے پر تو معتقد یہود معقول ہوکر چپ ہو رہے حجت و تکرار موقوف ہوگئی اور اونہون نے خدا کی ستایش کرکے کہا کہ بے شک اب خدا نے غیر یہود کو بھی زندگی کے لیے توبہ نصیب کی۔

اس عرصہ مین پطرس کے صدق مقال کو اور اطراف مین بھی ثبوت قطعی حاصل ہوگیا پہلے مذکور ہو چکا ہے کہ اسٹیفن کی شہادت کے بعد ایذا و تکلیف کے باعث اورشلیم کے مسیحی جا بجا منتشر ہوگئے تھے بعضے اونمین سے وعظ سناتے ہوئے ملک شام کے جانب شمال کو بھی گئے لیکن صرف یہودیون کو وعظ و نصیحت کرتے تھے کچھ اونمین سے انطاکیہ مین گئے اور وہان کے غیر یہودی باشندون سے خطاب کرنے لگے خدا کے فضل سے اون لوگون کو ہدایت ہوئی اور اونکی ایک بڑی جماعت نے ایمان لاکر خداوند کیطرف رجوع کی اس بہاری خبر کو سنکر اورشلیم کے عیسائیون نے برنباس نامی مرید و راسخ الاعتقاد کو اس واقعے کا حقیقت حال بالذات دریافت کرنے کے لیے بھیجا برنباس بڑا دیندار تھا اور روح القدس اور ایمان سے معمور اور اوس نے شہر انطاکیہ مین پہونچکر دیکھا

اب یہان سے انجیل کا وہ حصہ جو حواریون کا اعمال کہلاتا ہے
سولس کی تاریخ اور اوسکے سفر اور وعظ اور رومی سلطنت مین مختلف
جگہہ پر کلیسیا قائم کرنے کے ذکر پر مشتمل ہے اور باتون کا ذکر اوسمین کمتر ہے
اور یہان سے سولس اپنے رومی نام کے مطابق پولس کہلاتا ہے لوقا
انجیلی جس نے الہام کی راہ سے اس متبرک تواریخ کو لکھا ہے پولس کا
دائم الصحبت ہمراہی تھا اور پولس اپنے ایک مکتوب مین اوسکو طبیب حبیب
کے خطاب سے لکھتا ہے۔

پولس اور برنباس خیرات مذکورۂ بالا کو اورشلیم مین پہونچا کر
شہر انطاکیہ مین چلے آئے اور اپنے ہمراہ یوحنا کو جسکا خطاب
مرقس تھا لیتے آئے اس عرصہ مین انطاکیہ کے بعضے پیغمبرون کو
اور کلیسیا کے عالمون کو ایماے ربانی ہوا کہ برنباس اور پولس ایک
خاص کام یعنے انجیل کے وعظ و منادی کرنے کے لیے مخصوص کیے
جاوین حسب ایماے مذکور بعد روزہ رکھنے اور نماز ادا کرنے کے اون
لوگون نے ان دونون پر اپنا ہاتھہ رکھا اور سفر کے واسطے رخصت دی
انجیل کے پیغام رسان انطاکیہ سے پہلے جزیرۂ قبرس مین
گئے اور راستے راستے جماعت یہودین مین وعظ کہتے گئے جزیرۂ
مذکور کے ساحل مغربی پر پافس نام ایک مقام واقع ہے وہانکے

ف اکثر لوگ خیال کرتے ہین کہ یہ برنباس کا بھانجا تھا ۱۲

سنہ ۴۴ خدا کی قدرت دیکھو قتل کی ایک رات پہلے پترس دو سپاہیون کے
بیچ مین زنجیرون سے بندہا ہوا سو رہا تھا کہ خدا کے فرشتہ نے اوسکو
آکر جگایا اور کہا کہ کمر باندہ اور میرے پیچھے چل پترس کی ہتکڑیان گر پڑین او
اوسکے پیچھے ہو لیا ہرچند اوسکو اپنی رہائی کا یقین نہ تھا لیکن سوچتا تھا کہ
خواب دیکھتا ہون پہرے کے اندر سے نکلکر لوہے کے پہاٹک پر پہونچے
اور پہاٹک خود بخود کھل گیا تب فرشتہ پترس کو شہر مین پہونچا کر غائب ہو گیا
پترس نے ایک مسیحی کے مکان مین جہان بہت سے ملکر اوسکے لیے دعا کر رہے
تھے پناہ لی غرض اسطرح پترس نے اوس ظالم کے پنجے سے مخلصی پائی پر
اوس ظالم کو ایسا غصہ آیا کہ پہرے والون کو جنکے پہرے سے پترس نکل گیا تھا
قتل کر ڈالا مگر خود بھی تھوڑے عرصہ کے بعد سخت عذاب مین پھنس کر مر گیا چنانچہ
احوال اوسکا یہہ ہے کہ ایک روز اوس نے عوام کے سامنے ایک تقریر
بیان کی اونھون نے خوشامد کی راہ سے کہا کہ یہہ آواز خدا کی ہے انسان
کی نہین اوس نے گھمنڈ کے سبب اس خوشامد کو پسند کر لیا مگر اوسیوقت
خداوند کے فرشتے نے اوسپر صدمہ پہونچایا کیونکہ اوس نے خدا کی
تعظیم نہین کی اور وہ کیڑے پڑکر مر گیا کلیسا کو اب اوسکی ایذا رسانی
سے نجات حاصل ہوئی اور پھر ترقی پکڑنے لگا اور خدا کا کلام
بڑہا اور پہیلا —

انکار کیا تھا اور اوسے صلیب پر کھچوایا تھا اوس نے وہ سب بیان کیا اور کہا کہ تم
لوگونکو مژده ہو خدا نے اپنے قدیم اقرارون کو یہانتک پورا کر دیا کہ اپنے بیٹے کو
مُردون سے زنده کیا پس اے آدمیو اور اے بھائیو تم لوگون کو جاننا
چاہیے کہ اسی آدمی کے ذریعہ سے گناه کی بخشش ہوتی ہے اور اسی کے وسیلے
سے جو ایمان لاتے ہین وه تمام گناہون سے بری ہو جاتے ہین کہ جن سے موسیٰ
کی شرع کے بموجب بریت نہین ہو سکتی تھی اور ختم کلام اوسنے ایمان نہ لانے کی
خطر کے عبرت انگیز انتباه پر کیا حواری کی تقریر نے لوگون کے دلون مین کمال
اثر پیدا کیا کیونکہ محفل کے برخاست ہوتے ہی اونھون نے چاہا کہ اوسکے وعظ اور
نصائح کو دوسرے سبت کے روز پھر سنین اور بہت سے یہودی اور نو مرید
پولُس اور برنباس کے پیچھے پیچھے چلے گئے اونکی طرف اونھون نے مخاطب ہوکر
سائیہ فضل الٰہی مین رہنے کی رغبت دلائی دوسرے یوم سبت کو گویا تمام شہر
پولُس کے وعظ سننے کو اکھٹا ہوا لیکن یہودی بت پرستون کی جماعتون کو جو خدا کے
کلام سننے کو جمع ہوئے تھے دیکھکر حسد سے بھر گئے اور حواریون کی تعلیم کی نسبت
کلمات کفر بکنے لگے تب پولُس اور برنباس نے دلیرانہ یہودیون سے کہا کہ ہر چند
خدا کا کلام اول تمھین کو سنانا ضرور تھا لیکن یہہ دیکھکر کہ تم اوس سے دوری
چاہتے ہو اور اپنے تئین حیات ابدی کے لائق نہین سمجھتے ہم اب بت پرستون
کی طرف متوجہ ہوتے ہین کیونکہ خدا نے ہمین ایسا ہی حکم دیا ہے اور فرمایا ہے

رومی عامل نے اونکو بلایا اور خدا کا کلام سُننا چاہا لیکن ایک یہودی جادوگر بریسوع نام نے اونکو تعلیم کے سُننے سے روکا اور عامل کو دین مسیحی قبول کرنے سے منع کیا پولس نے اوس مکار کی سخت ملامت کی اور اوسکو کہدیا کہ خدا تجکو سزا کے لیے اندھا کر دے گا چنانچہ یہہ کلام زبان سے نکالتے تھے دُھند اور تاریکی اوسپر آن پڑی اور ڈھونڈھنے لگا کہ کوئی ہاتھ پکڑ کر اوسے لے چلے عامل اس معجزے کو دیکھکر قائل ہوا اور ایمان لایا۔

اوس جزیرے سے وے لوگ پھر ایشیاے کوچک مین گئے لیکن مرقس شاید بخیال خطرۂ سفر اونھین چھوڑ کر اورشلیم کو واپس چلا آیا پولس اور برنباس تب اون بڑے پہاڑوں پر چڑھ گئے جو ساحل دریا کو ایشیاے کوچک کی بلند زمین سے علاحدہ کرتے ہین اور انطاکیہ ثانی مین جو صوبہ پسدیا مین واقع ہے پہونچے اور وہان اپنے دستور کے مطابق سبت کے روز یہودیوں کی جماعت مین گئے اور پولس نے اوسکے رئیسوں کی خواہش کے مطابق کھڑے ہوکر اوس جماعت کے لوگوں کی طرف مخاطب ہوکر مختصراً اون عجائبات کا بیان کیا جو خدا نے اپنی امت کی نجات کے لیے ظاہر کیے ہین اور پھر داؤد کی طرف رجوع کرکے کہا کہ خدا نے اسی آدمی کی نسل سے اپنے وعدے کے مطابق بنی اسرائیل مین نجات دینے والا عیسے بھیجا اور یوحنا نے اوسکے قبل تمام بنی اسرائیل کو اصطباغ توبہ کے لیے نصیحت کردی تھی اسکے بعد جسطرح پر یہودیوں نے اپنے مسیح سے

ہم جنس ہین تمھارے درمیان وعظ اس لئے کہتے ہین کہ تم ان سب ہوا و ہوسون
سے باز آ کر خداے حی قیوم کی طرف متوجہ ہو جسنے زمین اور آسمان اور سمندر اور
سب کچھ جو اونمین ہین مخلوق کیا اور ہرچند کہ زمان گذشتہ مین تمام قومون کو
اپنی اپنی راہ چلنے دیا لیکن تاہم اوس نے اپنی ذات کو بے شہادت نرکھا یہانتک
کہ اوس نے ہمارے ساتھہ احسان کیا اور آسمان سے پانی برسایا اور بارور موسم
عطا کیے کہ جسکے باعث اشیاے خوردنی کی افراط ہوئی اور دل خوشی سے معمور
ان باتون کے سُننے سے بھی لوگ بمشکل اونھین قربانی چڑہانے سے باز رہے
لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد یہودیون کے اغوا سے جو یہان بھی متعاقب چلے
آئے تھے اون لوگون نے پولُس پر حملہ کیا اور اوسے سنگسار کرکے اپنی نسبت
مین مُردہ ھی چھوڑا لیکن جب اوسکے شاگرد جمع ہوئے وہ اوٹھا اور شہر کو
واپس آیا پھر پولُس و برنباس نے گردونیش کے شہرون کا دوبارہ دَورہ
کرکے ہر کلیسیا مین بزرگ مقرر کیے روزہ کے ساتھہ دعا مانگ کر اونھین کو مسیحیونکو
خداوند کے سپرد کیا اور شاگردون کے دلون کو تقویت دیکر اونھین ایمان پر
قائم رہنے کی نصیحت کی اور کہا کہ بالضرور ہملوگ بڑی بڑی مصیبتین سہکے خدا
کی بادشاہی مین داخل ہون گے غرض اسطرح پر وے دونون پسدیا اور پمفیلیہ
مین ہوتے ہوئے انطاکیہ شامی مین جہاز پر واپس آئے اور وہان کلیسیا کے
سامنے جسطور پر خدا نے اونکے سفر و محنت کو کامیاب کیا اور غیر قومون کے لیے

کہ مین نے مسیح کو بت پرستون کے لیے روشنی بنایا تاکہ وہ دنیا کے اس سرے سے ۵ یسعیاہ باب ۴۹ آیت ۶ ۱۲*
اوس سرے تک نجات کا سبب ہووے بت پرست اس بات کو سُنکر خوشی
ہوئے بلکہ بہت سے ایمان لائے اور انجیل کی شہرت تمام اوس اطراف مین ہو گئی
لیکن یہودیون کو اس کار اہم کے روکنے کے لیے یہانتک اختیار تھا کہ اونھون
نے دین پرست عورتون کو اور ذی رتبہ مردون کو پولس اور برناباس کی ایذا
رسانی کے لیے برانگیختہ کیا ناچار ان کو شہر چھوڑنا پڑا اور وے اپنے پانون کی گرد
اونپر جھاڑکر ایکونیوم کو کہ اشیاے کوچک اندرونی کا دوسرا شہر ہے چلے گئے۔
کچھ عرصہ تک ایکونیوم مین رہے اور کامیاب ہوئے یہانتک کہ یہودی
اور یونانی دونون کی بڑی جماعت ایمان لائی لیکن یہان بھی یہودیون نے
اونکی مخالفت کے لیے ایک فریق ذی اختیار کو قائم کیا پولس اور برناباس کو ۶ [illegible] باب ۱۴ آیت ۱۸*
جب یہہ بات ظاہر ہوئی کہ اونکے دشمن حملہ کرکے اونکو سنگسار کیا چاہتے ہین
تب صوبہ لقاؤنیہ کے لسترا اور دربی نام شہرون مین بھاگ گئے اور وہان
انجیل کی منادی کرنے لگے لسترا مین ایک بیچارہ اپاہج تھا پولس کی دعا سے
اچھا ہو گیا لوگ دیکھکر چلائے کہ دیوتا آدمی کی شکل مین آسمان سے آئے ہین
اور بیل اور ہار چڑھانے کے لیے لائے لیکن پولس اور برناباس اس بات سے
اپنی نفرت ظاہر کرنے کے لیے اپنے کپڑے چاک کرکے لوگون کے درمیان
چلاتے ہوئے دوڑے کہ صاحبو تم یہہ کیا کرتے ہو ہم بھی انسان تمھارے

کہ کئی برس گذرے مین حسب ایماے ربّانی غیر قومون کی دعوت کو گیا تھا اور خدا نے کسطرح اون لوگون پر اوسی روح القدس کو نازل کیا جسے یہودی ایمان لانے والون پر کیا تھا اور اونکے دل کو ایمان سے منور کرنے مین ہم مین اور اونمین کچہ فرق نہین رکھا پھر اوس نے پوچھا کہ جب خدا نے بغیر اداے رسم موسوی اونھین قبول کیا تو کیا وجہ ہے کہ تم لوگ اونکی گردن پر ایک بوجہ رکھتے ہو جسے نہ ہم اور نہ ہمارے آبا واجداد اوٹھا سکے جب پترس کا یہ کلام ختم ہوا مجلس مین سناٹا سا چھا گیا پولس اور برنباس نے اوس حالت مین جماعت کے روبرو وہ کرامات اور عجائبات بیان کیے جو اونسے بتائید ربانی غیر قومونکے درمیان ظہور مین آئے تھے پایان کار یعقوب کلیسیای اورشلیم کے مہتمم نے توریت سے بعض پیشین گوئیون کے بیان کرنے کے بعد جس سے ثابت ہوا کہ غیر قومونکا دین مسیحی کی طرف رجوع کرنا پیش بینی الٰہی سے قدیم نوشتون مین مندرج تھا کہ میری تجویز یہہ ہے کہ جن لوگون نے غیر قومون مین سے خدا کی طرف رجوع کی ہے ہم اونھین تکلیف ندین لیکن یہہ بات لکھین کہ بتون کی چڑہائی اور گلا گھونٹ کے ماری ہوئی چیزون سے اور حرامکاری اور خون سے پرہیز کرین سب کی اتفاق راے سے یہہ تجویز بطور فتواے جماعت ایک خط مین لکھکر انطاکیہ اور شام اور قلیقیہ کے غیر قوم نومسیحیون کے پاس پولس اور برنباس اور دو اور معظم شاگرد یہودا اور سیلاس کے ہاتھ بھیجے گئے اور یہہ بھی اونھین ہدایت

ایمان کے دروازے کھول دیے با صراحت بیان کیا۔

گو اورشلیم کے کلیسیا والون نے بت پرستون کا دین مسیحی مین آجانا خوشی ۵۷
سے منظور کر لیا تھا تو بھی اون مین سے بہتون کو شرع یہودی کی جانب اسقدر اعمال باب ۱۵
میلان طبیعت تھا کہ اونھون نے خواہ مخواہ اوسکے رسوم کو غیر قوم نو مسیحیون
مین جاری کرنا چاہا اور سکھلایا کہ شرع موسوی کے مطابق جب تک اونکا
ختنہ نہوگا نجات نہ پاسکینگے لیکن پولُس و برنباس نے رسوم موسوی کی
ادا کرنے کی یہہ پابندی نہین رکھی تھی اسی لیے جب چند یہودی معلم شہر انطاکیہ
مین آئے اور رسوم مذکورہ کے اجرا کی تعلیم دینے لگے پولُس اور برنباس نے
اونھین خوب روکا اور مباحثۂ کثیر کے بعد یہہ قرار پایا کہ پولُس اور برنباس
اور اونکے ساتھہ اور کئی آدمی شہر اورشلیم کے حواری اور بزرگون کے پاس
اس امر کی تحقیق کے واسطے جاوین چنانچہ جب شام کی راہ سے اونکا گذر ہوا
وہان کے کلیسیا والون نے غیر قومون کے ایمان لانے کا حال سُنکر بڑی خوشیان
منائین اور شلیم مین پہونچکر وہان کے کلیسیا والون کو بھی اونھون نے وہی خوشخبری
سُنائی لیکن اورشلیم مین جو لوگ طریق یہود کے پابند تھے اونھون نے
ہٹ دھرمی کی راہ سے کہا کہ غیر قوم نو مسیحیون کا ختنہ ہونا اور اونھین شریعت
موسیٰ کی پابندی کا حکم کرنا ضرور ہے تب حواری اور بزرگ مجتمع ہوئے اور
بڑے مباحثہ کے بعد پیترس نے اون سے یون تقریر کی کہ تم لوگ یاد کرو

پترس اور یعقوب اور یوحنا ختنہ کے حامی بنے رہے یعنے یہودی تو مسیحیون کی خدمت مین مصروف رہے اور جب پولس اورشلیم مین اس مرتبہ آیا تو انہین تین رسولون کے اتفاق سے بت پرستون کی وعظ و نصیحت مین ہمہ تن اپنی تمام اوقات صرف کی[۵۲]۔

انطاکیہ مین پولس اور برنباس کچھ اور عرصے تک مقیم رہے اور وہان اب بہت سے اور معلم وعظ و تعلیم کرنے لگے تھے[۵۳] آخر پولس نے برنباس سے مشورت کی کہ اون سب شہرون کا جہان ہم مومنون نے کلیسیا قائم کیے ہین دوبارہ دورہ کرنا چاہیے برنباس راضی ہوا اور چاہا کہ مرقس کو بھی ہمراہ لے لیکن پولس معترض ہوا کیونکہ مرقس نے اونکا ساتھ پہلے سفر مین چھوڑ دیا تھا[۵۴] اسپر آپس مین گفتگو تیز ہوئی انجام کو برنباس نے مرقس کو ساتھ ہی لیا اور قبرس کو جہاز پر چلا گیا تب پولس نے سیلاس[۵۵] مے اورشلیم کے رسول مذکورۂ بالا کو اپنا مددگار مقرر کیا اہل کلیسیا نے فضل الہی شامل ہونے کی اوسکے لیے دعا مانگی اور وہ سفر ثانی کے لیے وہان سے روانہ ہوا۔

شام اور کلیکیہ کے کلیسیائونکو دیکھہ کے اور مستحکم کر کے پولس کوہ تارس کے پار گیا اور ایشیای کوچک مین پہونچا۔

شہر لسترا مین اوسے ایک جوان دیندار نو معتقد ملا اوسکا نام طمیطیوس تھا اوسکی ما یہودی اور باپ یونانی تھا پولس نے اوسکو اپنے ساتھ لیا اور اس خیال سے کہ اگر ایک شخص در اصل یہودی میرے ہمراہ رہے درحالتیکہ وہ غیر مختون

۵۲ گلتیون کے ۲ باب ۹ آیت ۱۲

۵۳ اعمال ۱۵ باب ۳۵ آیت ۱۲

۵۴ ... ان اور ... رسولون کے ۱۳ باب ... راضی ہوئے ... اور طمیطیوس ... ۱۰ آیت ... دوسرے خط کے ۴ باب کی ۱۱ آیت ۱۲

۵۵ دیکھو سلوانوس ... کا ۱ باب ۱۲

ہوئی کہ امور مذکورۂ بالا کے باب مین اور تسلیم کی کلیسیا کا منشا زبانی بیان کرنے مین
جب یہہ خط انطاکیہ کی جماعت کو دیا گیا تو وہ اوسکے مضمون کو دریافت کرکے
بہت خوش ہوئے واضح ہے کہ ان ممنوع چیزون مین سے سواے حرامکاری
کے اور کوئی چیز انجیل مقدس کی تعلیم سے منع نہین ہے کیونکہ خدا کا ہر مخلوق اچھا ہے
اور کوئی رد کرنے کے لائق نہین اگر شکر گذاری سے لیا جاوے اور ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ خون اور گلا گھونٹ کے ماری ہوئی چیزون سے اسلیے ممانعت کی
تھی کہ وہ شریعت موسوی مین ممنوع ہین بہت سے یہودی عیسائی جو ابتک شریعت موسوی
کو مانتے تھے آزردہ دل نہون انھین لوگون کی شان مین یعقوب کے خطاب مین
اشارہ ہے کہ زمان قدیم سے ہر شہر مین شریعت موسی کے واعظ ہین ہر یوم السبت کو
کتب ہاے موسوی کا درس کرتے آئے ہین بہرکیف یہودی مسیحیون کا اور غیر قوم
کے نو مسیحیون کا اختلاف فیصلۂ مرقومۂ بالا سے بالکل زائل نہین ہوا کیونکہ پولس
کے ایک خط کی عبارت سے دریافت ہوتا ہے کہ واقعۂ مرقوم الصدر سے کچھہ عرصے
بعد یعقوب نے انطاکیہ مین جب بعض یہودیون کو بھیجا تو پطرس جو ابتک وہان کے
غیر قوم نو مسیحیون کے ساتھہ بخوبی خلا ملا رکھتا تھا یعقوب کے لوگون کے سامنے
ایسی ہی بات سے شرمایا اسیر دین مسیح کی آزادی کی حمایت کے لیے پولس پھر اوٹھ کھڑا
ہوا اور اوسکا مباحثہ پھر غالب آیا تاہم جیسا مذکور ہوگا یہودی طریقے اور موسوی رسومات
کی پابندی مسیحی کلیسیا مین عرصے تک جاری رہی —

۵ تیمتھیوس کے پہلے خط کے ۴ باب کی ۴ آیت اور رومیون کے ۱۴ باب کی ۱۴ آیت کو بھی دیکھو اون مین لکھا ہے کہ کوئی چیز نفس الامر مین ناپاک نہین ہے ۱۲

۶ اعمال الرسل کے ۱۵ باب کی ۲۱ آیت

۷ گلاتیون کے ۲ باب کی ۱۱ آیت

ور اپنے گھر والون کے ساتھ اصطباغ پایا اوس عورت کی منت پر پولس اور اوسکے
ہمراہی اوسکے مکان پہ جا رہے جب کہ پولس اور سیلاس ہر روز جاے نماز کو جاتے
تھے ایک لونڈی اونکے پیچھے ہو لیتی تھی اوسپر غیب گوئی کی ایک روح کا دخل تھا
. تا برابر پکارتی تھی کہ یہہ لوگ خدا تعالے کے خادم ہین پولس اوسکے اس اطوار
سے دق ہوا اور اوس روح کو مسیح کے نام سے ایسا حکم دیا کہ اوسنے اوس عورت کو
ھوڑ دیا اوسکے مالک یہہ دیکھکر کہ اونکے فائدے کی امید اب اوس سے جاتی
ہی پولس اور سیلاس کو حاکم کے روبرو کھینچ لیگئے اور اونھین یہودی اور ر
جائز طریقون کے سکھانے کا الزام دیا ایک جماعت کثیر اونکے مقابلہ پر اوٹھ کھڑی
ری حاکمون نے اونپر کوڑے لگانے کا حکم دیا اور جیلخانہ اندرونی مین بھیجا اور
نکے پانون کاٹھ مین ٹھوکے آدھی رات کو قیدیون نے سُنا کہ وہ خدا کی
گا رہی ہین اور یکایک ایسا زلزلہ آیا کہ قیدخانے کی نیو تک ہل گئی اور ہر شخص کی
ری کھل گئی داروغہ محبس جاگا اور اس خیال سے کہ قیدی بھاگ گئے اوسنے
دہ خود کُشتی کا کیا لیکن پولس نے چلا کر کہا کہ سب موجود ہین تو اپنے تئین کچھ
رمہ نہ ہو نجات تب یکایک اوسکو اپنی نجات اُخروی کا اندیشہ ہوا اور وہ پولس
سیلاس کے پانون پر گر کر کہنے لگا کہ مین کیا کرون جس سے میری نجات ہو
ہون نے اوس سائل لرزان کو ان سیدھی صاف لفظون مین جواب دیا کہ
اوند عیسی مسیح پر ایمان لا تو اور تیرا گھر بھر نجات پاویگا جب عقائد دین عیسوی کو

ہے جملہ یہودی دیکھکر ناخوش ہونگے اوسنے طیمطیوس کا ختنہ کرڈالا طیمطیوس
پولُس سے نہایت عقیدت رکھنے لگا اور انجام کو افسس کے کلیسیا کا مشہور نامور
اسقف ہوگیا اور اوس اسقفیت کی حالت مین کئی برس بعد پولُس نے اوسکو الہام
کے رو سے وہ خطوط بنام طیمطیوس کے نام سے معروف ہین لکھے تھے

پولُس پھر دورہ کرتا ہوا گلیتیہ اور فریگیہ کو گیا اور اوس نے ان وسیع
ملکون مین وعظ کہا اور کلیسیا قایم کیے حسب ایماے ربانی میسیہ اور بتھونیہ سے
جو اشیاے کوچک کے اوتر پچھم کو واقع ہین کنارے ہوکر شہر تروآس مین گیا
جو بحر روم کے ساحل پر واقع ہے یہان اوس سے لوقا سے ملاقات ہوئی یہہ
شخص حکیم اور کاتب انجیل تھا اور اوسوقت سے پولُس کے ساتہ برابر رہا شہر
تروآس مین پولُس نے ایک شخص کو خواب مین دیکھا کہ وہ منت کرتا ہے اور کہتا
ہے کہ مقدونیہ مین چلا آ اور ہماری مدد کر اونہین یقین ہوا کہ خداوند نے ہمین اوس
ملک مین انجیل کا وعظ کہنے کو بلایا ہے فی الفور جہاز پر سوار ہوئے اور سمندر پار
مقدونیہ مین پہونچے پہلے وہان فیلپی مین گئے جو اوس اطراف کا بڑا شہر
اور رومیون کی بستی تھی اور وہان کچھ روز ٹھہرے سبت کے روز شہر کے باہر
دریا کنارے جہان لوگ دعا مانگنے جایا کرتے تھے گئے اور بیٹھ کر عورتون کو
جو وہان جمع ہوتی تھین تلقین کرنے لگے اونمین سے ایک لدیا نام رنگ بیچنے
والی تھی اوسکے دل کو خداوند نے کھول دیا اوسنے فوراً پولُس کی تلقین قبول کرلی

اور

کو تہ و بالا کر دیا ہے اور اب یہان بھی آئے ہین اس وجہ سے نو معتقدون
پولس اور سیلاس کو رات کے وقت شہر بریہ کی طرف روانہ کر دیا پولس
وہان پہونچکر یہودیون کے عبادت خانے مین وعظ کہا اور وہان کے
دیون نے بہت مستعدی اور صاف دلی سے نئے مذہب کا حق ہونا دریافت
نے کے لیے مضامین کتب مقدس کو چھانا اور بہتیرے اونمین سے اور یونانی
ایمان لائے لیکن تسلینقیا کے یہود اس کامیابی کو سنکر بریہ مین آئے اور
ن کے باشندون کو بھی برانگیختہ کیا اور پولس کو وہان سے سمندر کی راہ مجبوراً
ب اتھنی جانا پڑا۔

یہہ اتھنی علم وحکمت کی جگہہ تھی اور وہان پولس نے سیلاس اور طیمطیوس
نے کا انتظار کیا جنھین اوسنے تسلینقیا کے کلیسیا کو پھر دیکھنے کے لیے اپنے
بھیجا تھا اتھنی کے لوگون کو مبتذل اور بے سروپا پرستش مین مبتلا دیکھکر
طبیعت جوش مین آئی اور برملا بازار مین اہل اتھنی اور یہودیون کے ساتھ
تہ کرنے لگا سننے والے جو ہمیشہ سے فلسفی کی آراستہ اور پیراستہ زبان کے
ن ہو رہے تھے مسیح اور حشر ونشر کے باب مین اوسے وعظ کہتے سنکر جو
سے اونھین ایسا معلوم ہوا کہ وہ نئے دیوتاؤن کو قایم کیا چاہتا ہے اسلیے
سکو کوہ مرتیخ کے محکمہ عدالت مین لیگئے اور کہا کہ اب اس نئے عقیدے کو
پولس کوہ مرتیخ پر جا کھڑا ہوا اور وہان ہر چہار طرف نفیس نفیس سنگتراشی کے

۵۷ تسلینقیون کی پہلا خط کے ۲ باب کی ۱۸ آیت اور ۳ باب کی ۲ آیت ۱۲

اونھون نے زیادہ تر بیان کیا داروغہ محبس اور اوسکے تمام متعلقین ایمان لائے اور اصطباغ پایا اوس نو معتقد نے اپنے احسان کا اظہار ان قیدیون کے ساتھ اس طور پر کیا کہ اونھین اپنے گھر لیجا کر اونکے زخم کو دہویا اور اونکے سامنے کھانا دھر دیا اور اپنے گھر والون سمیت خدا ہی پر اعتقاد اور اعتماد رکھکر اپنی تازہ امیدون کے بھروسے پر خوشی منائی جب دن ہوا حاکمون نے اس بات کو سُنکر کہ قیدی اہل روم ہین اور خلاف قانون شاہی کے اونپر کوڑے پڑے ہین اونسے چلے جانے کی منت کی۔

پولُس اس طور پر مجبورانہ فِلِپّی کو چھوڑ کر دکھن پچھم کے راستے سے تھِسّلُنیقیا کو گیا یہہ شہر صوبہ مقدونیہ کا صدر شہر تھا اور وہان یہودیون کا ایک عبادتخانہ تھا اوس مین تین سبت متواتر انجیل کا وعظ یہودیون کے درمیان کہا اور بعضون نے اوسکے عقاید بھی اختیار کیے لیکن خدا ترس یونانیون مین اوسکے وعظ نے زیادہ اثر کیا کیونکہ یونانیون کی ایک بڑی جماعت اور اکثر اونکی ذی رتبہ عورتین بھی ایمان لائین اوس شہر مین پولُس کچھہ عرصے تک ٹھہرا کیونکہ اوسکے خطوط سے دریافت ہوتا ہے کہ وہ اپنے محنت سے وہان گذران کرتا تھا اور فِلِپّی کلیسیا سے بھی اس اثنا مین اوسکے گذارے کے لیے کئی بار سربراہی ہوئی[۱۵] آخر کار یہودیون نے اس حواری کی کامیابی کے حسد سے کم مایہ لوگونکو برانگیختہ کیا اور شہر مین ایک فساد برپا کر دیا اور عیسائیون کو متہم کر کے غل مچایا کہ یہ وہی لوگ ہین جنہون نے

ہ منصفانہ دنیا کی عدالت اوس مرد کی معرفت کریگا جسکو اوس نے مقرر کیا ہے
ر جسکا تمام لوگون کو بطور پر یقین کروا دیا ہے کہ اوسے بعد مرنیکے پھر زندہ کیا

جب اونھون نے روز رستخیز کا حال سنا بعضے ہنسے اور بعضون نے اس
ضمون دشوار کے غور و تامل کو ملتوی رکھنے کے ارادے سے یہ کہا کہ ہم تمہارے
ن مطالب کو پھر سنینگے غرض پولس اون لوگون سے رخصت ہوا اور بطور پر
کی پہلی نصیحت اہل اتھنی کو دین مسیحی یقین کرنے کے لیے انجام کو پہونچی تاہم
ہ آدمی ایمان لائے اور پولس کے شامل ہو گئے اور یہان بھی مسیحی کلیسیا کی
ہ عرصے بعد بنیاد پڑی۔

پھر پولس کورنتھہ کو گیا جو اسی نام کے جزیرہ نما کا عیش مین ڈوبا ہوا
سق سے بھرا ہوا دار الحکومت تھا سیلاس اور طیمطیوس بھی اوسکے ساتھہ پھر
ملے وہان یہودیون نے بہت سختی اور تعصب سے مقابلہ کیا اور یہانتک اوسکے
نف ہوئے کہ آیندہ اونکی اصلاح اور نصیحت کی کوشش سے اوسکو باز رہنا
نجام کو اوس نے اپنے دامن کو جھاڑا اور بطور عبرت کے کہا کہ تمہارا خون
رے سر پر ہے مین پاک ہون اور اب سے غیر قوم کے لوگون کے پاس
ہون ان لوگون مین اوسکی وعظ نے عجیب اثر کیا جماعت کی جماعت نے
ت پرستی چھوڑ دی اور دین مسیحی اختیار کیا پولس اس شہر مین ڈیڑہ برس تک
ظ و نصایح کرتا رہا اس مدت مین وہ اپنی خیمہ سازی کے کام مین بھی مشغول رہا

مندر مورتون اور قربان گاہون کی کثرت کے درمیان وہ اسطرح پر اہل جماعت
سے مخاطب ہوا کہ اے باشندگان اتھنی مین تمھین ہر ایک چیز کی پوجا اور پرستش پر
نہایت ہی مائل پاتا ہون کیونکہ جب مین شہر مین پہونچا اور تمھاری عبادت گاہونکو
دیکھا ایک قربان گاہ پر ایسا لکھا ہوا پایا کہ یہ نامعلوم خدا کے لیے ہے پس جسکی تم
نادانستہ عبادت کرتے ہو اوسی مین تم لوگون پر آشکار کرتا ہون خدا جس نے دنیا
اور اوسکی سب چیزون کو بنایا ہاتھون کے بنائے ہوئے مندرون مین نہین رہتا
کیونکہ وہ زمین و آسمان کا خداوند ہے اور نہ اوسکی عبادت انسان کے ہاتھون
سے ہوتی ہے کیونکہ اوسکو کسی چیز کی ضرورت نہین خود اوس نے سب کو جان اور
روح اور سب چیزین دین ہین اور ایک ہی خون سے انسان کی سب قومون کو
تمام روی زمین پر رہنے کے لیے بنایا ہے اوس نے اوقات معین اور اونکی
سکونت کی حد ٹھہرادی ہے تاکہ خداوند کی تلاش کرین اگر اچیاناً وہ پیروی کرین اور
اوسے پاوین ہر چند کہ وہ ہم مین کسی سے دور نہین ہے کیونکہ ہماری زندگی اور
حرکت اور وجود اوسی مین ہے جیسا کہ بعض تمھارے شاعرون کا یہ بھی مقولہ ہے
کہ ہم اوسکی اولاد ہین پس اگر ہم خدا کی اولاد ہین تو ہمکو یہ نہین سوچنا چاہیے کہ
کہ الوہیت مثل سونے اور چاندی اور پتھر کے ہے کہ جو آدمی کے ہنر اور تدبیر
سے کھودی جاوے خدا نے اون جہالت کے دنون پر اغماض کیا لیکن اب حکم
دیتا ہے کہ ہر شخص ہر جگہہ پر توبہ کرے کیونکہ اوسنے ایک روز معین کیا کہ جسمین

بیچتے تھے اور اسس تجارت سے بڑا نفع اوٹھاتے تھے اونکی ایک جماعت نے
اس خوف سے کہ نئے مذہب کے جاری ہوجانے سے اونکی وہ پرنفع تجارت
معرض خطر مین آئے لوگون کو فساد پر آمادہ کیا بلکہ ایک نے اونمین سے اپنے
ہم پیشیونکو جمع کرکے یون خطاب کیا کہ صاحبو تم جانتے ہو کہ اسی پیشہ سے ہمین
دولت حاصل ہوتی ہے ماسوا اسکے تم یہہ بھی دیکھتے اور سنتے ہو کہ اسس پولس
نے صرف شہر افسس ہی مین نہین بلکہ تمامی ملک ایشیا مین یہہ بات کہہ کہہ کر
بہت سے لوگون کو اغوا کیا ہے اور پھیر دیا ہے کہ وہ خدا نہین ہین جنہین
انسان نے اپنے ہاتھ سے بنایا سوان باتون سے صرف ہمارے پیشہ ہی کے
مٹ جانیکا خطرہ نہین ہے بلکہ خطرۂ عظیم یہ ہے کہ وہ بڑی دیبی ڈائنہ جسکی
پرستش تمام ایشیا بلکہ تمام دنیا کرتی ہے اوسکے مندر کو لوگ ہیچ سمجھنے لگین گے
اور اوسکی عظمت کچھہ باقی نرہیگی غرض ایک بلوۂ عظیم ہوا اور انبوہ کثیر وہانکے
تماشا گاہ مین گھس گیا اور دو گھنٹے تک وہ لوگ چلاتے رہے کہ افسسیون
کی ڈائنہ دیبی بڑی ہے بڑی ہے اور بمشکل یہ شور و فساد فرو ہوا اس واقعہ
سے پولس کی محنتون کا اثر اور وہ خطر اور ضرر جو عیسوی مذہب سے بت پرستی
اتنا جلد عائد ہوا تھا بخوبی ثابت ہوتا ہے اور اسی سے اوس سخت مقابلہ و
دشمنی کا ہر قسم کے ذی اختیار اور مقتدر لوگون سے مذہب مسیحی کے مخالف
شروع ہونا بھی صاف ظاہر و آشکارا ہوتا ہے ـــ

اور کچھ کچھ اوسکی امداد کلیسیاے مقدونیہ سے بھی ہوتی رہتی تہی اور جگہہ کے
یہان بھی یہودیون کو دین مسیحی کے جلد ترقی پانے کا حسد ہوا اسلیے اونھون
نے ایک فساد برپا کر کے پولس کو متہم کیا لیکن حاکم نے اونکی کچھہ نہ سنی اور
اور کلیسیا مین امن چین رہا اس مدت دراز تک رہنے کے بعد پولس شہر کورنتھہ
سے جہاز پر سوار ہوا اور بحر روم کو پار کر شہر افسس مین پہونچا وہان سے قیصریہ
اور اورشلیم کا گشت کرتا ہوا اخیر مین شہر انطاکیہ کو واپس آیا۔

کچھہ عرصے تک شہر انطاکیہ مین رہ کر اوسنے اپنا تیسرا سفر شروع کیا
پہلے ایشیاے کوچک کے صوبجات اندرونی مین گیا اور پھر وہان سے آیونیہ
کے دار السلطنت افسس مین جا کر عرصہ تک مقیم رہا پہلے تین مہینے تک اوسنے
معبد یہود مین وعظ کہا لیکن جب اونھون نے مخالفت سے مقابلہ کیا تو وہ اونسے
کنارہ کش ہو گیا اور علیحدہ ایک مدرسہ مین تعلیم و تلقین شروع کی اوسمین روزانہ
باشندون سے مباحثہ کیا کرتا اور وعظ کہا کرتا تھا اوس نے بیمارونکو اچھا کرنے
سے اور لوگون کو جن پر ارواح خبیثہ کا دخل ہو گیا تھا صحت دینے سے اپنے
خاص معجزات ظاہر کیے غرض دو برس تک یہ سلسلہ جاری رہا یہانتک کہ ایشیا کے
سب رہنے والے یہودی اور یونانیون نے خداوند مسیح کے کلام کو سنا اسکے
بعد پولس نے مقدونیہ کو پھر جانیکا ارادہ کیا شہر افسس سے اوسکا جانا اس سبب
سے اور جلد ہوا کہ جو کاریگر ڈائنہ دیبی کے بڑے مندر کا نمونا چاندی کا بنا بنا کر

قدرت کہ مین نے خداوند مسیح سے فضل الٰہی کے خوشخبری کی شہادت دینے
کی ہے انجام کو پہونچاؤن اور یہہ بھی سنو کہ مین جانتا ہون کہ تم سب لوگ
جنکے ساتھہ مین خدا کی سلطنت کی منادی کرتا رہا ہون میری صورتکو اب پھر نہ دیکھوگے
اسلیے مین آج اس بات کا تمھین گواہ کرتا ہون کہ مین سبھون کے خون سے پاک ہون
اور مین نے خدا کے سارے نصائح تم سے بیان کرنے مین دریغ نکیا پھر بھیڑیون
یعنی جھوٹی تلقین کرنے والے معلمون سے بچنے کی اونھین تاکید کی اور یہہ کہکر کلام
ختم کیا کہ بھائیو اب مین تمھین خدا اور اوسکے فضل کے سپرد کرتا ہون جو قدرت
رکھتا ہے کہ تمھین استحکام اور استقلال بخشے اور سارے مقدسونکے ساتھہ میراث
دے پھر گھٹنے ٹیک کر اونکے ساتھہ دعا مانگی اور وہ سب اوسکے گلے ملکر
زار زار روئے اور اونھون نے اوسے بوسہ دیا خاصکر اوسکی ان لفظونپر
افسوس کیا کہ تم ہماری صورت کو پھر نہ دیکھوگے —

شہر ملٹیس سے پولس فینیکیہ کو گیا اور اورشلیم کو جاتے ہوئے رستے مین
شہر صور اور قیصریہ کو بھی دیکھتا گیا ان دونون جگہون مین بعض شاگردون نے
جو پیشین گوئی کی کرامت رکھتے تھے اوسے اطلاع دی کہ اورشلیم مین اوسپر کیا
حادثۂ عظیم واقع ہوگا لیکن اسکے سُننے سے اوسکے دلپر کچھہ صدمہ نہوا بلکہ اونسے
یون خطاب کیا کہ کیون روتے ہو کیا میرا دل توڑا چاہتے ہو اور مین تو قید ہونے پر
بلکہ اورشلیم مین خداوند مسیح کے نام پر مرنے کو مستعد ہون —

پولس اب دوسری مرتبہ مقدونیہ مین پہونچا اور اوسنے وہان صرف
وہی کلیسیا دوبارہ نہین دیکھے جنکی اوس نے خود بناڈالی تھی بلکہ دور تک
شمال کی جانب دورہ کیا حتی کہ صوبہ الیریکم مین اوس نے انجیل کا بخوبی وعظ
کہا وہان سے یونان کو گیا اور تین مہینے تک شہر کورنتھہ مین رہا وہانکے اہل
کلیسیا مین جو باخود ہا کچھہ نزاع ہوگئی تھی اوسکے رفع کرنے کے لیے ضرور
ہوا کہ پولس اپنے تحکم حواریانہ کو عمل مین لائے جب یہان سے وہ اورشلیم کو
جاتا تھا تو ایشیاے کوچک مین مقدونیہ کے راستے پھر واپس آیا اور ایشیا
کی کلیسیا سے بدل مغموم وخاطر محزون رخصت ہوا باین خیال کہ شاید یہ وداع
آخری ہو اوس جلسے کے یاد کرنے سے جو شہر ملیٹس مین ہوا تھا اور جہان
اوس نے شہر افسس کے کلیسیا کے بزرگون کو اکھٹا کیا تھا دل بھر آتا ہے
اوس نے اونھین یاد دلایا کہ جب مین سراً اور علانیاً وعظ کہتا تھا اور یہودی
اور یونانیون کو خدا کی طرف رجوع کرنا اور خداوند عیسی مسیح پر ایمان لانا
تلقین کرتا تھا کیا کیا تکلیفین اور سختیان اوٹھانی پڑی تھین اور پھر کہا
کہ دیکھو اب مین اورشلیم کو روح القدس کا مقید جاتا ہون اور معلوم نہین
کہ وہان کیا اتفاق پڑے لیکن میری قید اور تکالیف کی روح القدس ہر شہر
مین گواہی دیتا ہے پران مصائب کے باعث مجھے کچھہ پروا نہین اور نہ مین
اپنی جان کو عزیز سمجھتا ہون کا تئین اپنے دور کو خوشی سے تمام کرون اور

پولس نے قلعہ کی سیڑہیون پر کھڑے ہوکر اوس سردار سے اجازت لی
...ت جو اوسکے خون کی پیاسی نیچے کھڑی تھی اوس سے کچھہ کئے جب تک وہ اپنی
...رشت اور دین مسیحی کے قبول کرنے کی کیفیت بیان کرتا رہا لوگ چپ چاپ
...تے رہے لیکن جب وہ اس کلام پر پہونچا کہ مجھے حکم الہی ہوا کہ مین دور دور
...مون کی پاس جاؤن تب لوگ اپنا غصہ ضبط نہ کر سکے اور یکبارگی چلا اوٹھے
...ن پر سے اس شخص کا بوجھہ اوتارنا بہتر ہے کیونکہ یہہ جینے کے لائق نہین ہی
رومی سردار کو حیرت ہوئی کہ خلقت کی برافروختگی کا باعث کیا ہے اور
...ب تھا کہ پولس کو کوڑے مار کر دریافت کرے لیکن اوس نے اظہار کیا کہ مین
...ی ہون اسلیے اوس ذلت سے بچ گیا دوسرے روز حاکم نے تمام یہودی
سردارون کی ایک مجلس جمع کی اور پولس کو اونکے روبرو بلایا اوس نے یہ موقع
دیکھکر کہ فریسیون اور صدوقیون کے درمیان نااتفاق ہے فریسیون سے کہا کہ
مین فریسی ہون اور میرا باپ فریسی تھا یہان پر مردون کی امید اور حشر کی
بابت مجھپر الزام ہوتا ہے اسپر اون دونون فریق مین بڑا جھگڑا ہوا اور رومی
حاکم اس بات کے خوف سے کہ پولس اس اینچا کھینچی مین ٹکڑے ٹکڑے نہ اوڑا
دیا جائے اوسے قلعہ مین لوٹا لایا اسکے بعد پولس کے قتل کرنے کے لیے ایک
سازش ہوئی لیکن اوسکے ظاہر ہو جانے پر رومی حاکم نے پولس کو ایک گارد
کے ساتھہ قیصریہ بھیجدیا اور وہان کے حاکم فیلکس کے پاس اوسکے تہمت لگانیوالونکو

عید فصح کے تھوڑے روز پہلے وہ اورشلیم مین پہونچا وہان پر عیسوی جماعت
بہت خاطرداری سے اوسکے ساتھ پیش آئی اور یعقوب نے تمام بزرگون کے ساتھ
پولس سے انجیل کی ترقی اور غیر قومون مین اوسکی کامیابی کا بیان سنکر خداوند کی
تعریف کی تس پر بھی اونھون نے اوسے یاد دلایا کہ ہزارہا یہودی نومسیحی نے جو خو
پابند شریعت موسوی ہین یہہ سن لیا ہے کہ یہودیون کے درمیان بھی ختنہ اور او
رسوم موسوی کے جاری رہنے کی تم مخالفت کرتے ہو اسواسطے یہ مصلحت ہے کہ
جو ایک شرعی نذر کے ادا کرنے مین مشغول ہین تم بھی اونکے ساتھ ملجاؤ اور طہارت
کی رسم کو ادا کرو تاکہ سب لوگون کو معلوم ہو کہ تمھارے اوپر جو تہمتین عائد کی گئی
ہین جھوٹ ہین اور تم خود یہودی اور شریعت موسوی کے پابندی رکھتے ہو
پولس نے اس راے پر عمل کیا اور ہنوز وہ ان باتون مین مصروف تھا کہ یکایک
مخالف یہودیون نے جو ایشیای کوچک سے آئے تھے ہیکل مین اوسے پہچانا او
ایک شور برپا کیا اور اوسپر یہ تہمت لگائی کہ یہہ شخص شریعت کا دشمن ہے اور
ہیکل کی حدود پاک کے اندر غیر قومون کو لا کر اوسے ناپاک کرتا ہے ہرچند یہہ الز
اتہام بے سروپا تھا پر سنتے ہی تمام شہر برانگیختہ اور برافروختہ ہوا اور ایک جمعیت
ہیکل مین گھسکر پولس کو باہر کھینچ لائی رومیون کا سردار فی الفور موقع پر گیا او
بمشکل پولس کو خشمناک خلقت سے چھوڑایا جب کہ وہ اوسکے قتل ہی پر مستعد تھی
اور قید کرکے قلعہ کو لے گیا۔

دربار مین بہت سے سپہ سالار اور شہر کے رئیس وغیرہ جمع تھے صاف لیکن مؤدب
اور سنجیدہ عبارت مین اوس نے اپنی سرگذشت اور دین مسیحی قبول کرنے کی
کیفیت اور اپنے رسالت کی حقیقت یون ظاہر کی کہ غیر قومون کو توبہ کرنے اور
خدا کی طرف متوجہ ہونے اور توبہ کے لائق اعمال حسنہ کرنے کی نصیحت کرون
یہی سبب ہوا کہ یہودیون نے مجھے ہیکل مین پکڑا اور قتل کا ارادہ کیا لیکن خدا کی
امداد سے ابھی تک زندہ ہون اور چھوٹے اور بڑے دونون کے روبرو اپنی
شہادت دیتا ہون اور سوائے اون باتون کے جو موسیٰ اور پیغمبرون نے
کہی ہین کہ ہونیوالی ہین مین اور کچھ نہین کہتا یعنی یہ کہ مسیح جانکنی سہے گا اور
وہ پہلا ہوگا کہ مرکر زندہ ہوجائیگا اور اس امت اور غیر قومونکو روشنی دکھائیگا
فستس قیدی کی سرگرمی اور اوسکے جوش کو نہ سمجھ کر باآواز بلند پکارا پولس تو آپے مین
نہین ہے تجھے زیادہ علمیت نے دیوانہ کردیا ہے پولس نے جواب دیا کہ اے فستس بہادر
مین دیوانہ نہین ہون لیکن راستی اور سنجیدگی کی باتین کہتا ہون پھر اگرپّہ کی طرف
رخ کرکے کہنے لگا کہ بادشاہ بھی ان باتونکو جانتا ہے کہ جسکے روبرو مین دلیری سے
بولتا ہون کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ باتین اوس سے چھپی نہین ہین اسلیئے کہ یہ ماجرا
کونے مین نہین ہوا اے بادشاہ اگرپّہ توکیا پیغمبرون پر اعتقاد رکھتا ہے ہان
مین جانتا ہون کہ تو رکھتا ہے اگرپّہ کے دل پر اس گفتگو کا ایسا اثر ہوا کہ وہ
پکار اوٹھا اے پولس تھوڑا ہی باقی ہے کہ تو مجھے عیسائی کرڈالے پولس نے کہا

بھی حاضر ہونے کا حکم دیا اوسکے دشمن وہان گئے لیکن اوسکی نسبت کچھ ثا
نکر سکے تاہم فیلکس نے پولس کو اس امید پر کہ اوسکی مخلصی کے لیے کچھ روپیہ
قیدخانے مین رکھا ایک مرتبہ اس حریص اور بے پرہیز حاکم نے دین مسیحی کے
قاعدے بیان کرنے کے لیے اپنے اور اپنی زوجہ ڈروسلّہ کے سامنے جو یہ
تھی پولس کو بلایا جب اوسنے راستبازی و پرہیزگاری اور روز جزا کی لیا
بیان کین تو فیلکس کانپ اوٹھا اور کہنے لگا کہ اسوقت جاؤ جب موقع ہوگا تجھے
پھر بلا لینگے دو برس بعد فیلکس برخاست ہوگیا لیکن یہودیون کو خوشنود کرنے
لیے پولس کو محبس مین مقید چھوڑ گیا فسٹس جو اوسکے بعد حاکم ہوا اوسکا ارادہ
کہ بڑے کاہن اور سردارون کی خواہش کے مطابق پولس کو مقدمہ کی تحقیق
کے لیے یروشلیم بھیجدے لیکن پولس کو دریافت ہوا کہ اونکا ارادہ رستے مین
اوسے مار ڈالنے کا ہے اوسنے شاہنشاہ روم یعنی قیصر کے پاس مرافعہ کیا۔

اس مرافعہ کے باعث فسٹس نے پولس کو مجبورانہ جانب روم روانہ کیا لیکن
قبل اسکی روانگی کے ایک معرکہ اور واقع ہوا تفصیل اوسکی یہ ہے کہ اگرپہ [۵۱] قیصریہ
مین آیا تھا فسٹس نے اس باعث سے کہ اوسکو تحقیق نہوا تھا کہ پولس کے ذمہ اصلی
جرم کیا ہین ایک جلسہ عام اس یہودی بادشاہ کے روبرو قرار دیا تاکہ قبل
قیصر روم کے پاس بھیجے جانیکے اوسکے مقدمہ کی تفتیش بخوبی ہوجاوے
غرض اگرپہ اور اوسکی بہن برنیقی کے سامنے پولس بلایا گیا اور اونکے جگمگاتے

کتابون مین درج ہین بعضے دین عیسوی کی حقیقت پر جو یون اونکے سامنے پیش ہوئی یقین لائے اور بعضون نے اوس سے انکار کیا پھر اون لوگون کے نہ ایمان لانے پر اشعیا نبی نے جو کچھ الزام کی باتین پیش گوئی سے کہی ہین اوسے بیان کر کے اوسنے نہ ایمان لانے والون سے تنبیہً اسطرح کہکر ختم کلام کیا کہ تمہین جاننا چاہیے کہ خدا نے نجات اخروی کو غیر قومون کے لیے بھیجا ہے اور وہ اوسے سنین گے غرض دو برس تک پولس اپنے گھر مین ملاقاتیونکو بخوبی وعظ سناتا رہا اور اس سبب سے روم کے کلیسا کی بنیاد خوب گہری اور چوڑی پڑ گئی

پولس کی باقی سیر اور تاریخ کچھ کچھ اوسکے خطون سے دریافت ہوتی ہی جو اوسنے طیمطیوس کو لکھے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٦٣ سنہ عیسوی مین اوسکو آزادی حاصل ہوئی اور یورپ کیطرف شام اور ایشیای کوچک کے کلیساؤنکی پھر زیارت کی افسس کے کلیسا کو طیمطیوس کے اہتمام مین چھوڑکر آپ مقدونیہ کی طرف روانہ ہوا بعد ازان طیطوس کو ساتھ لیکر جزیرۂ کریٹ کو گیا اور اوسکو وہین اسقف یا قسیس اور خادمان دین کے تقرر و انتظام کی تکمیل کے لیے چھوڑا پھر اوسنے کئی اور کلیسیا کا دورہ کیا جنکی اوسنے بنا ڈالی تھی اور ایک جاڑے بھر شہر نیکوپولیس مین رہا لیکن کچھ ہم کیطرف اوسکا سفر کرنا اور ہسپانیہ مین جانا جیسی کہ روایت ہے بالیقین معلوم نہین جب قیصر نیرو کے خوفناک ایذا رسانی کا دور آیا پولس پھر گرفتار ہوکر دوبارہ روم کے جیلخانہ مین

٦٢ اوس زمانہ مین افسیون اور فلپیون کو اور فلیمون کو اور کلسیون کو خطوط لکھے *

٦٤ طیمطیوس کے خط کے ۱ باب کی ۳ آیت ۲۱ *

٦٥ پھر شہر نیکوپولیس مین واقع ہے طیطس کے خط کے ۳ باب کی ۱۲ آیت ۱۲ *

کہ خدا سے میری یہی دعا ہے کہ صرف تو ہی نہین ملکہ اور سب بھی جو آج کے روز میرے کلام کو سنتے ہین کیا بڑے کیا چھوٹے سب بات مین سوا ان زنجیرون کے مجھسے ہو جائین اسیر محفل برخاست ہوئی اور اگرتپہ اور فستس نے اس بات پر اتفاق کیا کہ پولس نے کوئی کام سزا کے لائق نہین کیا ہے اور اگر اوسنے قیصر کے پاس اپنا مرافعہ نکیا ہوتا رِہا ہو سکتا۔

پولس قیدی کے طور پر جہاز مین اطالیہ کو روانہ ہوا لیکن وہ جہاز جزیرہ ملِطہ پر غارت ہو گیا اور اس وجہ سے اوس نے بڑی تکلیف اوٹھائی آخر جب بخیریت روم مین پہونچا وہان بہت آزادی سے رہنے پایا یہانتک کہ اوسے اجازت تھی کہ اپنے کرایہ کے مکان مین رہے اور جو اوس سے ملنے کو آئے اوس سے ملاقات کرے تین روز بعد اوسنے یہودی رئیسون کو جو روم مین رہتے تھے بُلایا اور سمجھایا کہ تمھاری برادری کی دشمنی سے جو یہودیہ مین رہتے ہین مجھے قیصر کے پاس مرافعہ کی ضرورت پڑی اور بنی اسرائیل کی امید براری کے لیے مجھے یہ زنجیر نصیب ہوئی پھر ایک روز معین کو بہت سے یہودی اوسکے مکان پر آئے تاکہ اوس حواری کی زبان سے نئے عقائد کی حقیقت سنین کیونکہ اون لوگون نے کہا کہ اس فرقہ کی نسبت ہمکو اتنا معلوم ہے کہ ہرجگہہ اوسکی خلاف گوئی ہوتی ہے غرض صبح سے شام تک پولس نے مسیح کے باب مین اون پیشین گوئیون کو بیان کیا جو موسیٰ اور پیغمبرون کی

یرا تہنا دریافت ہوا ہے کہ پترس پہلے ایشیای کوچک مین یہودیونکو وعظ سناتا تھا
پھر اوس نے اپنی محنت کو پارتھیہ تک پہونچایا اور وہان سے اوس نے اونھین یہودیونکو
خط لکھا جو صوبجات پنطس و گلاشیہ و کپادوکیہ و ایشیہ و بطونیہ مین پھیلے ہوئے
تھے اس نئے کام مین سیلوانوس اوسکا مددگار تھا وہ پہلے پولس کی رفاقت
مین رہتا تھا پترس اخیر مین روم کو گیا اور روایت ہے کہ وہان اوسنے پولس کے
ساتھ شہادت پائی اوسکی زوجہ کو بھی اوسکے سامنے سے قتل کے لیے لیگئے تھی
ور جب وہ جاتی تھی پترس نے اوسے مستقل رہنے کی ہمت دلائی اور پکار کر کہا
خداوند کو یاد رکھ —

یعقوب کئی برس تک اورشلیم کے کلیسا کا مہتمم رہا اوسکی شہادت کا حال
گلے باب مین لکھا جائیگا یوحنا کا اور بھی بیان شہر افسس کے کلیسیا کے ساتھ
یا جائیگا اوسنے شہر مذکور مین برخلاف حال اور حواریون کے بہ آرام اپنے
ستر مرگ پر جان دی کہتے ہین کہ اندریاس نے انجیل کا وعظ سیتھیا مین کہا
ور تہوما اور برتھولما نے پارتھیہ اور ہندوستان مین ساحل ملیبار تک اور
یہودا نے ملک ارمنی مین اور فیلپس نے شام اور ایشیای کوچک اور خاص کر
ہیراپولیس مین اور متی نے حبش مین اور مرقس اور شمعون نے افریقہ کے
شمالی ساحلون پر کہا —

دوسرا باب

ڈالا گیا اسوقت مذہب عیسائی کا اقرار ایسا خطرناک ہوگیا تھا کہ پولس کے کسی دوست نے جیلخانہ کے قریب جانیکی جرات نہ کی بجز وفادار لوقا اور ایک شاگرد انیسفروس کے جس نے شہر افسس مین بھی اوسکی خدمت کی تھی اوسنے شرم و خطر کی اب کچھ پروا نکرکے پولس کی تلاش کی اور اوسے تسلی دی۔

محکمۂ قیصری کے سامنے پولس دوم مرتبہ ملزم قرار دیا گیا طیمطیوس کو وہ یون لکھتا ہے کہ جب مین نے محکمہ مین پہلا جواب دیا کوئی شخص میری ساتھ نہ کھڑا ہوا بلکہ سب نے مجھے چھوڑ دیا اور یہہ بھی لکھتا ہے کہ باوجود اس حال کے خداوند میرے ساتھ کھڑا رہا اور مجھے تقویت دیتا رہا تا کہ میرے ذریعہ سے وعظ بخوبی جانا جائے اور سب غیر قوم سن سکین اسوقت گو وہ شیر کے مُنہ سے بچ گیا لیکن وہ آپ فدا ہونے کو تیار تھا وہ جانتا تھا کہ اوسکی رحلت کا وقت قریب ہے اور وہ پاک ظفر یابی کی خوشی سے کہہ سکتا تھا کہ مین نے اچھی لڑائی لڑی اور اپنا دور تمام کیا اور ایمان کو محفوظ رکھا اور آگے کو میرے لیے راستبازی کا ایک تاج رکھا ہوا ہے اوسے میرا خداوند جو راستباز منصف ہے بروز جزا مجھے دیگا اور صرف مجھی کو نہین دیگا بلکہ سب کو دیگا جو اوسکے ظہور سے محبت رکھتے ہین انجام کو قیصر کے جبر اور ظلم کے باعث سنہ ۶۷ ع یا سنہ ۶۸ ع مین پولس کی گردن روم مین ماری گئی۔

اور حواریون کی سیر اور کدوکاوش بصراحت اور تفصیل وار معلوم نہین ہے

طیمطیوس کے دوسرے خط کے پہلے باب کی ۱۶ آیت اور ۴ باب کی ۱۱ آیت ۱۲

[illegible]

بلکہ فلسطین کے اور اوراطراف مثل گلیل اور سامریہ اور طبیر اور تولیمایس اور قیصریہ
مین بھی کسیقدر مسیحیون کی ترقی مین خلل انداز ہوئے۔

سنہ ٦٢ عیسوی کے قریب یعقوب مسیح کا بھائی جسکا ہم پہلے ذکر کرچکے ہین
کہ اورشلیم کے کلیسا مین اسقف اول تھا قتل کیا گیا لوگ راست بازی کے لیے اوسکی
ایسی عظمت کرتے تھے کہ وہ یہودیون کے درمیان بھی ملقب بہ صدیق تھا اور
اون مین سے بہت نے اوسکی رہنمائی سے دین مسیحی قبول کیا لیکن اوسکے اسی اعتبار
کے باعث بعض کمینے یہودی سردارون کے دلون مین رشک وعناد پیدا ہوا
اس اثنا مین کہ فستس مرا اور اوسکا جانشین نہین آیا یہودیون کے سردار کاہن
انانیس کو جو اپنے فرقہ کے ساتھ جانب داری اور ظلم پر ہمیشہ مستعد تھا مسیحیون
سے اپنی دشمنی ظاہر کرنے کا موقع خوب ہاتھ لگا اور اوسکے اغوا سے یہودیون کے
ارباب مجلس نے یعقوب کو برہم زنی شریعت کا متہم کرکے سنگساری کی سزا دی
اہل یہود جو اشراف اور لئیق تھے اونکو یہہ حرکت ناپسند معلوم ہوئی اور اس باعث
نے حاکم کے پاس انانیس کو متہم ٹھہرایا بلکہ بعضون نے یعقوب کی شہادت کو اون
صدمات کا باعث قرار دیا جو اونکے شہر پر پیچھے سے نازل ہوئے اسکے بعد
اہل کلیسا نے جمع ہوکر شمعون کو کہ وہ بھی مسیح کے اقربا مین سے تھا یعقوب کا
جانشین مقرر کیا۔

یعقوب کی وفات سے چند روز بعد یہودیون نے فساد برپا کیا اور اوسکے دفع

حواریون کے وقت سے دوسری صدی کی آخر تک

جن کلیسا نے پہلی دو صدیون مین شہرت اور استقامت حاصل کی اونکی تاریخ قدیم سے جو اہم باتین متعلق ہین ہمارا منشا ہے کہ اس باب مین اونھین بیان کرین۔

نو کلیسا جو خاص کر ذکر کرنے کے لائق ہین اونکا بیان اس ترتیب سے کیا جائیگا اورشلیم انطاکیہ افسس ازمرنا اتھنی کورنتھ روم کرتھاگو اور سکندریہ علاوہ انکے چند اور کلیسا بھی انکے ساتھ تعلق رکھنے کے باعث یا کثرت جماعت کے سبب موقع بموجب مذکور ہونگے اس انتظام سے صاف ظاہر ہو جائیگا کہ ابتدا مین مذہب عیسوی نے کس کس ملک مین کہانتک ترقی پائی۔

اورشلیم کے حال سے شروع کیا جاتا ہے پہلی باب مین لکھا گیا ہے کہ اس شہر مین جیسا کہ ہونا چاہیے تھا عیسائیون کی جماعت نے سب سے پہلا کلیسا قائم کیا اور تھوڑی مدت تک بہ نسبت اور جماعتون کے اوسمین مسیحیون کی کثرت رہی لیکن طریقت موسوی کی کمال پابندی کرنے کے سبب جسکے باعث یہ لوگ دنیا کی اور سب قومون سے پرہیز کرتے تھے اور جو موجب نزاع باخودہا ہوا قطع نظر اسکے یہودیون اور اونکے سردارون کی عداوت کے باعث جو روزانہ بڑہتی جاتی تھی یعنی جماعت اورشلیم کی ترقی مین نقصان آیا اور یہی امور فقط اورشلیم ہی مین نہین

حاشیہ (متعلق صفحہ ۶۱)

بلکہ اس بات پر ہم لوگون کو معتقد کیا کہ وہ اون عقائد کو جو زبانی بیان کیے گئے تھے اور جنکے [illegible] [illegible] [illegible]

نے کے بعد ایسی مضبوطی اور استقلال سے اوس نے شہادت پائی کہ جملہ ناظرین
ر خود میر مجلس ایک سو بیس[1] برس کے آدمی کو اس قسم کی تکلیفین برداشت کرتے
ہوئے دیکھکر متحیر ہو گئے آخر کو صلیب[1] پر کھینچا گیا۔

کلیسیہ اورشلیم مین ابتدای بنا سے اسوقت تک یعنی ستر برس کے
رصہ تک صرف دو اسقف یعنی یعقوب اور شمعون ہوئے پھر انکے بعد پچیس برس کے اندر
یرہ[1] اسقف جلد جلد یکے بعد دیگرے ہوتے رہے وہ یہودی ہونیکے باعث شامل اوس
جماعت کے کہ جسکے وہ اسقف تھے ختنہ والے اسقف کہلاتے تھے یوسیبیوس کہتا ہے
ان اسقفونکو مسیح کا علم صاف اور بے لوث حاصل ہوا تھا اسلیے وہ نہایت مستجاب تھے
ر عہدہ پاک کے لیے لائق تھے اور ادریان قیصر کے عہد مین اورشلیم دوبارہ
عارت ہوا اور اسقفان مختون کا سلسلہ بھی سے تمام ہوا کلیسیہ اورشلیم کے
ن اسقفون کے وقت تقرر کا ٹھیک سن و سال دریافت نہین ہوتا اسوجہ سے
لہ اوسوقت مسیحیونکو آیندہ کی فکر کم تھی اور وہ اپنے کلیسیا کے حالات کی کچھ
کتاب اور یادداشت نہین رکھتے تھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلیسیا جسمین
یہہ لوگ اسقف تھے انھین تک ختم ہو گیا اونکے بعد اوسکے اہل جماعت غیر قومون
کے کلیسیا کے ساتھ شامل ہو گئے یقین ہے کہ یہہ جماعت کچھ بہت بڑی نتھی
اور اوسکی کمزوری کسیقدر اون دو سببون سے ہوئی جنکا ہم اوپر ذکر کر چکے
ہین اور کسیقدر ملک کی ویرانی کے باعث بھی ہوئی جو لڑائی اور باشندونکی

[1] یوسیبیس کتاب ۳ باب ۳۲ ... صدی کے بیچ مین ہوا تھا
[1] یوسیبیس کتاب ۴ باب ۵

کرنے کے لیے افواج روم نے چڑہائی کی اور یھہ فساد سنہ عیسوی تک
بالکلیہ فرو نہین ہوا۔

اسی سال شہر اورشلیم پر طیطس قیصر نے فوج کشی کر کے اوسے ایسا غارت
کیا کہ عبادت خانہ کا ایک پتھر بھی دوسرے پتھر پر نہ رہا ان محاربات اور واقعات
مین اورشلیم اور تمام یہودیون کے ملک پر ایسی ایسی مصیبتین پڑین کہ جنکی نظیر
کسی قوم کی تاریخ مین نہین غرض اسطرح سب پیشین گوئیان جو مسیح اور قدیم نبیون
نے اس شہر کے عذاب اور مصیبت کی بابت کی تھین پوری ہوئین پس یہ سب
باتین دین مسیحی کے اثبات حقیت کے لیے تازہ دلیلین ہوئین۔

رومیون کی چڑہائی سے چند روز پہلے اہل کلیسیہ مسیح کی پیشین گوئی
سے متنبہ ہوکر اورشلیم اور ملک یہودیہ سے نکلکر یردن دریا کے پار شہر پلا مین
جا رہے اس جلا وطنی سے یھہ فائدہ ہوا کہ وہ لوگ ان مصائب سے جن مین
اونکا ملک پھنس گیا تھا کسیقدر بچے رہے لیکن یھہ آفت طوفان کی طرح یہودیونکی
تمام قوم پر پھیل گئی تھی اسوجھہ سے مسیحی بھی اپنے تئین بالکل نہین بچا سکے۔

شمعون چالیس برس سے زیادہ کلیسیہ اورشلیم کا اسقف رہا اور سنہ ۱۰۶ع
مین مثل اپنے متقدم کے تراجان قیصر کی ایذا رسانی مین شہید ہوا شام کے
حاکم اٹیکس کے حضور مین اوسپر نالش ہوئی تھی کہ وہ مسیح کا رشتہ دار اور
خاندان داؤد کی اولاد مین سے ہے ہگسپس لکھتا ہے کہ کتنے دنون تکلیف برداشت

امی نہین ہوا اور خبر ہے کہ چند کرامتین اوس سے ظہور مین آئین۔

کلیسیا نے فلسطین کے قدیم حالات اسیطرح پر تھوڑے تھوڑے اور ناتمام ملے ہین لیکن باوجود اونکی ناتمامی کے ہم اسقدر اونسے دریافت کرسکتے ہین کہ اوس کشمکش سرزمین مین مذہب عیسوی نے ترقی جلد نہ پائی اور اوسکی حالت کچھ بے قرار اور بے ٹھکانے ہی تھی یہہ بات خود جسٹن شہید کے بیان سے جو سامریہ کا ساکن تھا اور دوسری صدی مین عیسائی ہوا تھا زیادہ تر ثبوت پاتی ہے اور وہ اوس ملک اور زمانہ کا شاہد عادل ہے اوسکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیہ اور سامریہ مین بہ نسبت غیر قومون کے نومسیحی تعداد مین تھوڑے اور اعتقاد مین کچھ سست تھے یہہ اوسکا مقولہ ہے کہ ہم لوگ یہودیہ ملک کی تباہی دیکھتے ہین اور یہہ بھی دیکھتے ہین کہ ہر قوم مین سے لوگ مسیح کے حواریون کی تعلیم پر ایمان لاکر اپنی قدیم رسمون کو چھوڑ دیتے ہین اور جب ہم اپنے ملک یہودیہ اور سامریہ پر نظر کرتے ہین تو کیا دیکھتے ہین کہ ہم لوگون کی بہ نسبت غیر قومون مین عیسائی کثرت سے اور ایمان مین زیادہ ثابت قدم ہین بعد ازان قوم یہود کی اس عام بے اعتقادی اور نابینائی کی وجہ یہہ بیان کرتا ہے کہ نبیون نے ایسی ہی پیشین گوئی کی تھی اور فی الواقع اگرچہ سب سے پہلے اون لوگون مین انجیل کی منادی ہوئی اور خود مسیح یہودیون کی نسل سے پیدا ہوا اور آمد مسیح کا وعدہ اونکے درمیان قائم رہا اور برابر اونکے اجداد سے اونھین پہونچتا گیا تو بھی جب کہ

جلاوطنی کے سبب واقع ہوئی تاہم پہلے باب مین جو مذکور ہوا ہے اوس سے دریافت ہوا ہوگا کہ ابتدا مین کلیسا اورشلیم کو غیر قوم کے مسیحیون پر بیقدر اختیار حاصل تھا اور جو حکم کہ جاری اور بزرگ اورشلیم مین جاری کرتے تھے اوسکی اطاعت دور دور تک تو مسیحی کرتے تھے۔

قلۂ کوہ مقدس پر ہیکل یعنی عبادت خانے کے ویرانے کے درمیان قیصر ادریان نے ایک نئے شہر کی بنا ڈالی اور اورشلیم کے نام سے نفرت کر کے یا اسبات کو خیال کر کے کہ جس شہر کا نام نیا اور رومی ہوگا اوسمین کم متمرد باشندے بسینگے اس شہر کا نام بزبان رومی ایلیا قپطلینہ رکھا اس قیصر نے ایک زیادہ تر موثر تدبیر لوگون کے مطیع رہنے کی یہ نکالی کہ اوس نے اوس بستی سے کل اون لوگون کو نکالدیا جنکا نام یہودی تھا اور جو رسوم یہود کی اتباع کرتے تھے اس اخراج مین کلیسائے مختون بھی شامل تھا اور اس جلاوطنی کے باعث وہان ایک نیا کلیسا قائم ہوگیا جسمین کچھ پابندی شریعت موسوی کی نتھی اور اوسمین غیر قوم اور وہ یہودی رہے جو رسوم موسوی سے بالکل دست بردار ہوئے اس کلیسا مین مارقس نام ایک غیر یہودی اسقف بنا اور اوسکے بعد کئی ایک اسقف جلد جلد ہوئے وہ اونھین اسقفون کی طرح کم مشہور تھے جنکا ہم پہلے ذکر کرچکے ہین اونکے نام یوسیبیوس کی تواریخ مین مندرج ہین لیکن سوائے نرسس نام پندرہوین اسقف کے جو تخمیناً ایک سو اسی سن عیسوی مین تھا اور کوئی اونمین سے

کہ جب قیصر تراجان عیسائیون پر ظلم و بدعت کر رہا تھا اوسے پکڑکر روم لیگئے اور وہان اوس نے بہت خوشی اور رضامندی کے ساتھ شربت شہادت نوش کیا۔

انطاکیہ سے روم کو اوسکا جانا تواریخ کلیسا مین ایک عجیب دلسوز قصہ ہے اوسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا بڑے کسی عزت دار توقیر والیکی دہوم دہام سے سواری چلی جاتی ہے نہ کہ ایک قیدی پا بجولان کی قتل کے لیے چلان جاتی ہے وہ جب سلوشیہ سے ازمرنہ مین پہونچا وہان افسس نرلس اور گنہشیہ کے کلیسا ؤن کی جانب سے اونکے اسقف سلام کو آئے اور طرفہ تر یہ کہ ان بندا اسقفونکو امید تھی کہ وہ اس حالتمین اونہین کوئی نعمت روحانی عطا کریگا انہین سے ہر ایک کلیسا کے نام اوس نے ایک ایک خط بھی لکھا اور ایک خط مین شدت اشتیاق شہادت کے اظہار کے بعد یون لکھتا ہے کہ اب مین نے مریدی شروع کی اور جب کہ مجھے مسیح ملسکتا ہے کسی چیز کا بھی خواہ وہ محسوس ہو خواہ غیر محسوس حوصلہ نہین ہے چاہے مین آگ مین جلایا جاؤن چاہے صلیب پر کھینچا جاؤن چاہے درندے مجھپر چھوڑے جائین چاہے میری ہڈیان جدا جدا کی جائین چاہے ایک ایک عضو میرا توڑا جاے چاہے سارا بدن کچلا جاے غرض تمام دنیا کی شیطانی عقوبتون مین بھی پڑون پروا نہین اگر مین عیسے مسیح کو پاؤن افسس سے وہ تریوس کو گیا وہان بھی لوگ اوسی اعزاز و تکریم سے

اس بات کی پیشین گوئی اشعیا نبی نے کر دی تھی بلکہ خود مسیح اور اوسکے حواریون نے یہہ ایک سزا قرار دی تھی ہم لوگون کو اس نتیجہ سے کچھ استعجاب نہونا چاہیے اگرچہ یہودیون کے مقسوم پر افسوس آتا ہے لیکن کچھ چارہ نہین کیونکہ خدا کے کلام کو پورا ہونا ضرور تھا اور وہ ابتک سب بے ایمان یہودیون کے باب مین جو مختلف قومون مین منتشر[۱۱] ہین پورا ہوتا جاتا ہے مگر انجیل کی عبارت سے ہمین امید پڑتی ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب پردہ اوٹھا دیا جائے گا اور سب بنی اسرائیل[۱۲] نجات پائین گے۔

انطاکیہ کا بیان ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ قریب سنہ ۴۲ عیسوی کے پولس اور برنباس نے کلیسیای انطاکیہ کی بنا ڈالی تھی وہان کے باشندے کچھ یونانی اور کچھ اوسی ملک کے لوگ ملے جلے تھے اور اون لوگون کو رسوم یہود کی پابندی نہ تھی اس وجہ سے مذہب عیسوی نے وہان جلد اور مستحکم ترقی کی انطاکیہ مین شام کا حاکم رہتا تھا اوس اوسکی نگرانی کے باعث عیسائیون کی جماعت یہودیون کی خصومت سے محفوظ رہی کچھ شبہہ نہین کہ اس کلیسیا نے اون دنون مین زیادہ تر ترقی اپنے دوسرے اسقف اگناشس کی مستعدی اور سرگرمی کے باعث پائی یہ مذہب مسیحی کا حامی جانباز جو بعض حواریون کا ہمعصر بلکہ کہتے ہین دوست بھی تھا تیس برس سے زیادہ کلیسیای انطاکیہ کا اسقف رہا اور انجام کار سنہ ۱۰۷ع مین

[۱۱] اشعیا کا ۵۳ باب اور متی کے ۲۳ باب کی ۳۸ اور ۳۹ آیت اور اعمال الرسل کے ۲۸ باب کی ۲۵ اور ۲۸ آیت اور رومیون کے خط کے ۱۱ باب کی ۷ اور ۸ آیت ۱۲

[۱۲] رومیون کے خط کے ۱۱ باب کی ۲۵ اور ۲۶ آیت اور قرنطیون کے دوسرے خط کے ۳ باب کی ۱۶ آیت ۱۲

اِن خطوط کے اصلی ہونے کا اعتبار مدت ہوئی کہ کسی کے دل مین جاگزین نہین ہوتا لیکن ہمین کبھی تکرار نہین ہوئی کہ وہ جعلی خطوط تیسری صدی کے آخر خواہ چوتھی صدی کے شروع مین اِڈِسّہ کے دفتر کے درمیان موجود تھے اور یہ صاف ظاہر ہے کہ کسی عیسائی کا کام ہوگا جو دوسری تیسری صدی مین اپنے مذہب کے بانی یعنی عیسیٰ مسیح کی ناموری کی خواہش سے اوسکا مرتکب ہوا بس کم سے کم اسقدر ضرور ثابت ہوتا ہے کہ ملک مسوپوٹامیہ یعنی مابین نہرین مین کیسا جلد مذہب عیسوی رواج پا گیا تھا۔

تیسرا افسس ایشیا کے سات کلیسا جنکو مسیح نے کتاب مکاشفات مین یوحنا کی معرفت پیام بھیجا ہے افسس ازمرنہ برگمس تیاطیرہ سردس فلادلفیہ اور لاودکیہ ہین انمین سے صرف دو یعنی افسس اور لاودکیہ پولوس کی وفات سے پیشتر موجود ہونے کی خبر ہے برگمس اور تیاطیرہ کا بعد ازان بہت کمتر مذکور تواریخون مین پایا جاتا ہے باقی پانچ اور بالخصوص افسس و ازمرنہ ابتدائی جماعتون مین ایمان دارون کی کثرت کے باعث بڑے نامی ہین افسس کا کلیسا جیسا سابق بیان ہوا پولوس نے قایم کیا تھا اور طِمطیوس نے اسقف مقرر ہوکر اوسکا انتظام کیا یوحنا کا پیرانہ سالی مین وہان رہنا اس کلیسیا کا باعث برکت کا ہوا یوحنا کے نسبت کہتے ہین کہ جب ضعیفی کے سبب نماز پڑھانے اور وعظ کہنے سے معذور ہوا وہ ہمیشہ جماعتون کو یون کہکر رخصت کرتا کہ اے میرے بچو آپس مین محبت رکھو اور

[illegible]

اوسکے ساتھ پیش آئے اور اوس نے ایمان والون کی مضبوطی کے لیے اور خطوط
لکھے پھر وہان سے نیولس اور مقدونیہ کے راستے اوسے جلد روم مین کھینچ
لے گئے وہ وہان اون ایام مین پھونچا کہ جب شمشیر بازی وغیرہ کا تماشا ہوتا تھا
اور ظاہرا ایسا ہی مقصود تھا غرض تماشے کے اخیر روز کو اوسے تماشا گاہ مین لیگئے
اور درندے جانورون کے سامنے چھوڑ دیا وے ایکدم مین اوسے پھاڑ کر کھا
گئے چند وفادار رفیق جو اوسکے ہمراہ گئے تھے وہ اوسکی ہڈیون کو جمع کر کے
انطاکیہ مین لائے اور شہر کے پھاٹک کے نزدیک بڑی محبت اور دینداری کی
دلالت کے ساتھ دفن کیا —

اگناشس کے بعد چوتھا اسقف تیاقلس ایک بڑا عالم جو مسیحی ہونے کے
پہلے بت پرست تھا مقرر ہوا اوس نے بہت سی کتابین دین مسیحی کی اثبات اور الحاد کی
ابطال مین لکھین ایسے ایسے لوگون کی ہدایت سے انطاکیہ کے کلیسا نے ترقی اور
توقیر حاصل کی اور قراین حالات سے ہم کہہ سکتے ہین کہ جس مذہب نے شام کی دارالسلطنت
مین رواج پایا ضرور تمام ملک شام مین وہ علی العموم اور آسانی رواج پا گیا ہوگا —

دریای فرات کے پار اور شام کے اوتر پورب کو اسرہی نام ایک چھوٹی سی
سلطنت تھی اور اوسکا دار السلطنت اڈیسہ کہتے ہین کہ خود خداوند مسیح اور وہان کے
بادشاہ ابگرس کے درمیان خط کتابت ہوئی اور یوسیبیوس نے شہر مذکور کے سرکاری
دفتر سے خطوط مذکور نقل کر کے اپنی پہلی کتاب کے اخیر مین درج کیے ہین —

۱۵ اس خط مین ابگرس مسیح کو لکھتا ہے کہ مین نے آپکے معجزون کا حال سنا ہے اور مین آپکی الوہیت کا معتقد ہون ایک سخت بیماری مین مبتلا ہون آپ آکر اوسے دور کیجیے اور اپنے یہودی دشمنون سے بھاگکر میرے شہر مین پناہ لیجیے مسیح نے اس بات پر کہ بغیر دیکھے اعتقاد لایا اوسے دعا دیکر وعدہ کیا [illegible] عبارت [illegible] دونون [illegible] اور مضمون [illegible] معلوم [illegible] خط کا جعلی ہونا [illegible] سواے اوسکے [illegible] سے مطابقت نہین [illegible] ہمارے [illegible] کی [illegible] ایسی بات [illegible] تجویز کرنا مشکل ہے ۱۲

اسقف دیندار پولکرپ تھا وسے اوس عہدسے پیوحنا نے مقرر کیا تھا اور
اوس نے بدیانت انجام دیا یہانتک کہ بیرانہ سالی مین مرقس انتینس کی حیوانیت
اور باشندون کی شقاوت سے وہ کھونٹے مین باندہ کر جلایا گیا جب کہ رومی صوبہ دار
نے اوسے حکم دیا کہ اپنے ایمان سے انکار کرے اور عیسی مسیح کو گالی دے اوس نے
یہی جواب دیا کہ مین نے چھیاسی برس مسیح کی خدمت کی اور اوس نے کبھی مجکو
دھوکا نہ دیا پس مین کس طرح اپنے بادشاہ اور نجات دینے والے کے بہ نسبت کفر بکون
اسکی شہادت کا مفصل بیان کسی دوسرے باب مین ہوگا یہ بات یاد رکھنے کی ہے
کہ جب بت پرستون کے اژدہام نے اوس بڈھے شہید کے قتل کے لیے غل مچایا
اور اپنے ہاتھون سے اوسکے جلانے کا سامان جمع کیا اس خونی معاملے مین سب سے
زیادہ مستعد و سرگرم جیسا کہ اونکا معمول تھا وہی یہودی تھے

ازمرنہ کے پورب پچیس ۲۵ تیس ۳۰ کوس کے فاصلے پر سردس شہر ہے وہا نکے
کلیسا نے ضرور حسن ملامت اور تہدیدون سے جو کتاب مکاشفات مین اوسکے
بانی یوحنا حواری نے اوس کلیسائی سست اعتقادی کے بہ نسبت کی ہین فائدہ
اوٹھایا ہوگا کیونکہ ۱۷۰ عیسوی کے قریب ہم پھر اوسکی خبر ایک عالم اور خوش تقریر
اسقف ملیتو کے تحت حکومت مین ہونے کی پاتے ہین کتاب مقدس کے عہد عتیق
کی فہرست کے لیے جو اول ہی مرتبہ کسی عیسائی مصنف نے مرتب کی ہم اسی اسقف
کے ممنون ہین اور اس بات کے انکشاف کے لیے کہ اوس ابتداے زمانہ مین

اس کلیسا کی قدیم تواریخون مین ایسی کوئی بات نہین ہے جس سے اس نصیحت کا بے فائدہ ہونا متصور ہو فی الحقیقت وہ خط جو اگناشش نے افسس کے کلیسیا کو لکھا تھا اونکی دینداری اور پرہیزگاری اور اونکے اسقف انسمس کی نیکوکاری کا شاہد حال ہے اور یہ بھی ضرور مذکور ہونا چاہیے کہ اوسکے اور خطون سے جو اوسنے اوس زمانہ مین مگنشیہ اور ترلس کے کلیسا والون کو بھیجے تھے کہ جو تھوڑے دنون سے قائم ہوئے تھے صاف ثابت ہے کہ اون اطراف مین اس خیر حواری یوحنا کی وفات کے بعد بھی دین عیسوی برابر ترقی پاتا گیا اون پانچون کلیسا کا وقت تقرر جو پولس کے مقرر کیے ہوئے نہ تھے تحقیق نہین اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا ہی سے اون سب کے جدا جدا اسقف تھے تاہم افسس مقدم گنا جاتا تھا کیونکہ وہ صوبہ ایشیائے کوچک کا دار الحکومت تھا اور وہان کے کلیسا نے خود ایک حواری کی زبان سے ایمان پایا تھا دوسری صدی کے آخر تک اس افسس کے مقدم رہنے کا ثبوت پایا جاتا ہے اور اوسکے اسقف پلوکراتس کی ہدایت بموجب ایشیائی کلیساؤن نے بڑے استحکام اور استقلال کے ساتھ کلیسائے روم کی بیجا دست اندازیون کو روکا ہے۔

چوتھا ازمرنہ اگناشش نے ازمرنہ کے کلیسا کو جو خط لکھا ہے اوس سے یہ بات ظاہر ہے کہ اوس جماعت مین کچھ لوگ بدعت کیطرف مائل تھے اور وہ اونکو انجیل کی اس خلاف تعلیم کی سخت تہدید کرتا ہے اون دنون کلیسائے ازمرنہ کا

(متعلق صفحہ ۷۱)

[illegible]

عیسوی نے شروع ہی سے نشو و نما پایا قلادیوس اپولناریس اسی کلیسا کا اسقف مرقس انتینس کے عہد مین تھا یوسیبیوس لکھتا ہے کہ وہ بڑا نامی ہوا اور اوس نے ایک سالہ دین عیسوی کی تائید اور چند رسالے مذہب یہود اور بت پرستون کی تردید مین لکھنے کے باعث بڑا نام پایا۔

پنتس اور بیطونیہ کے صوبے بحر اسود کی دکھن جانب واقع ہین اونمین کسی کلیسا کے قائم ہونے کا ذکر تواریخون مین نہین ملتا لیکن اتفاقًا اسکا ثبوت ہاتھ لگ گیا ہے کہ اوس شہر کی آبادی کا ایک حصہ کثیر عیسائی تھا اور وہ ثبوت بت پرستون کی تواریخ سے ہاتھ لگا ہے اس باعث محل اعتراض بھی باقی نرہا۔

پلنی خورد کو تراجان قیصر نے پنتس اور بیطونیہ کا حاکم مقرر کیا تھا وہ فرد با اخلاق اور عالم فاضل تھا وہان ڈیڑہ برس اوس عہدے پر رہا عیسائیون کے لیے جو اوسوقت نہایت سخت اور درشت قوانین جاری تھے پلنی نے اونکی تعمیل مین تامل کیا اور خود قیصر کو اس باب مین لکھا اوسکا خط اور قیصر کا جواب یہہ دونون بڑے کام کے نوشتے تاریخ عیسوی کے اوس ابتداے زمانہ کے ہم تک پہونچے ہین ہم دونون کی نقل بجنسہٖ یہان درج کرتے ہین۔

پلنی کا خط۔ شہنشاہ تراجان کو پلنی کی طرف سے سلامت و سعادت

حضرت ہمیشہ سے میری یہہ عادت ہے کہ جس معاملہ مین مجھے کچھ شبہہ ہوتا ہے حضور مین رجوع کرتا ہون کیونکہ جہان مجکو شک واقع ہو یا جہان مجکو ناواقفیت ہو

عیسائی عالمون کی توجہ کس قسم کے مضامین کی جانب راغب و مائل تھی ہم یہان
تواریخ یوسیبیوس سے منتخب کرکے اوسکی چند تصنیفون کے نام درج کرتے ہین تصنیفی
دو کتابین عید فصح مسیحی کی بابت خداوند کے روز یعنی روز یکشنبہ کا بیان حواس کو ایمان کی تعمیت
اصطباغ کا حال حق اور ایمان اور عیسی مسیح کا تولد ازلی پیش گوئی مسافر پروری شیطان یوحنا
کے مکاشفات خدا کا مجسم ہونا اور سب سے زیادہ لائق انتخاب اوس کتاب کا نام ہے جو دین عیسوی
کی تائید مین ہے وہ ایک خط ہے کہ جو اوسنے مرقس انتنینس کو لکھا تھا اور اوسمین اوس قیصر روم کے اون
احکامات کے بابمین جو اوسنے عیسائیون کے خلاف جاری کیے تھے بڑی دلیری کے ساتھ ملامت
کی تھی وہ اوسمین لکھتا ہے کہ ایسے احکام وحشی دشمنون کے لیے بھی جاری نہین ہونے چاہیے تھے

ایشیائے کلیساؤن کا بیان ختم کرنے سے پیشتر یہ بھی کہنا لازم ہے کہ دین
عیسوی کا فروغ اوس ابتدائے زمانہ مین کچھ صرف بحر یونان اور روم ہی کے
ساحلون پر یا اونسے تھوڑے تھوڑے ہی فاصلون پر موقوف نہ تھا صوبہ فروگیہ
کے مشہور شہر ہیراپلیس مین جو افسس سے پچاس کوس سے اوپر پورب ہے
ایک عیسائی جماعت تھی اور دوسری صدی کے شروع مین پاپیاس اوسکا اسقف
تھا پاپیاس نے حواریون کی روایت اور احادیث کے جمع کرنے مین بڑی محنت
اور کوشش کی تھی یہانتک کہ اوسکا ٹھیک لقب ابو الحدیث ہوا ممکن ہے کہ وہ
ضعیف العقل و سریع الاعتقاد رہا ہو لیکن تاہم ہیراپلیس مین اسکا اسقف ہونا اس
بات کے اثبات کو کافی ہے کہ ایشیائے کوچک کے اندرونی علاقون مین بھی دین

متعلق صفحہ ۷۳
اور پیکارپ بھی اپنی طاقت سے زیادہ دوڑا اور بچایا کہ ہمت نہارے ... نام پر گناہ معاف ہین غرض یوحنا نے اپنی شفقت اور ہدایت پدری سے اوسے پھر جماعت عیسائی مین شامل کروایا اور اوسکی جان کو گمراہی ضلالت سے بچایا گو اس روایت کی ہم تصدیق نہین کرسکتے ... ۱۲

۷۴
یوسیبیس اپنی کتاب ... مین لکھتا ہے کہ پاپیاس ... اوسکی بعض روایتین ... ۱۲

فی الحال یہہ خرابی جیسا کہ معمول ہے تدارک ہونے کے باعث اور بھی زیادہ
پھیل گئی ہے اور بہت قسموں سے پیش آتی ہے ایک گمنام سوال گذرا اوسمین
بہت سے آدمیون کا نام مجرمانہ درج تھا اون سبھون نے عیسائی ہونے سے
یا کبھی اوس دین کو قبول کرنے سے انکار کیا اونھون نے میرے ساتہ دیوتاؤن
کی پرستش کا مضمون پڑہا اور آپ کی مورت کے سامنے جو مین نے عمداً اور دیوتاؤن
کی مورتون کے ساتہ منگوالی تھی اونھون نے شراب اور لوبان کے ساتہ قربانی
کی ماسوا اسکے اونھون نے مسیح کو گالیان دین کہتے ہین کہ جو فی الحقیقت عیسائی
ہین چاہے جیسا جبر او پر کیون نہ گذرے کبھی ان امور کے مرتکب نہون گے
اسی باعث مین نے ان لوگون کو چھوڑ دینا مناسب سمجھا اورون نے جنکا نام
ایک مخبر نے بتلایا تھا پہلے تو عیسائی ہونے سے اقرار کیا مگر پھر پیچھے منکر ہو گئے
باقی لوگون نے کہا کہ ہم عیسائی تو ہوئے تھے لیکن تین برس ہوئے ہمنے اوس
مذہب کو ترک کر دیا کسی نے کچہ اس سے زیادہ عرصہ بتلایا ایک دو نے بیس
برس سے بھی زیادہ گذرا بتلایا ان سب نے آپ کے مورت کی اور دیوتاؤن
کے مورتون کی پوجا کی اور مسیح کو گالی بھی دی اونھون نے قبول کیا کہ اونکی
یعنی اون عیسائیون کی خطا خواہ غلطی محض اسقدر ہے کہ وہ روز معین [1] کو صبح
سے پیشتر یکجا جمع ہوتے ہین اور سب لوگ آپسمین باری باری سے تسل خدا کے
مسیح کی حمد مین ایک ایک گیت گاتے ہین اور عبرت انگیز قسمین کھاتے ہین

[1] یعنی روز مقرر و معین یعنی اتوار چنانچہ جسٹن اپنی کتاب مین خصوصاً اپنی اول اپالوجی مین لکھتا ہے کہ تمام عیسائی بالعموم ہر شہر اور اوسکے قریہ جوار کے جا بجا سے یکجا ہو کر سنڈے کو یکجا جمع ہوتے ۱۲ منہ

حضور سے بہتر کون مجھے ہدایت کر سکتا ہے خواہ تعلیم دے سکتا ہے کسی عیسائی[۹۱] کے مقدمہ کی روبکاری کے وقت مین کبھی موجود نہین رہا ہون اسی باعث مین بخوبی واقف نہین ہون کہ کس بات کی اور کہان تک تحقیقات کی جاتی ہے اور سزا دی جاتی ہے اس بات کی تجویز مین بھی مین سخت حیران ہون کہ عمر کے تفاوت پر بھی کچھہ لحاظ کیا جاے یا کہ بچّے اور ضعیف جوان اور مضبوط آدمیون کے برابر تصور کیے جائین توبہ کے لیے موقع دیا جاے یا جو شخص ایک مرتبہ عیسائی ہوا خواہ مخواہ مستوجب سزا ٹھہرا گو اوس نے اوس مذہب کو چھوڑ بھی دیا ہو آیا بغیر کسی تقصیر کے صرف ملقب بہ مسیحی ہونا لائق سزا ہے یا تقصیرین جو صرف اوس لقب سے تعلق رکھتی ہین غرض مجھے ان باتون مین شبہہ ہے۔

اس عرصہ مین جو لوگ بعلت مسیحی ہونے کے میرے سامنے پیش کیے گئے مین نے اونکی بہ نسبت یہہ طریقہ اختیار کیا کہ مین اونسے پوچھتا ہون آیا تم عیسائی ہو اگر اونھون نے اقرار کیا مین اونسے دوبارہ سہ بارہ پوچھتا ہون اور سزا کی تخویف دیتا ہون جو اپنے اقرار پر اصرار کرتے ہین مین اونکے لیے سزایاب[۹۲] ہونے کا حکم دیتا ہون کیونکہ جسکا وہ اقرار کرتے ہین چاہے جیسا قصور کیون نہو اسمین شک نہین کہ متمردی اور ہٹھہ دھرمی کی سزا ہونی چاہیے اور بھی چند آدمی اسی مالیخولیا مین گرفتار تھے رومی شہری ہونے کے باعث مین نے اونکے لیے شہر روم[۹۳] کو روانہ کیے جانے کا حکم دیا۔

جانور بھی جنکا کچھ دنون تک بہت کم خریدار ملتا تھا اب ہر مقام پر بکنے لگے
ان باتون سے بلا وقت خیال مین آسکتا ہے کہ اگر توبہ کرنے والون کا جرم
معاف کیا جاوے کسیقدر لوگ پھر بھی درست ہو سکتے ہین۔

اسکا جواب قیصر نے اسطرح پر لکھا

پلینی کو تراجان کی طرف سے سلامت وسعادت - اون لوگون کے
مقدمات مین جن پر تمہارے یہان مسیحی ہونیکا جرم قائم ہوا ہے اے میرے
پلینی تمہاری کارروائی بہت راست اور درست ہے کیونکہ ایسا کوئی قاعدہ
جسپر عموماً عمل ہو سکے مقرر کرنا ناممکن ہے مسیحیون کی تلاش مین نہ رہنا چاہیے اگر
کوئی تمہارے سامنے لائے جاوین اور اونپر جرم ثابت ہو سزا دینی چاہیے
بہرکیف جو مسیحی ہونے سے انکار کرے اور ہم لوگون کے دیوتاؤن کی پوجا کرنے
سے اوسے بایۂ ثبوت کو پہونچاوے گو اوسپر سابق مسیحی ہونیکا شبہہ بھی ہو تاہم
توبہ کرنے پر اوسکا جرم معاف کیا جاوے لیکن بے نام عرائض نالش کی کسی حالت
مین سماعت نہو کیونکہ وہ ایک خطرناک نظیر ہو جائیگی اور میری سلطنت کے لائق نہین

یہہ خط اس باعث سے اور بھی زیادہ قدر کرنے کے لائق ہین کہ وہ جیسی
ابتدائی عیسائیون کے ایذا پانے کی شہادت دیتے ہین ویسی ہی اونکے فضائل
نیک اعمالیون کی بھی گواہی دیتے چلے جاتے ہین ان باتون کا تذکرہ آگے ہوگا
ابھی یہان ہماری بڑی غرض اون فقرات سے ہے جنسے واضح ہوتا ہے کہ

نہ کسی بد کام کرنے کی بلکہ خلاف اوسکی اس بات کی کہ چوری یا رہزنی یا زنا کبھی
نکرین اپنے قول قرار سے کبھی نہ پھرین جو کچہ گرویا امانت اپنے یہان رکھین
جب مانگا جاوے کبھی اوسکے واپس دینے سے انکار نہ کرین جسوقت یہہ کام ختم ہو جاتے ہین
وہ متفرق ہو جاتے ہین اور پھر کھانا کھانے کو جمع ہوتے ہین اور سب ملکر بے
شور و شر کھا لیتے ہین لیکن جب سے مین نے آپ کے فرمان بموجب لوگون کو
یکجا جمع ہونے کی ممانعت کا حکم مشتہر کیا اونھون وہ سب چھوڑ دیا۔

جب یہہ حال سُنا دو ملازم عورتون کا عقوبت کے ساتہ امتحان لینا جنکو
وہ مددگار کہتے تھے زیادہ تر ضروری معلوم ہوا لیکن سواے خراب اور بدرجہ
غایت تعصب کے اور کوئی نیا امر نہین دریافت ہوا اسیواسطے تمام تجویزین ملتوی
رکھکر مین آپ سے ہدایت چاہتا ہون کیونکہ میرے نزدیک یہ معاملہ نہایت
لحاظ کے لائق ہے بالتخصیص اس باعث سے کہ ایک جم غفیر خطرۂ ہلاکت مین پڑا ہے
بہتیرے ہر عمر کے اور ہر درجے کے کیا مرد اور کیا عورت ملزم ٹھہرائے گئے ہین
اور بہتیرے ٹھہرائے جاوینگے اس تعصب کی سرایت کچہ صرف شہرون ہی پر
منحصر نہین ہے بلکہ قصبات اور قریات مین بھی پہنچ گئی ہے تاہم میری سمجھ مین
اسکا انسداد اور اسکی اصلاح ممکن ہے یہہ امر تحقیقی ہے کہ اب دیو مندرون مین
جو بالکل متروک ہوگئے تھے لوگ زیادہ کثرت سے جانے لگے اور رسومات
مذہبی جو مدت سے موقوف ہوگئی تھین پھر جاری ہونے لگین اور قربانی کے لیے

ف شاید بتخانے مقصود ہین انکا ذکر اسکے پہلے ہوا *

برد ساس اِدِسّہ باوجود دوسری صدی کے ختم ہونے سے پیشتر ہوا ہے ممالک پارتھیہ اور میڈیہ اور فارس اور باختریہ مین مذہب عیسوی کے پھیلنے کا مذکور لکھہ گیا ہے اِن ملکون کے کلیسا کی بہ نسبت تواریخون کی خاموشی اسوجہ سے ذہن مین آتی ہے کہ فارس اور روم والون کے درمیان ہمیشہ لڑائیان ہوا کرتی تھین اور اونکے باعث مشرق اور مغرب کے درمیان آمدورفت اور خط و کتابت کی کمی اور دشواری تھی جیسے ابھی کہین اوپر لکھہ آئے ہین کہ بارتھولومیو اور طامس کی ہندوستان[له] مین وعظ کہنے کی روایت ہے اور ساحل ملیبار پر اُسقف اور قسیسون کا سلسلہ ایام سلف سے چلا آتا ہے بلکہ اونھین دنون سے اوس سلسلہ کا برابر جاری رہنا ہر طرح پر قریب القیاس ہے ــــ

پانچوان ــ اب ایشیا کے کلیساؤن کو چھوڑکر ہم یونان کے کلیساؤن کا کچھ بیان کرتے ہین اور اونمین سے سب سے پیشتر اتھینی کا حال لکھتے ہین یہ شہر حکمت اور فلسفی اور طبع آزمائی اور بحث و تکرار اور نئی نادر باتون کی تلاش مین ڈوبا ہوا تھا دین عیسوی کے قبول کرنے کو اول فروتنی اور طبیعت کی تعلیم پذیری پر ضرور ہے جب اسطور پر عادت خودرائی اور لامذہبی کی ہوگئی خواہ مخواہ لوگونکا دل اوس سے پھر گیا ماسوا اسکے اتھینی بت پرستی کا گویا گھر تھا وہان انسان کے ذہن و ذکا کی بالکل تیزی بے اصل اور نمایشی باطل پرستی مین صرف کی جاتی تھی اسی لیے وہ ایک ایسا مقام تھا کہ جہان انجیل کی سادگی اور ناتراشیدگی لوگون کے مطبوع خاطر

[له] متقدمین مصنفون نے ہندوستان [illegible] اطراف [illegible] *

دین عیسوی کے بانی یعنی مسیح کے مصلوب ہونے سے پچہتر برس کے اندر اور
اوسکے مولد یہودیہ سے تین سو کوس سے اوپر بعید ایک صوبہ مین وہ دین صرف
عوام کو معلوم ہی ہوگیا تھا بلکہ بکثرت لوگون نے اوسکو قبول کرلیا تھا اور اوسکے
سامنے بت پرستی کی قدیم معین رسمین جلد کافور ہوتی جاتی تھین اور یہہ کچہ صرف
یہی نہین کہ تلوار کے زور سے یا ترغیب دنیاوی کے باعث سے ہوا ہو بلکہ بادشاہ
اور رعیت دونون علی التواتر درپے سخت آزار دہی اور ایذارسانی رہے پس جب
ایک دور دراز صوبے مین جہان آمد و رفت بھی لوگون کی کم تھی اور ظاہرا کوئی
حواری بھی نہین پہنچا تھا یہہ حال تھا ضرور اور اطراف و جوانب مین جو بموقع
انسب تھے اور جنکی درستی مین زیادہ تر کوششین کی گئی تھین کم سے کم اتنا تو
درخت ایمان و اعتقاد باور ہوا ہوگا گو رومی عہدہ دارون کے ظلم نے اوسکی خبر
نہ لی ہو اور نیز تو اوسکا نیست و نابود ہی کرنا فرض تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ ایشیا کے اور بھی بہت ملکون مین اوسی ابتداے زمانہ
کے درمیان مذہب عیسوی پہنچ گیا تھا لیکن یہہ کسی خاص ذکر یا روایت سے نہین
بلکہ تواریخون کے عام بیان سے نکلتا ہے عرب کے بعض مقامون مین بالتخصیص
اونمین جو شام سے ملحق ہین دوسری صدی مین اوسنے مضبوط جڑ پکڑی تھی لیکن
یہودیون کی عداوت نے جو بکثرت رومیون کے ظلم سے وہان پناہ گیر ہوئے
تھے اور بدوی قومون کے خانہ بدوش رہنے کی عادت نے اوسے زیادہ پھیلنے نہ دیا

ف بعض ضعیف روایتون کے مطابق حواری اندریاس نے وہان بھی ایمان کی منادی کی تھی

اسی سے سمجھ لینا چاہیے کہ کتنے آدمی عیسائی ہو گئے تھے۔

اس دوسری صدی مین مقدونیہ کے کلیسیا برابر خوشحال رہے قریب سنہ ۱۰۸ء کے پلوکرپ نے جو فلپی والون کو خط لکھا ہے اوس سے کم سے کم اتنا تو ثابت ہے کہ وہ کلیسیا بدستور قائم رہا اور اس بات سے کہ قیصر انتونینس پئیس نے قریب سنہ ۱۵۹ء عیسوی کے اپنے حکم کی نقلین جو عیسائیون کی تکلیف دہی سے باز رہنے کے لیے جاری کیا تھا تسلونیقیہ اور لرِسّہ کے حاکمون کے پاس جہت تعمیل بھیجدین یہہ ثابت ہوتا ہے کہ تسلونیقیہ کا کلیسیا قائم رہا اور ایک کلیسیا لرِسّہ مین بھی جو جنوبی مقدونیہ مین ہے مقرر ہو گیا تھا۔

چھٹا کورنتیہ ۔ دیو مندرون کی خوبصورتی اور بت پرستی کی دھوم دھام اور زیادتی مین یہہ شہر اتھینی سے کسیطرح پر کچھ کم نہ تھا یہان بھی ویسے ہی خوش عیش اور میرزا منش عیاش بستی تھی فرق اتنا تھا کہ یہان والے جسقدر علم اور خودپسندیون مین اور اولی العزمی کے دعویون مین کم مشہور تھے اوسی قدر بلکہ اوس سے بھی زیادہ انھون نے بدافعالیون مین نام پیدا کیا تھا شہوت پرستی اور بعض قسم کی بدکاری بہ نسبت خود رائی اور عقل کی مغروری کے انجیل کے سامنے جلدتر مغلوب ہوتی ہے پس شاید یہہ بھی ایک وجہ ہو جس سے پولوس نے کورنتیہ کو یونان کے اور مقامون سے اپنے رہنے کے لیے بالتخصیص منتخب کیا اس کلیسیا کے ابتدائی چند سال بدنامی سے خالی نہین لیکن وہ بدنامی کسی

ہونیکی کم امید رہ سکتی تھی غرض انہین اور انہین قسمون کے سببون سے بین
عیسوی نے کچھ دنون تک اتھینی مین بہت جزوی ترقی پائی تواریخون مین اسقفون کا
برابر مقرر ہونا البتہ درج ہے اور دیوسیوس اریوپگی کو جو پولوس کے ذریعہ سے
عیسائی ہوا وہان کا اول اسقف لکھا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پبلیوس اسقف
کی شہادت کے بعد ادریان کے عہد مین جب قدراتس وہان کا اسقف ہوا اوسنے
وہان کے کلیسا کو قریب قریب برگشتگی کی حالت مین پایا اور اگر نیا قائم نہین تو البتہ
نئے سر سے اوسے بحال کرنا یقیناً اوسیکا کام تھا اوسکے بعد وہان کے کلیسا نے
ترقی پائی اور آرجن کی کتاب سے ثابت کہ دوسری صدی کے درمیان مین اتھینی
کے عیسائی اپنی دینداری مین مشہور تھے اور اگر علم کا نہین تو اونکی محنت کا یہہ ثبوت
ضرور کافی ہے کہ اونکے مذہب کی تائید مین تین کتابین لکھی گئین انمین سے دو قدراتس
اور اوسکے ہمعصر آرستیدس حکیم نے لکھی تھین اور وہ ادریان کے یا تو نام پر بنائی
تھین یا اوسکو نذر کی گئین اور تیسری سنہ ۱۶۶ عیسوی مین اتھنگرس نام حکیم نے
تیار کی تھی اور ابتک موجود ہے اسکا نام مسیحیون کی وکالت رکھا گیا تھا اور خیال
کرتے ہین کہ شاید سنہ ۱۷۷ کے قریب قیصر مرقس اریلیس اور لوشیس ویرس کے
حضور مین پیش ہوئی عیسائیون پر جو کچھ سختیان گذرتی تھین اور اونکے نسبت
جو کچھ افترا پردازیان ہوتی تھین اس کتاب سے بخوبی منکشف ہوتی ہین اوسمین
لکھا ہے کہ مجسٹریٹ اتنے نہ تھے جو عیسائیون کی سزا ہی کے مقدمات سن سکتے

سنہ ۱۵ … کی تائید … اسکے زمانہ مین موجود تھین چنانچہ اوسکی تصنیف سے انتخاب ذیل قدراتس کی نسبت درج ہوتا ہے اس مصنف کی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ کس قدیم زمانہ [illegible]

وہ اوس ایک خط کے جواب مین ہے جو اولاً کورنتیہ کے کلیسا کی جانب سے لکھا گیا تھا۔

یہہ بھی اوس سے دریافت ہوتا ہے کہ تب تک کورنتیہ مین اسقفیت کا طریقہ نہین مقرر ہوا تھا یہہ سچ ہے کہ دوسرے کلیساؤن کی طرح وہان بھی قسیس اور خادم دین موجود تھے لیکن اسقف کے نام سے کوئی نہین پکارا جاتا تھا اور نہ اسقف کا اختیار کسی کو حاصل تھا مگر کچھہ دنون بعد اسقفی قائم ہو گئی کیونکہ ان حجت تکرارون سے تخمیناً ستر برس بعد ہم دیکھتے ہین یہہ کورنتیہ کا کلیسا ایک دیندار اور فاضل اسقف دیونسیوس کے تحت مین خوشحال اور برسر ترقی تھا یہہ مرد معزز زیادہ تر اون سات خطون کے باعث مشہور ہے جنکا یوسبیوس نے کاتھولک یعنی عام خواہ کلی نام رکھا ہے دو انمین سے روم اور اتھینی کے کلیساؤن کو لکھے گئے تھے دو نکومیڈیا اور اماسترس وغیرہ پنٹس کے کلیساؤن کو لکھے گئے تھے دو جزیرے کریتی کے گورتینا اور نوسس کے کلیساؤن کو لکھے گئے تھے اور ایک نیسیدیمن کے کلیسا کو یہہ ایک اتفاقیہ بات ہے جس سے دین عیسوی کے بتدریج ترقی اور عروج پانیکا ثبوت اچھی طرح سے حاصل ہوتا ہے یعنی اتھینی سے کورنتیہ مین پہونچا کورنتیہ سے نیسیدیمن مین غرض جب ملک پلوپنیشس کے دار الحکومت مین قائم ہو گیا مژدہ انجیل کا قصبات اور قریات مین بھی پہنچا اور اوس جزیرہ نما کے تمام اطراف مین پھیل گیا۔

بدکاری کے باعث نہین ظاہر ہوتی ہے بلکہ حجت وتکرار کے باعث خود حواری پولوس
کے مریدو فرقون مین منقسم ہو گئے تھے ایک تو قیفاس یعنی پطرس کا پیرو تھا اور دوسرا اپلس
معلم کا اور کوئی پچاس برس کے عرصہ مین اس حجت وتکرار کی یہانتک نوبت پہنچی
کہ مغربی کلیسیا نے دوستانہ طور پر اونمین مداخلت کرنا مناسب سمجھا سنہ ٩٥ عیسوی مین
روم کے اسقف کلیمنس نے کورنتیہ کے کلیسیا کو ایک خط لکھا اور قسمت سے یہہ خط
ابتک باقی بچ گیا ہے اور ظن غالب ہے کہ غیر الہامی عیسائی نوشتون[٥١] مین یہہ
سب سے پرانا ہے اسکا کاتب وہی کلیمنس ہے جسکا پولوس نے اسطرح پر ذکر
کیا ہے کہ یہہ بھی میرے ساتھ کے محنت کرنے والون مین سے ہے جنکے نام کتاب الحیات[٥٢]
مین لکھے ہین کورنتیہ والون کی حجت وتکرار بالکل قواعد ودستورات کلیسیائی
سے علاقہ رکھتی تھی اعتقاد مذہبی کے باب مین مطلق نتھی کلیمنس کے لکھنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگون نے کلیمنس کی راے سے ناحق چند عہدہ دارونکو
اونکے عہدون سے موقوف کر دیا تھا اسی باعث بڑا بکھیڑا پڑ گیا تھا غرض اسکے
رفع کرنے کے لیے خط مذکور کے ساتھ روم والون نے پانچ آدمی بھی وکیلون
کے طور پر اپنی جانب سے بھیجے بعض وقت لوگ اس بات کو روم کی
فوقیت کے اثبات مین دلیل کے طور پر پیش لاتے ہین پر اسکے ساتھ بحث
ہو کہ وہ خط کلیسیاے مقیم شہر روم کی طرف سے ہے کچھہ اسقف روم کے
نام سے نہین تحریر ہوا ہے اور اوسکی طرز تحریر نصیحتانہ ہے نہ کہ حکومتانہ اور ریاستانہ

[٥١] شاید ہمکو اوس خط سے استثنا کرنا چاہیے جسکو برنباس کا لکھا بتلاتے ہین ۱۲

[٥٢] فلپیون ٤ باب ۳ آیت

اس افواہ کے دبانے کو کہ خود قیصر نے شہر مین آگ لگا دی نیرو نے اور ونکو
ملزم کرایا اور جو لوگ اپنی گناہون کے باعث عوام کی آنکھون مین مکروہ اور خوار
تھے اور بالعموم کرستیان کے نام سے پکارے جاتے تھے سخت و سنگین سزا کو
پہنچایا اونکا یہہ نام کرسٹس کے نام سے رہا تھا جو قیصر طبیریوس کی سلطنت مین
نائب پنطوس پلاطس کے حکم سے بطور مجرم قتل کیا گیا یہہ خراب دین گو کچھ عرصے تک
دبا رہا مگر پھر زور پکڑنے لگا اور نہ صرف ملک یہودیہ ہی مین کہ جو اس خرابی کی
جڑ ہے پھیل گیا بلکہ شہر روم مین بھی پہنچا جو کچھہ معیوب اور مذموم ہے سب ہر طرف
سے اس شہر مین چلا آتا ہے اور یہان پناہ پاتا ہے اور مدد پاتا ہے پہلے وہ
گرفتار ہوئے جنھون نے اوس فرقہ مین ہونے کا اقرار کیا بعد ازان اونکی نشاندہی
پر ایک جم غفیر سزا کے لائق ٹھہرا اور حقیقت مین نہ بعلت آتش زدگی شہر بلکہ
زیادہ تر اس سبب سے کہ وہ خلقت سے دشمنی رکھتے تھے اونکی قتل کے طریقے
اس طور پر تجویز کیے گئے تھے کہ جسمین لوگ اونکا استہزا اور استحقار کرین بعضونکو
جنگلی جانورون کی کھال پہنا کر کتون سے پھڑوایا بعضون کو صلیب پر چڑہا دیا
بعضون کے بدن مین جلنے والی چیزین لگا کر شب کو بجاے مشعل روشن کر دیا
اور جلکر مرنے دیا اسکے لیے نیرو نے اپنے باغ تماشا گاہ ٹھہرائے اور وہان
گھوڑ دوڑ کے بھی تماشے دکھلائے کبھی اوس اژدہام مین گاڑی بانون کی
پوشاک پہن کر تماشائی کی طرح کھڑا ہو جاتا کبھی خود گاڑی دوڑاتا یہانتک کہ

۱ جس سے ہندی لفظ کرسٹان نکلا ہے ۱۲

ساتوان روم۔ پولوس نے جو اس شہر مین محنت اور کوششین کین سابق مذکور ہو چکی ہین اوسوقت دنیا کی دار السلطنت یعنی روم مین جہان بکثرت قوم یہود کے لوگ بستے تھے دین عیسوی کے جلد جاری ہو جانے کا بڑا بھاری موقع تھا لیکن روم کے عیسائیون کو شروع ہی مین بڑی بڑی مشکلین جھیلنی پڑین سنہ ۵۳ عیسوی مین یعنی قیصر قلودیوس کے عہد مین روم سے یہودیون کو شہر بدر کیے جانے کا حکم صادر ہوا اور یہود اور عیسائیون مین اکثر فرق نہ کیے جانے کے باعث عیسائیون کو بھی یہود کے ساتھ اس بلا مین مبتلا ہونا پڑا چنانچہ یہ حال روم کی تواریخ اور اعمال الرسل مین مذکور ہے۔

کچھ برسون کے بعد اس کلیسیاے روم پر ایک بڑی سہمناک آفت نازل ہوئی اوسکا رومی مورخ طاسطس نے اپنی کتاب مین مفصل بیان کیا ہے اور اس مصنف کی تاریخ نہ صرف خوبی اور عمدگی عبارت کے لیے ہی مشہور ہے بلکہ عموماً صحت بیان اور حکیمانہ تحقیقات کے لیے بھی۔

یہہ اوسمین لکھا ہے کہ تخمیناً سنہ ۶۴ عیسوی مین جب روم کا بہت سا شہر بڑی بھاری آگ لگنے کے باعث جل بل کر خاک ہوگیا شہریون نے افواہ اڑایا کہ یہہ آگ لگانے کا کام خود ظالم اور بدکار قیصر نیرو کا ہے قیصر نیرو نے اس الزام کے رفع کرنے کی بہت کوشش کی لیکن کچھ سود مند نہوئی تب آخر اوس نے وہ بات تجویز کی جسکی نقل بجنسہ طاسطس کی کتاب سے کیجاتی ہے

سنہ ۵۳ (اعمال الرسل کے ۱۸ باب کی دوسری آیت) سٹونیوس ایک رومی مورخ لکھتا ہے کہ قلادیوس نے یہودیون کو اس لیے روم سے نکلوا دیا کہ وہ کرسٹس کے اغوا سے ہمیشہ [illegible] بلوا کرتے تھے

سنہ ۶۴ [illegible] اور یہہ بات بہت ہی مشہور ہے مین سمجھتا ہون کہ رومی یہود اور عیسائیون کو ایک ہی سمجھتے تھے اور عیسائیون کو ایک قسم کے یہودی سمجھتے تھے

سنہ ۶۴ تواریخ طاسطس ۱۵ باب ۴۴

کیونکہ اول تو وسعت شہر اور کثرت آبادی کے باعث اجراے دین عیسوی کو وہان زیادہ تر گنجایش تھی اور نومریدون کی بہتایت بہ سہولیت ہوسکتی تھی دوم یہہ بات مقتضاے مصلحت تھی کہ سلطنت بھر مین جہان کہین جوکم زور عیسائیون کی جماعت تھی اپنی صلاح اور فلاح کی توقع دارالسلطنت سے رکھتی تھی مثلاً کورنتیہ کی جماعت نے وہان والون سے حمایت اور ہدایت چاہی اور وہان کے ایماندارون نے اکثر اوقات اپنے تنگدست اور محتاج بھائیون کو دوسرے صوبون مین مدد زر بھی بھیجی پس یہہ سب باتین ہمارے اوس قیاس کی تائید کرتی ہین غرض اصلی اقتدار اور امتیاز کلیساے روم کا صرف انھین باتون مین یعنی کثرت جماعت عزت و توقیر اور دولت و ثروت مین تھا اور کسی بات مین نتھا بالکل انھین باتون مین تھا اختیار اور حکومت کا دعوی وہان والون نے دوسری صدی کو گذرجانے تک کیا تب تک یہہ دعوی سننے مین بھی نہین آیا۔

اس دعوی کی بنا اوس اختلاف راے پر پڑی جو دربارۂ تعین وقت عید فصح قدیم سے چلا آتا تھا ایشیاے کوچک کے یعنی مشرقی مسیحی عشاء ربانی کی یادگاری کے لیے اپنی عید فصح کو اوسیوقت مانتے تھے کہ جب یہودیون کی عید فصح ہوا کرتی تھی یعنی اول یہودی مہینے کی چودہوین تاریخ کو اور اوسکے تین روز بعد بلالحاظ روز ہفتہ کے مسیح کے جی اوٹھنے کی عید قرار دیتے تھے اور مغربی مسیحی جی اوٹھنے کی سالانہ عید ہمیشہ ہفتے کے پہلے روز یعنی یکشنبہ کو مانتے تھے اور عید فصح اوسکے

آخر لوگ ان پر جو فی الحقیقت گنہگار اور مستوجب سزای شدید کے تھی ترس کھانے لگے کیونکہ وہ کچہ رفاہ خلائق کے خیال سے نہین ہلاک کیے جاتے تھے بلکہ صرف ایک شخص کے ظلم کی خاطر سے

یہہ عبارت جو اوسکی فلسفی کے نام مین بٹا لگاتی ہے طاسطس نے پہلی صدی کے آخر مین لکھی تھی اور تب اس ظلم و زیادتی کو جسکا بیان اوس نے اس زور کے ساتھہ کیا ہے چھتیس ۳۶ برس گذر چکے تھے باوجودیکہ یہہ مصنف عیسائیون سے جو ذلت اور خواری کی حالت مین تھے ناواقف تھا اور تعصب رکھتا تھا تاہم اوسکی اس تحریر سے صاف واضح ہے کہ اونکی جماعت اوس دارالسلطنت مین اسقدر بڑہ گئی تھی کہ ایک جم غفیر سمجھی جاتی تھی اور اونھون نے وہ سخت بے دردی کی کہ جنکے وہ مستوجب تھے ایذا اور تکلیفین برداشت کین کہ جن سے بت پرستون کا بھی دل اون پہ ترس کھانے لگا مشہور ہے کہ پولس اور پطرس اور اوسکی بی بی جیسا کہ سابق مذکور ہوا ہے اس ہولناک حالت کے درمیان مقتول ہوئے تھے۔

اس ایذارسانی سے روم مین اجراے دین عیسوی کے درمیان کوئی دوامی فتور نہین پڑا بلکہ وہ ایک طرح پر کلیسا کی صفائی اور شاید اوسکی جماعت کی زیادتی کا بھی باعث ہوا یہہ خدا کی خدائی ہے کہ ایذا رسانی سے اکثر یہی نتیجہ نکلتا ہے قریب القیاس ہے کہ پہلی صدی کے ختم ہونے سے پیشتر روم کا کلیسا اقتدار اور امتیاز مین سب کلیساؤن سے سبقت لے گیا۔

کیے اور لکھا کہ بھائیو مین پینسٹھہ برس اپنی زندگی کے خداوند کی راہ پر کاٹ چکا ہون
تمام دنیا مین اپنے بھائیون سے گفتگو کرچکا ہون ساری کتاب مقدس پڑھ چکا ہون مین
ان تخویف سے جو ہم لوگون کے لیے ہوتی ہین ذرہ بھی نہین ڈرتا ہون کیونکہ
جو مجھسے بڑھ کر تھے مجھے معلوم ہے کہ وہ کہتے تھے خدا کی فرمان برداری بہتر ہے
انسان سے پلوکراتس کا یہہ لکھنا وکٹر کو بہت ناگوار گذرا اور چاہا کہ اوسکا فریق
فریق مخالف کو اپنی ہم مذہبی سے خارج کردے مگر اوسکا قابو نہ چلا اوس زمانیکے
عیسائیون کے دلون مین خیر اندیشی زیادہ تھی یہہ تعصب کا شعلہ تب تک رومیون
ہی کے دل مین مشتعل ہوا تھا غرض تن تنہا وکٹر نے اس صلح وآشتی کی جڑ کاٹنے پر
جرات کی اور یکبارگی ایشیاء کوچک کی تمام جماعتون کے اخراج کا حکم دیا یاد رکھنا
چاہیے کہ کلیسا مسیح کے آرام وآسودگی مین یہہ پہلی خلل اندازی تھی جو ایک اسقف
رومی کے جانب سے ظہور مین آئی اون لوگون مین سے بھی جنکی راے دستور مذکور
کے باب مین اوسکے ساتھہ متفق تھی بہتون کو یہہ بات ناپسند ہوئی اور یوسیبیوس
کے لکھنے بموجب ایسے بھی تھے جنھون نے اوسکو سخت ملامت کی چنانچہ ایک
اونمین سے بڑا نامی ارنیوس ہے کہ جس نے گالیہ کی جماعتون کی جانب سے اوس تند مزاج رومی
کو لکھہ بھیجا کہ اگرچہ عید فصح کے باب مین اختلاف چلا آیا تاہم عیسائیون کے درمیان
آپسمین صلح رہی بلکہ یہہ رسم رسومات ظاہری کے اختلاف اور بھی زیادہ اس بات کو
روشن اور ہویدا کرتے ہین کہ اعتقاد باطنی مین کیسا اتفاق ہے کہتے ہین کہ اس سبب

قبل کی شب کو قرار دیتے تھے اس اختلاف سے کسیقدر تکلیف ہونے لگی پلوکرپ قریب سنہ ۱۶۰ عیسوی کے اس اختلاف کو رفع کرنے کے لیے روم مین گیا چنانچہ ارینیوس ایسا ہی لکھتا ہے وہان دوستانہ گفتگو بیشی ہی مگر رفع اختلاف نہوا کچھ اوپر ۹ برس بعد یعنی سنہ ۱۹۶ عیسوی مین روم کے اسقف وکٹر نے مشرقی کلیسیا والون کو ایک حکم نامہ بھیجا کہ تم لوگ اس باب مین روم کے دستور کے مطابق کاربند ہو لیکن یہ معاملہ ایسا نتھا کہ اسطرح پر طے ہو جاتا جانبین نے اپنے اپنے دستور کی تائید مین شداید قدیم کے دلائل اور حواریون کے مقولے پیش کیے ایک جانب پترس اور پولوس کا حوالہ دیتے تھے دوسرے یوحنا اور فیلبوس کا اسمین شک نہین کہ زیادہ تر کلیسیا روم کے دستور کے جانبدار تھے اور اسمین تمام مغربی متفق رائے تھے بلکہ مشرقیون مین سے بھی جو اس اختلاف کے بانی تھے اور برملا اسکی تائید کرتے تھے اکثر روم کا دستور چاہتے تھے مگر تاہم ہر ایک کلیسیا کے خود مختار ہونے کا سب کو اقرار تھا اسمین کسیطرح کی کچھ تکرار نتھی اور عیسائیون کے ایک زبردست فریق نے گو شمار مین دوسرے فریق سے کم تھے روم کے کلیسیا کے حاکمانہ احکام کو تسلیم نہ کیا —

افسس کے اسقف پلوکراتس نے ایشیاء کوچک کے اسقفون کی ایک مجلس کی اور وکٹر کو ملائمت کے ساتھ لکھ بھیجا کہ ہم اپنے دستور کو حق جانتے ہین اور اسی کی پابند رہینگے دونو حواریون پر یعنی یوحنا اور فیلبوس پر حوالہ دینے کے سوا اوس نے اوس تحریر مین پلوکرپ اور اور بھی شہیدان دین کے معزز نام درج

سے خبرگیری کی اور اوسکے زمانے مین وہان دین عیسوی نے مضبوط جڑ پکڑی
وہ دور تک پھیلا اور پھر ملک فرانس سے اوسکی بیخ کنی کا کچھ خوف باقی نہ رہا —

ارینیوس نے سنہ ۲۰۲ عیسوی مین وفات پائی وہ ظلم و زیادتی تخمیناً اسکے
پچیس برس پیشتر ہوئی تھی اور لوگون کا گمان ہے کہ پوتھینس جو مشرق سے
انجیل کی بشارت پہونچانے گیا تھا اول شخص تھا جسنے گالیہ مین دین عیسوی کو
رواج دیا اون شہیدون کے نام جنھون نے اوسکے ساتھ شہادت پائی اکثر
یونانی ہین اور وہ خط جسمین اونھون نے اپنی مصیبت اور اذیت کا حال لکھا تھا
اونکے مشرقی بھائیون کے نام تھا سلپیشیس لکھتا ہے کہ ایلپس پہاڑ کے پار صوبون
مین جو لوگ رہتے تھے بہت عرصے کے بعد اونھون نے دین عیسوی قبول کیا
اور گالیہ مین صرف لیونس ایک شہر ہے کہ جسمین دوسری صدی سے برابر سلسلہ
جاری رہنے کا ثبوت کامل ملتا ہے ماسوا اسکے اونکی رسومات عبادت کی مطابقت
سے معلوم ہوتا ہے کہ گالیہ والون نے اپنا اصلی قاعدہ عبادت افسس سے اخذ کیا تھا
نہ کہ روم سے ان باتون سے اون روایتون مین شبہہ ہوتا ہے جنمین گالیہ مین
عیسائی مذہب کا سرایت پانا وقت مذکور سے پیشتر لکھا ہے بہرکیف اتنا ثابت ہوتا ہے
کہ ابتدا سے پوتھینس مبشر کے پہونچنے سے پیشتر دین عیسوی نے وہان بہت کم ترقی پائی تھی

کلیمنٹ اپنے مشہور خط مین لکھتا ہے کہ پولوس نے مغرب کی حد تک وعظ
کہی اور گو شاید اس سے اوسکی مراد صرف ملک اطالیہ سے ہو تاہم بعضے سمجھتے ہین

عیسائی اسقف کا اسطرح پر لکھنا کلیساؤن کے اتحاد اور اتفاق بحال رکھنے مین کسیقدر اثر پذیر ہوا تھا لیکن یہہ مباحثہ نیقیہ کی مجلس تک جو ۳۲۵؁ء مین ہوئی تھی قطعی فیصل نہین ہوا۔

ملک فرانس مین دین عیسوی کے وجود کی پہلی پختہ خبر ہمکو وہان کے عیسائیون کی آفت زدگی سے ملتی ہے کیونکہ جن دنون مین مرقس انتینس نے عیسائیون پر آفت مچائی تھی وینہ اور لیونس کے کلیساؤن نے اپنی مصیبت اور اذیت کا حال ایشیہ اور فروگیہ کے کلیساؤن کو لکھا تھا اور کہتے ہین کہ وہ ارنیوس کے قلم سے لکھا گیا تھا وہ خط بہت عمدگی اور خوبی کے ساتھ لکھا ہے اور قدیم تواریخ عیسائی مین یہہ ایک بڑا عمدہ دلسوز مقام[۱] ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس ظلم اور تعدی کا شروع وہان کے جمہور انام کی دشمنی کا باعث ہوا حاکمون نے دست اندازی کی جلد ہی قیدیون کی کثرت اسقدر بڑھ گئی کہ اس باب مین قیصر سے ہدایت مانگنی پڑی اوسکا فرمان اس مضمون کا آیا کہ جو انکار کرے اوسے چھوڑ دو جو اصرار کرے اوسے قتل کرو اس فرمان سے عیسائیون کے دل مین نئی گرمجوشی آگئی اور اونکے استقلال کو اور بھی مضبوطی ہوئی اونھون نے سخت سے سخت جانی ایذائین بھی بڑے تحمل اور توکل کے ساتھ شادان اور فرحان گوارا کین اور اپنے بھائی عیسائی اور اولاد و احفاد کے لیے ایمانداری کے تحمل اور توکل کی یادگار نقش لائق نشانین دکھلائین اسقف پوتھینس محبس مین مرا اور جب یہہ طوفان جہالت کچھہ فرو ہوا ارنیوس اوس خطرناک عہدے پر مقرر ہوا اوس نے مدت تک مستعدی

[۱] اسکا زیادہ بیان کسی دوسرے باب مین ہوگا ۱۲

اور پنتس اور ایشیہ اور پمفیلیہ کے رہنے والے اور وہ جو ملک مصر مین اور افریقہ کے اطراف مین اور قوریتیہ کے اوس طرف رہتے ہین رومی یہودی جتولی اور مورتانیہ کے لوگ اور ہسپانیہ کی تمام سرحد اور گالیہ کی متفرق قومین اور سواے انکے سرمتیہ اور داشیہ اور جرمن اور اسکوتیہ کی اقوام اور بہت سی قومین اور ملک اور ٹاپون کے رہنے والے کہ جنکا نام بسبب لاعلمی کے نہین لکھا گیا ان سبھون نے دین مسیحی قبول کیا اور پھر لکھتا ہے کہ انگلستان کے بعض اضلاع جہان رومیون کا گذر نہین ہو سکتا تھا مسیح کے تابع تھے۔

ع اور نسخے مین بجاے ملک کے ٹاپو بین لکھا تھا ۱۲

اس عبارت مین فصاحت اور بلاغت کے لیے جو کچھ مبالغہ کیا ہو مگر امر واقعی کچھ بعید القیاس نہین ہے اور نہ کسی اور دلیل سے اوسکی تردید ہوئی ہے پس اسقدر ہم بے کھٹکے نتیجہ نکال سکتے ہین کہ دوسری صدی کی آخر ہونے کے پیشتر ہمارے بزرگ اور مورث انگلستان مین مسیح کے پیرو شمار کیے جاتے تھے اور اس سے زیادہ نتیجہ نکالنے سے ہمکو غرض نہین۔

اسکا کچھ ٹھیک پتا نہین لگتا کہ انگلستان والون کو کہان سے دین مسیحی ہاتھ لگا لیکن ساتوین صدی مین جب کلیساے انگلستان کو اول ہی اول مرتبہ کلیساے روم سے ملنے کا اتفاق پڑا دونون کے درمیان فرق رسومات جو ظاہر ہوا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انگلستان والون نے دین مسیحی کی تعلیم و تلقین ابتدا اگر روم سے نہین پائی تھی کیونکہ وہ فرق زیادہ تر عید فصح کے باب مین

کہ مراد ہسپانیہ سے تھی اور بعضے جزیرہ کا انگلستان سے بھی مراد لیتے ہین ارنیوس صاف لکھتا ہے کہ اوسکے زمانہ مین ہسپانیہ کے درمیان انجیل رایج تھا مگر کچھہ نہین بتلاتا کہ کب سے رایج ہوا اور کس نہج سے رایج ہوا پھر کیف جب سے رایج ہوا ہو اور جس کسی نے وہان اوسکا رواج دیا ہو قدیم رسومات کی مطابقت اور اوسکے بعد کی تواریخ کلیسیا سے یہہ ایک بات یقینی معلوم ہوتی ہے کہ ہسپانیہ کی قدیم جماعت قواعد اور انتظام مذہبی مین بہ نسبت روم کے ایشیا اور گالیہ والون سے بہت مشابہت اور موافقت رکھتی تھی اسی باعث قریب القیاس معلوم ہوتا ہے کہ دوسری صدی کے درمیان ہی مین یونس کے نو مرید اوس روشنی کو جو اونھون نے مشرق سے پائی تھی ہسپانیہ مین لے آئے۔

انگلستان کے کلیسیا کی بھی قدیم تواریخ کا ہسپانیہ کی طرح کچھہ پتا نہین ملتا کیونکہ اگر ہم پترس اور پولوس کے سفرون کی روایت پر کچھہ لحاظ نہ کرین اور اوس حکایت کو بھی متروک کرین جس مین لکھا ہے کہ انگلستان کے بادشاہ لوسیس نے روم کے اسقف الیوتھیرس کی امور دینی مین ہدایت چاہی اور یوسیبیوس کے اس مجمل بیان پر کہ انگلستان مین حواری گئے تھے یقین نہ لاوین تو اول تذکرہ جو تواریخ مذہب عیسائی مین ہماری نگاہ سے گذرتا ہے ترتلیان کی کتاب مین ہے جو اوسنے یہودیون کے برخلاف لکھی تھی اوسمین وہ لکھتا ہے کہ پارتھی اور میدی اور علامی اور مسوپوٹامیہ اور ارمنیا اور فرنگیہ اور کپادوشیہ کے باشندے

نہ تھے اس مین شک نہین کہ وہان یہہ دین اول روم سے گیا کیونکہ اون دونون دارالسلطنتون کے درمیان واسطۂ یکجہتی قائم تھا اور برابر آمد ورفت لگی رہتی تھی دونون جگہہ کے مصنف ایک ہی زبان مین لکھتے تھے اور بعد ازان دونون جگہہ کے کلیساؤن مین ارتباط دوستانہ بنا رہا اور اونکے قواعد عبادت مین بھی عموماً کچھ فرق نہ تھا یہہ سب باتین شاہد حال ہین۔

آٹھوان اسکندریہ۔ قدیم سے اس بات پر اعتقاد رہا ہے کہ مرقس نے اول اپنی انجیل کی منادی اسکندریہ مین کی اور وہان کلیسیا قائم کیے اور یوسیبیس صاف لکھتا ہے کہ وہ اوس شہر کا اول اسقف تھا اور وہی یہہ بھی لکھتا ہے کہ کیا مرد کیا عورت نومریدون کا ہجوم اوسکا وعظ سننے کو شروع ہی سے بکثرت آتا تھا یہہ بھی اعتقاد رہا ہے کہ لوقا اس شہر مین آیا اور گمان کرتے ہین کہ اعمال الرسل اسی شہر مین لکھے گئے اور اسی شہر سے تمام دنیا مین پھیلے اسکندریہ مین دین عیسوی کے جلد پھیل جانے کی آسانی کے لیے بہت سی باتین یکجا ہو گئی تھین یعنی وہان جو کثرت آبادی تھی اوس مین ہر قوم کے اور ہر مذہب کے آدمی بسے ہوئے تھے اور اس باعث سے کسی نئے مذہب کے اجرا مین کوئی عام تعصب کسی طرحکا وہان والونکی جانب سے نہین ہوسکتا تھا ماسوا اسکے وہ بڑی تجارت کی جگہہ تھی اسلیے وہانوالونکی طبع بھی روشن تھی اور وہ شہر اس بات کے لیے مشہور تھا کہ وہان والے ہر قسم کے علوم وفنون کی ترقی مین نہایت کوشش کرتے تھے عقائد فلسفی کیسی ہی ایک

تھے اور اس سے اس بات کی ایک مضبوط دلیل ہاتھ لگتی ہے کہ شروع مین انگلستان کو فرنس سے علاقہ تھا اور اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مثل ہسپانیہ انگلستان نے بھی اپنے ابتدائی کلیسیا کے رکن اپنی رسومات مذہبی اپنے قواعد عبادت اور تقرر عہدہ ہاے دینی سب گالیہ سے حاصل کیا اور اگر فی الحقیقت ایسا ہی ہوا تو خواہ مخواہ وہ عید فصح کی بحث مین رومی فریق کے جانب ارنیوس کے ہو جانے سے پیشتر ہوا ہوگا —

دوسری صدی کے آخر مین ایک قسیس کرتھاگو کا ترتلیان اپنی کتاب تائید کے شروع ہی مین عیسائیون کی تکالیف اور اونکے اقتدار کی شہادت دیتا ہے اور یہہ بالتخصیص کرتھاگو والون کی نسبت اوسکا بیان معلوم ہوتا ہے کہ جو بت پرستون نے فریاد مچائی کہ بالکل ملک عیسائیون سے بھر گیا دہات قلعے جزیرے سب عیسائیون سے بھر گئے تمام قسم کے آدمی کیا مرد اور کیا عورت کیا بڈھے اور کیا جوان کیا ادنے اور کیا اعلے سب عیسائی ہوئے جاتے ہین یہان بھی ہمکو خبر نہین کہ افریقہ کے اس حصہ مین مذہب عیسوی کیونکر پہونچا اور نہ ہمکو ترتلیان کے زمانہ تک اوسکے وہان وجود کی بھی کوئی معتبر خبر ملتی ہے لیکن ترتلیان کے لکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر اوس سے پیشتر نہین تو اوسکے زمانے مین تو وہ وہان عموماً جاری ہوگیا تھا اور یہہ امر اوسکی تائید کرتا ہے کہ ۲۱۵ عیسوی مین جو کرتھاگو کے درمیان مجلس ہوئی اوسمین ستر سے کم اسقف

انیانس وہانکا اسقف مقرر ہوا اور پھر اوسکے بعد جو اسقف مقرر ہوئے اکثرون کے نام لاطینی[۱] ہونے کے باعث خیال ہوتا ہے کہ روم اور اسکندریہ کے درمیان جو سلسلہ ملکی حکومت کا جاری تھا وہی کلیسیائی حکومت کا بھی جاری رہا۔

ڈیپسکس نام ایک رومی مورخ نے جو سنہ ۳۰ عیسوی مین ہوا تھا اپنی تواریخ مین قیصر آدریان کا ایک خط اوسکے سالے کے نام مرقومہ سنہ ۱۳۴ عیسوی کہ جب اونھین دنون مین وہ قیصر اسکندریہ مین آیا تھا درج کیا ہے اوس خط مین اتفاقاً ہمکو اسکندریہ کے عیسائیون کی کچھ خبر لائق سننے کے ملگئی ہے غرض وہ خبر اوس خط مین وہ قیصر اسطرح پر لکھتا ہے کہ مین نے مصر والون کو ہر جگہہ متزلزل اور متلون مزاج پایا سراپس[۲] کے پوجنے والے مسیحی ہین اور جو بھی اسقف کہلاتے ہین سراپس کو پوجتے ہین نہ کوئی یہودیون کی جماعت کا سردار ہے نہ کوئی وہان سامری ہے نہ کوئی مسیحیون کا قسیس ہے نہ کوئی وہان منجم ہے نہ کوئی فالگو ہے اور نہ کوئی تیل لگانیوالا[۳] ہے اگر خود مسیحیون کا صدر اسقف مصر مین آوے کچھ لوگ تو سراپس کی پوجا کرنے پر اوسے مجبور کرین گے اور کچھ مسیح کی یہانکے آدمی نہایت مفسد اور متمرد ہین اور بدرجہ غایت مغرور اور گستاخ تاہم شہر دولتمند اور آباد ہے اور بیکار وہان کوئی نہین رہتا اونکا ایک ہی خدا ہے اور اوسی کو مسیحی اور اوسی کو یہودی اور اوسی کو تمام بت پرست پوجتے ہین کاش اس شہر مین لوگون کے اخلاق پاکیزہ ہوتے کیونکہ وہ اپنی عظمت کے باعث ملک مصر کا صدر ہونے کے لائق ہے

[۱] یعنی رومی ۱۲

[۲] مصر والون کے ایک بت کا نام تھا ۱۲

[۳] یعنی بت پرست مصریون کے بت کا پجاری ۱۲

دوسرے سے مختلف کیون نہون وہ بسہولت اونھین مان لیتے تھے اور مطابق کر دیتے تھے اور توہمات اور تحقیقات دونوںمین ہر قسم کے اختراعات کو بہت آزادی سے دخل دیتے تھے گو ہمین شک نہین کہ اس قسم کے مزاج مین کئی باتین غیر مفید مطلب تھین اور بعد ازان نتیجہ بھی اوسکا خراب نکلا لیکن تاہم اوسکے باعث بہتون نے بلا جانبداری اون مذہبی جدید باتون کی تحقیقات کی اور اوسکے عقائد کے معتقد ہوئے قطع نظر اس سے اسکندریہ مین جب سے اوس شہر کی بنا قائم ہوئی یہودی بکثرت بستے تھے اور اونکے وطن پر جو مصیبت پڑی تھی اوسکے باعث برابر بڑھتے جاتے تھے اور دوسرے ملکونکے یہودیون کی نسبت کم تعصب اور آزاد طبع گنے جاتے تھے پس ان یہودیون کے باعث اور بالتخصیص کتاب مقدس کے عہد عتیق کے ترجمہ سپتواجنٹ[۵۷] کے باعث جو وہان خوب رائج اور ہر فرقہ کے عالم و فاضل کے مطالعہ مین رہتا تھا مذہب یہود اور سچے خدا کی علمیت اور ظہور مسیح کے انتظار اور پیش گوئیون کی واقفیت جیسی اسکندریہ مین عموماً پھیل گئی تھی اور کسی بت پرست شہر مین یعنی جو شہر یہود کے نہ تھے دکھلائی نہین دیتی تھی اور لوگون کے دل انجیل قبول کرنے کے لیے کسی قدر تیار ہوگئے تھے ہماری یہہ دعوی نہین ہے کہ سب نے اوسے مطلق پاکی کے ساتھ قبول کیا یا اوسکے مطلب اور بے بہا فائدون کو پورا ذہن نشین کر لیا لیکن اس بات کی شہادت موجود ہے کہ بہتون نے ایمان لا کر اصطباغ پایا اور مرقس راقم انجیل اور اوسکے جانشینون کی پاک ہدایت سے رفتہ رفتہ ایک معزز اور معتقد جماعت بن گئے مرقس کے بعد

[۵۷] سپتواجنٹ کلام کا وہ ترجمہ ہے جو کتاب مقدس کے عہد عتیق کا زبان یونانی مین مسیح سے دو تین سو برس پیشتر شہر اسکندریہ مین ہوا تھا گمان کرتے ہین کہ اوسکو بہتر یہودی احبار یا حکیمون یعنی بزرگون نے ترجمہ کیا تھا یا اونکے اہتمام مین وہ ترجمہ ہوا تھا اور ایسلیے [illegible] اوسکا نام [illegible] سپتواجنٹ [illegible] [illegible] ستر [illegible] سترہ [illegible] [illegible] [illegible] ۷۲ [illegible]

فاضل نہین نکلا اور دوسری صدی کے درمیان تک بجز اسقفون کے نام کے جو
یوسبیوس نے اپنی کتاب مین درج کیئے ہین اور کچہ حال کلیسیاے اسکندریہ کی
تواریخ کا ہم لوگون کو بہت کم دریافت ہوا ہے —

پانتینس حکیم جو قریب ۱۸۰ء کے بت پرستی کا اسطوئکی مذہب چھوڑکر عیسائی ہو گیا تھا
کئی سال تک اس سوال جوابی مدرسہ کا مہتمم اور باعث رونق رہا یہانتک کہ کچہ لوگ
ہند سے وہان اسکندریہ مین اوسکے پاس آئے اور عرض کی کہ مذہب مسیحی کے
معلم وہان روانہ فرمایئے ہند کے معنی مین اس مقام پر اختلاف ہے کسی نے
اوس سے ملک حبش مراد لی ہے کسی نے ملک عرب اور کسی نے بھارت ورش
جہان گنگا بہتی ہے ممکن ہے کہ یہہ پیغام رسان یہودی ہون کیونکہ بہتیرے
یہودی اون دور دراز ملکومین بھی جا بسے تھے اور اونسے کب ہو سکتا تھا کہ
اوس اختلاف مذہبی کے جانب سے جسنے تمام سلطنت روم کو زیر و زبر کر رکھا تھا
اور ابتداءً ملک یہودیہ سے اوٹھا تھا بنبہ درگوش ہو بیٹھیں —

پانتینس نے اونکی عرض قبول کی اور بذات خود اونکا معلم ہوکر روانہ ہوا
اس بات کی ہمکو اطلاع نہین کہ اوسکی سعی اور کوششون کا کیا ثمرہ اور کیا نتیجہ
حاصل ہوا لیکن اگر وہ جیسا کہ کچہ لوگ باور کرتے ہین صرف دریاے نیل کے ملک
بالائی مین ظہور پذیر ہوئین تو اسبات کا ثبوت ملتا ہے کہ اوس صدی کے
قریب الاختتام ہونے پر ملک تھیبس مین دین مسیح کے معتقد بکثرت ہوگئے تھے

اس بدکار فیلسوف قیصر کی اس گستاخانہ بیہودگی پر کہ سراپس کے مذہب کو مذہب
مسیحی کے برابر کردیا ہم لوگون کو خفا ہونا چاہیے اور نہ تعجب کرنا چاہیے ان
تمام خلاف نویسیون مین سے کہ جو خود بخود ظاہر ہین ہم لوگون کو ایک ضروری
حقیقت دریافت کرلینی چاہیے یعنی انسے یہہ بخوبی ثابت ہے کہ مسیح کے جی اوٹھنے
سے تلوہی برس کے اندر اسکندریہ مین جو روم کے بعد سلطنت رومی مین اول
درجے کا شہر گنا جاتا تھا بہت سے باشندے دین مسیحی مین آگئے تھے اور شاید
ہمارے اس نتیجہ نکالنے مین کسی طرح کی رو و رعایت نہ سمجھی جائے گی کہ اگر زیادہ
نہین تو اسکندریہ مین مسیحیون کا شمار بت پرستون سے کم بھی کسی طرح نہ تھا۔

ایک اور بھی امر لائق تذکرہ کے ہے اور اوسکے باعث اسکندریہ کے
ابتدائی کلیسیا کی اور بھی قدر بڑہتی ہے یعنی تولد مسیح سے پیشتر زیادہ تر علم و حکمت
یونان سے اسکندریہ مین چلا گیا تھا اور اس وجہ نہ وہ صرف ترقی تجارت
مین بلکہ علم و حکمت مین بھی مشہور اور نامی تھا اوسوقت کے عیسائیون نے تعلیم کو
ضروری سمجھا گو اوسکے مقصود اور وجب حدود مین اونکے درمیان اختلاف تھا
کہتے ہین کہ یوحنا حواری نے افسس کے درمیان ایک مدرسہ بنایا اور پلوکرپ نے
ازمرنہ مین اور مرقس نے سوال و جواب کا مدرسہ اول اسکندریہ مین قائم کیا غرض
یہہ مدارس چاہے جسنے بنائے اور قائم کیے ہون اس مین شک نہین کہ مذہب
کے پھیلانے مین بہت کارآمد ہوئے گو مدت تک اونمین سے کوئی بڑا نامی عالم

باب تیسرا

ابتدائی کلیسیا کی شمار و اصول و ضوابط و اخلاق کی بابت

باب دوم پر نظر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۰۰ عیسوی سے پیشتر دین مسیحی سلطنت روم کے اکثر صوبونمین پہونچ گیا تھا اور بہتون مین بخوبی پھیل گیا تھا اگر اور کوئی مضبوط تر دلیل ہمارے پاس نہوتی بھی بت پرستی کی قدیم تواریخ کے ثبوت جو کہین کہین اتفاقیہ ہاتھہ لگ جاتے ہین یعنی طاسطس اور سوٹونین کی شاہدی جنکا ابھی آگے تذکرہ ہوگا پلینی اور آدریان کے خطوط اور قیصرون کے فرمان جو عیسائیون کے معاملون مین بطور ہدایت اور دستور العمل نافذ ہوئے مسیح کے نام کی تاثیر اور اوسکے دین کی پایداری ثابت کرنیکو بہت کافی تھی۔ یہہ بیشک ایک واقعہ تاسف خیز ہے کہ خداے قادر کے انتظام عجیب سے جو انسان کے دائرہ ادراک سے باہر ہے وہی امت جسکے پاس حق کا پیغام خدا نے اول ارسال کیا اوسکے تسلیم کرنے سے نہایت مستکرہ تھی دیکھو سب سے قدیم اور جانی دشمن اس دین کے یہودی تھے اور حواریون کے تمام کلیسیاؤن مین سب سے زیادہ بے رونق وہی اورشلیم کا رہا لیکن حافظ حقیقی نے اس دین کی اوسکے بدو زمانہ مین حفاظت کی، اوسکی اصلیت پایۂ ثبوت کو پہونچائی اور اوسکے جفا کارونکو سزا دی تاکہ پاک پیش گوئی پوری ہو اور پشت در پشت

اور یوسیبیوس لکھتا ہے کہ سویرس نے اونپر تلوار چلائی اور اونھون نے بڑی شان کی شہادت دکھائی جروم لکھتا ہے کہ جب پانٹینس اون ملکون مین پہونچا اوس نے دیکھا کہ وہان بارتھولما حواری نے پیشتر ہی سے عیسی مسیح کی آمد کا مژدہ متی کی انجیل مقدس کے بموجب پہونچا رکھا ہے وہ اوس انجیل کو جو عبرانی مین لکھی تھی اسکندریہ مین واپس لایا۔

مدرسۂ اسکندریہ مین پانٹینس کا جانشین کلیمنس اسکندری ہوا اسکی تحریر اور تصانیف نے علوم دین مسیحی کی تواریخ مین ایک نیا زمانہ قائم کیا کلیمنس کا جانشین اُرجن ہوا لیکن اُسکی شہرت کا تذکرہ تیسری صدی سے متعلق ہے یہان صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ان عیسائی عالمون کے دماغ مین کچہ کسیقدر حکمت اور فلسفی کے تصورات سمار ہے تھے اور وہ اونکو انجیل سے مطابق کرنا چاہتے تھے ماسوا اسکے جو لوگ اوس حکمت اور فلسفی کے قائل تھے اونکی صحبت کا بھی اثر کہانتک نہوتا اسی باعث اونھون نے اکثر اپنے مذہب کی شکلون کو غلط طور پر دکھلایا ہے۔

دین مسیحی کے پھیلنے کی ابتدا سے متعلق یہہ وہ واقعات ہین کہ جنکو ہم براہ تیقن و تحقیق بیان کر سکتے ہین اور خیالی باتین اور مہمل روایتین اور قصص و حکایات کلیتاً متروک کرکے ہمنے ایسے ہی واقعات پر اپنی اس تواریخ کا مدار رکھنے کا عزم بالجزم کیا ہے۔

گلیتیہ اور پنطس اور بیتھونیا کے تمام زرخیز صوبون مین اور بحر ایجین کے تمام ساحلون مین آبادی بکثرت عیسائیون کی تھی اور یونان کے بلکہ بالعموم سلطنت روم کے تمام بڑے شہرون مین عیسائی پھیل گئے تھے شہرون سے ہر جگہ دین مسیحی رفتہ رفتہ مثل شعاع آفتاب قصبات و قریات مین پہونچا اور باعث درستی اخلاق اور حصول امید و رحمت ہوا اور اس طرح پر ہر ایک کلیسیا کے گرد ایک ایک حلقہ ایماندارون کا بن گیا اور وہ حلقے جہان جہان جیسی جیسی عقل و تمیز اور مستعدی و سرگرمی مرکزون مین نمودار ہوئی بتدریج بڑھتے چلے گئے۔

بعض شخصون کو تعجب ہوگا کہ جب دین عیسوی سلطنت روم کی تمام آبادیون مین جو شائستگی کے لیے مشہور تھین اسقدر جلد پھیل گیا کیا باعث کہ اوس زمانہ کے بت پرست مورخون نے اپنی کتابون مین اون عیسائیون کی صرف اوڑتی سی خبرین درج کین اور اونکا تذکرہ گویا محض بالائی سمجھا لیکن اوسکا رفع کرنا سہل ہے یعنی شروع مین جو لوگ عیسائی ہوئے تھے سب اوسط درجہ اور ادنے اقسم کے تھے وہ لوگ دولت و حشمت سے اور علم و حکمت سے کم سروکار رکھتے تھے کہ جنکے دلون مین پہلے ہی پہل اس دین کی جڑ جمی اور پھر کیسی مضبوط اور مستحکم ہوکر پھیلتی چلی گئی

خود ہمارے خداوند مسیح نے اپنی دعوت کے بیان مین فرمایا ہے کہ

۱ انجیل غریبون کو سنائی جاتی ہے اوسکے وعدے سیدھے اور محتاج آدمیون کی سمجھ اور احتیاجون کے زیادہ موافق اور مناسب ہین بہ نسبت سیانون ساختیون

۱ متی ۱۱—۵ لوقا ۴—۱۸ ۱ کر ۱—۲۶

دوام کے لیے ایک سند بنی رہے جسٹن شہید اپنے عیسائی ہوجانے کی وجوہات مین یہودیہ کی ویرانی بھی ایک وجہ درج کرتا ہے اور صرف ایک قوم کی نمرادہی سے تمام دنیا مین ہر طرف و جانب یہہ حیات ابدی کا انجیل پھیل گیا ہے۔

یہہ بھی لائق تذکرہ ہے کہ یونان اور ایشیا کے یہودیون کی بہ نسبت اسکندریہ کے یہودی دین مسیحی سے کم مخالفت رکھتے تھے اور یہہ خصوصیت کچھ کسی عام میلان طبیعت کے باعث جو قومی پرستش پر غیر قومون کے دین اور رسوم کے جانے کا جہانگیر ہو رہا تھا اسقدر نتھی کہ جسقدر روشن ضمیری کے باعث جو علوم غیر ملکی اور فلسفی افلاطونی سے وہان اونکو حاصل ہوئی تھی اور جس سے اور جگہہ کے یہودی زیادہ تر محروم تھے اور اسکندریہ کے یہودیون کی نرم مزاجی کا یہہ بھی ایک بڑا سبب تھا کہ اونکو اپنے لیے اسکندریہ کے پاس لیونتوپولس مین ایک ہیکل بنا لینے دیا تھا چنانچہ اوس سے اونکا تعلق اورشلیم سے کم رہا اور اونکا وہ نرالاپن رفع ہوکر اونکے تعصبات مین بالکل فرق آگیا۔

ابتداے عروج دین مسیحی مین انطاکیہ کا کلیسیا بلاشبہہ سب سے زیادہ رونق پر تھا اسمین کسیطرحکا شک نہین لیکن جب وہ زیادہ پھیلا روم اور سکندریہ کی آبادی اور مقدرت نے اوسکو دبالیا تاہم شام مین انطاکیہ کا کلیسیا سب پر مقدم تھا اور اسی طرح ایشیای کوچک مین افسس کا کلیسیا مدت تک بنا رہا۔

ملک شام سے ساحل بحر اسود تک ایشیای کوچک اور قلیقیہ اور فرگیہ اور

ایک یونانی مشرقی صوبون مین اور دوسری لاطینی بالعموم مغربی صوبون مین
اس سلطنت کا عرض پندرہ[1] سو میل تھا اور طول تین ہزار[2] میل اور اسمین کئی
سلطنتین اسکے تابع تھین جب تک کہ خشکی اور تری کی راہ آنے جانے مین کمال
آسانی اور کفایت وقت نہو ایسی بڑی بھاری سلطنت کو سمبھالنا اور اتنے
مخالف ملکون کو اکٹھا تابع رکھنا ممکن ہے اسی خیال سے فتحیاب رومیون نے
سڑک اور پلون کے بنانے مین کمال چالاکی اور مستعدی کی غرض[3] یہی سڑک
اور پل جو استحکام سلطنت اور فوجون کی روانگی کے لیے بنائے گئے تھے
اوس سے عمدہ تر کام یعنی ترقی تجارت کے مدد و معاون ہوئے اور اوس سے بھی
زیادہ تر اوس مین کہ جسکا اونکے بنانے والون کو کبھی وہم بھی نہ گذرا ہوگا یعنی
اجراے مذہب عیسوی مین کام آئے اوس زمانے مین سلطنت روم کے ہر حصص
و قطعات کے درمیان بآسانی اور بکثرت آمد و رفت اور خط و کتابت جاری
تھی قدیم زمانون مین یعنی جہالت اور بے تمیزی کے دنون مین یہہ بات ناممکن
تھی اور یہی باعث تھا کہ مذہب عیسوی کے ظہور کو چند ہی سال گذرے ہونگے
کہ اوسکے پیرو اور معتقد ہر اطراف و جوانب مین دکھلائی دینے لگے اور حواری
اور واعظ انجیل مژدہ روح افزا لیکر وہان پہونچ سکے کم زورون کو زور آور و نکا
سہارا ہوا محتاجون کو دولتمندون کا آسرا پہونچا ناواقفون نے اپنے علم والے
بھائیون سے مدد پائی دور دور کے صوبون کے کلیساؤن مین بھی باہم اتحاد

گبن لکھتا ہے کہ سلطنت روم مین ایک سرے کا عرض ایک ہزار میل طول دو ہزار میل تھا

کی خود پسندی اور تکبر دولتمندون کی الوالعزمی کے فخر و غرور اور مزاج سے سنا اور مان لیا مگر بڑے آدمیون کے دولتخانون مین تب تک نام بھی عیسا مسیح کا نہین پہونچا مصنف اور حاکم اوسوقت وہی عالم اور بڑے آدمی تھے پس مصنفون نے تو بیچارے گمنام عیسائیون کو داغ لگایا اور حاکمون نے اونکو حقیر اور مبتذل مجرمون کی طرح عذاب اور عقوبت کو پہونچایا غرض دین عیسوی کا اجرا جن شکلون سے شروع ہوا اونمین یہہ بہت ضروری تمام لوگون کے ہمیشہ یاد رکھنے کے لائق ہے جو اوسکے حقیقت حال کو کماینبغی دریافت کیا چاہتے ہین اور اوسکے اصول استحکام اور اسباب گمنامی کو صحیح صحیح سمجھا چاہتے ہین۔

دین عیسوی کے جلد پھیل جانے کے سبب چند قسم کے ٹھہرائے گئے ہین کئی اونمین سے درج کیے گئے اور کئی مواقع مناسب پر آگے درج کیے جائینگے بہرکیف یہہ کہنا کہ قادر مطلق نے جو اپنے تمام امورات دنیاوی اپنے بندون کے وسیلے سے انجام کو پہونچاتا ہے اپنے اس امر اہم یعنی اجرائے دین عیسوی کے انجام مین ایسے وسیلون کو بالکل متروک کیا اونکے وجود ہی مین تکرار کرنا خواہ اونکے تاثیر کی کم قدر کرنا نہ مقتضائے عقل ہے اور نہ مناسب حال۔

جہانتک دنیا مین شائستہ اور تربیت یافتہ قومین بستی تھین اجرائے دین عیسوی کے شروع زمانہ مین سب سلطنت روم کے اندر یا اوسکے زیر اختیار تھین اور اوس بڑی سلطنت مین دو زبانین بہت زیادہ بولی جاتی تھین یعنی

اول قرنتیون کو ۱ — ۲۶ و ۲۸ ۔ ۱۲

شام مصر ایشیاے کوچک اور یونان مین دوسری صدی ختم ہونے سے پیشتر ہی عیسائی لوگ ایک جزو اعظم گنے جاتے تھے فی الحقیقت یہہ تصور کچہہ بلا وجہ قوی نہین ہے کہ دین مسیحی کی جڑ اون ملکون مین ایسی مضبوط ہوگئی تھی کہ اونھین ملکون کے کسی ظالم یا جفا کار کے اوکھاڑنے سے اوسکا اوکھڑنا حیز امکان سے باہر تھا غرض اون ناکمل تواریخون کی بلا جانب داری جانچ سے جو اونس ماننے کی ہم تک پہونچی ہین اِن باتون کا ثابت ہونا غنیمت ہے کہ ایسا کوئی مذہب نہین ہے جو مذہب عیسوی کے مانند حکام اور سلاطین وقت کی توجہ اوسکی جانب ہونے سے مدتون پہلے اسقدر پایدار اور لازوال ہوگیا ہو اور خوبی یہہ کہ توجہ بھی ہوئی تو اوسکی ایذا رسانی اور تخریب کے جانب۔

غرض یہہ تو نتیجے معمولی تواریخون سے نکالے گئے ہین اور اعمال و افعال انسانی اور حالات و واقعات طبعی کی نظر سے قریب القیاس ہوگئے ہین لیکن اگر ہم اُس سے برتر طاقت اور کاملتر قدرت کا تذکرہ جسکا بالعموم کلیسیاے قدیم کو اور بلکہ اوسکے بعد بھی کلیسیا کو دعوی رہا ہے اس مقام پر نکرین تو یہہ بیان ناتمام رہجائیگا واضح ہو کہ اس مسئلہ کی توضیح مین کہ کرامات دکھانے کی قدرت جو کلیسیا کے اوائل مین تھی کب موقوف ہوئی مختلف مصنفون نے مختلف زمانے ٹھہراے ہین لیکن اگر اونکے دلائل و براہین کی محققانہ جانچ کی جاے بجز زمانہ اولین کے اور سب زمانون کا دعوی اس باب مین ہکو بیا تو

کی راہ و رسم بنی رہی مشنری[1] لوگ مشرق سے مغرب کو بھیجے گئے اور
نومریدون نے حواریون کے قائم کیے ہوئے کلیساؤن سے نوشت خواند
کے سلسلے بے خوف و خطر جاری رکھے[2]

مشرق اور مغرب کے بڑے بڑے شہرون مین جو علوم و فنون کی قدر
ہوتی تھی وہ بھی دین عیسوی کے پھیلنے مین مدد و معاون ہوئی لوگ لکھنا پڑھنا
سیکھتے تھے اور اونکے دل اخلاق اور فہم و ادراک کی باتین جانتے جانتے
مطالب روحانی کے غور و مطالعہ کے لائق کسیقدر تیار اور بلند ہوگئے تھے
جہالت اور بے تمیزی کے دنون مین آدمی کے خیالات اور تصورات محدود
رہتے ہین اور تعلیم اور تدریس کے وسیلے بھی ناقص اور یہی باعث دین مسیحی
کی شہادت اور اوسکی تواریخون کی حفاظت کا ہوا اوس وقت کی کتابین ہمیشہ
فرنگستان والون کے مطالعہ مین رہی[3] ہین اور دانائی اور خوبی کا نمونہ سمجھی جاتی
ہین اور اسیطرح بہتیری دلیلین پہلوؤن سے دین کے پاک ہونے کی اور شروع
ہی مین اوسکے غلبہ پانے کی دو ہزار برسون کا عرصہ گذر جانے پر بھی ہمپر عیان ہین
اون دنون کے مشنری لوگون کی دلسوزی اور جان فشانی اور اونکے
نومریدون کا ضرب المثل پاک اخلاق اور پرہیز اور کلیساؤن کا اتحاد اور ضبط و
ربط ترقی دین مسیحی کا سبب اور باعث تھا اس پر سب کو اتفاق ہے اور انھین
باتون سے یقین ہوتا ہے کہ کم سے کم سلطنت روم کے مشرقی صوبون مین یعنی

[1] مذہب عیسوی کے پھیلانے کے لیے جو شخص بھیجا جاوے ۱۲

[2] مثلاً لیانس کا کلیسیا جسے ایک یونانی مشنری پوتھینوس نے قائم کیا تھا اور جسنے برابر ایشیا کے کلیساؤن کے ساتھ نوشت و خواند کا سلسلہ جاری رکھا ۱۲

[3] ... تحت ... اور خلفا کے تحت مین ... کے مطالعہ مین بھی رہی ہین اور ... سلیمان بہ نسبت ... سلیمانون کے یونانی تالیفین فصاحت و دانائی کی ... قدر ... ۱۲

حواریون کے ہمعصر بزرگون کی کتابون مین اور جو اونکے جانشین ہوئے
اونکی کتابون مین کوئی تذکرہ حواریون کا یا نبیون کا یا تشریح و تعبیر
کرنے والون کا یا کسی اور عہدہ دار کا ایسا نظر نہین پڑتا کہ جس سے کرامات اور
معجزون کا وقوع مین لانا مشرح ہوتا ہو بعد ازان دوسری اور تیسری صدی
مین جو عیسائی مصنف ہوئے وہ جب کبھی کچھ تذکرہ اس قسم کی طاقت اور
قدرت کے ہونے کا کرتے ہین تو مہمل طور پر کرتے ہین شاذ و نادر اوسکے کام
مین لائے جانے کی کوئی خاص مثال دیتے ہین اور اگر دیتے بھی ہین تو اوس
قسم کے کرامات اور معجزون کی کہ جسمین زیادہ تر غلط فہمی اور غلط بیانی ممکن
ہے مثلاً بیمارون کا چنگا کرنا یا شیطانون کو کسی کے جسم مین سے نکالنا مزید بران
اگر ہم ذرہ بھی اوس حد سے تجاوز کرین جو کتب الہامی مین درج ہے پھر تواریخ
مین کہان ممکن ہے کہ کوئی بھی زمانہ اوس طاقت اور قدرت کے موقوفی کا
مقرر ہو سکے لیکن جبکہ ہم نے اوس طاقت اور قدرت یعنی کرامات اور معجزون کے موقوف
ہوجانے کی وہ حد قائم کی ہماری غرض یھہ نہ سمجھنی چاہیے کہ پھر اوسکے بعد
خدا تعالےٰ نے اپنی خاص قدرت کاملہ سے اپنے ایماندار آفت رسیدہ بندون
کی مدد دہی سے کچھ واسطہ ہی نہین رکھا اور شاید اس قسم کی مدد دہی کے بیان
جن پر ہمارا زیادہ شک و شبہہ نہین ہوتا وہ ہین جن مین مشنری لوگون کو اپنا
پاک کام انجام دینے مین تائید الٰہی پہونچنے کا تذکرہ کیا ہے بہرکیف اس در میان

برابر ماننا پڑے گا یا برابر اون سے انکار کرنا پڑیگا وہ طاقت اور قدرت جو بلاشک حواریون نے اپنے بعض جانشینون کو جو اونھین کے بعد ہوئے عطا فرمائی تھی گمان ہوتا ہے کہ اون پاک جانشینون کو اونکے عہدے کے اختتام تک روشنی بخشتی رہی اور اونکے امتیاز و نمود کا باعث ہوئی اور مذہب عیسوی کی بنیاد مستحکم کرنے مین نہایت کارآمد ہوئی لیکن یہہ تجویز عقل مین آتی ہے کہ اون جانشینون کے بعد پھر وہ کرامات اور معجزون کی تائید کلیسیا کو بہیئت مجموعی خواہ کسی شخص کو بحیثیت عہدے کے حاصل نہوئی بہرکیف اوس زمانے کے بعد جو سب کراماتین اور معجزے وقوع مین آئے بتلاتے ہین اونکو علیحدہ معمولی طور پر جانچنا چاہیے اور اونکی تصدیق خواہ تکذیب کا انحصار اونکے دلائل اور ثبوت کے درجہ پذیرائی پر رکھنا چاہیے۔

خداتعالےٰ کی مرضی مطابق انجام پانے کے لیے جسقدر جس کام مین کرامات اور معجزے غیر ضروری دکھلائی دیتے ہین اوسی قدر وہ بعید القیاس بھی متصور ہوتے ہین اور ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ جو کرامات اور معجزے حواریون سے اور اونکے ہمعصرون سے جنکو ویسی ہی طاقت اور قدرت عطا ہوئی تھی اور جنمین سے بعض بعض چالیس پچاس برس تک حواریون کے بعد جیتے رہے ظہور مین آئے اونسے بنائے کلیسیائے عیسوی ایسی مستحکم قائم ہوگئی تھی کہ پھر اوس طاقت اور قدرت کے بحال اور برقرار رہنے کی کوئی ضرورت باقی نرہی ماسوا اسکے

۷ دیکھو اوس گریخنے والی فوج کا معجزہ جسکو ایک زمانہ مین سب باور کرتے تھے جب اس طور پر بلا جانبداری جانچا گیا تو اب اوسکو کوئی بھی نہین مانتا اور یہی حال اور بھی بہتون کا ہے۔

حواریون کے ساتھ کلیسیا کے کام مین ایک قسم کے خادمان دین مدد دیتے تھے جو نبی کہلاتے تھے وہ روح القدس کے زور سے تعلیم دیتے تھے اور اون پر کبھی کبھی الہام الہی بھی نازل ہوتا تھا جب دین کی ترقی کے لیے اس قسم کے عہدہ معلم کی ضرورت باقی نرہی اونکا سلسلہ منقطع ہوگیا اور معلوم پڑتا ہے کہ پہلی صدی کے ختم ہونے سے پیشتر ہی جب کلیسیا نے مضبوط اور مستحکم ہوکر ایک پایدار اور مستقل شکل پیدا کی اور کرامات اور معجزون کے مدد امداد کی کچھ ضرورت باقی نرہی وہ بالکل موقوف ہوگیا ــ

پہلے باب مین کچھ تذکرہ عہدہ دیاقون یعنی خادم دین کی اصلیت کا ہوچکا ہے لفظ دیاقون کے معنی ہین کارکن یا خادم اور اس معنی مین بعض وقت حواریون کے عہدہ سے بھی اشارہ کرتا ہے لیکن یہہ اصطلاح صرف بطور مجمل ہوسکتی ہے ورنہ دیاقونون کا عہدہ بالکل علیحدہ تھا اور خاص ایک کام کے لیے مقرر ہوا تھا تاہم یہہ بات یقینی ہے کہ شروع ہی شروع مین دیاقون کے عہدہ سے صرف کھانا بانٹنے ہی کا کام متعلق نہ تھا کیونکہ لکھا ہے استیفن نے برملا دین عیسوی کے برحق ہونے پر بڑے جوش و خروش سے نہایت ہوشیاری کے ساتھ لاجواب مباحثہ کیا اور ماسوا اسکے اوس نے لوگون کو کرامات اور معجزے بھی دکھلائے ساتھ ہی یہہ بھی صاف ہے کہ کئی برسون تک غریبون کی خبرگیری اسی عہدہ کے متعلق رہی یہانتک کہ جب کلیسیا کے خزانے کا کام اسقف کے سپرد ہوا اور بقدر

ایک بات بڑی ضروری ہمیشہ قابل یاد رکھنے کے ہے یعنی دین عیسوی کے برحق ہونے سے اور اس مباحثہ کے فیصلے سے ہرگز کچھ علاقہ اور سروکار نہین ہے۔

اب ہم اوس ابتدائی کلیسیا کے ضوابط اور انتظام کا کچھ بیان کرتے ہین اور اسمین جسقدر تفتیش کیجاے گی ہمکو کوئی نشان اوہام و وسوسون کے دین کا نہ ملے گا بلکہ خلاف اوسکے مضبوطی اور لازوالی کے یقینی پیش نما دکھلائی دینگے عیسائیون کی ابتدائی جماعتین کلیسیا کہلاتی تھین شروع مین جون جون سب پھیلتا گیا یہہ جماعتین بھی متفرق پھیلتی گئین اور سب آپسمین پوری ہمدرجہ اور خودمختیار تھین اکثر اونکا انتظام پرسبیٹر یعنی بزرگ برضامندی جماعت حواریون کی ہدایت بموجب کرتے رہتے تھے دو کلیسیاؤن خواہ مجموعۂ کلیسیاؤن کا البتہ ذکر ہے کہ جنکا حواریون نے مہتمم مقرر کیا اور اونھین کو عہدہ دارون کے مقرر کرنے اور عقائد دینی کے ٹھیک جاری رکھنے کا اختیار دیدیا شاید اس قسم کے کوئی اور بھی کلیسیا رہے ہون مگر بجز انکے باقی سب کلیسیاؤن کے راہ نما خواہ سقف جب تک جیتے رہے خود حواری بنے رہے اور وقتاً فوقتاً اونکے اس دنیا سے اوٹھ جانے پر نامی گرامی عیسائی بھائیون مین سے منتخب ہوکر اونکے جانشین ہوتے گئے لیکن حواری کے نام یا نعمت الہام کے لیے نہین بلکہ اوس معلم متبرک کے کلیسیائی کام انجام دینے کے لیے جسنے کلیسیا قائم کیا تھا۔

مسیح کے آسمان پر صعود کرنے سے تیس۳۰ برس یا شاید کچھ زیادہ برسون تک

پٹمس سے لوٹنے کے بعد اسقف مقرر کیے اور جن لوگون کے لیے روح القدس
نے اشارہ کیا اونکو درجۂ پادری دیگر خادم دین مقرر کیا اس عبارت سے یہہ
البتہ نکلتا ہے کہ اشخاص مذکور فی الواقع اس کام کے لیے مخصوص ہوئے اور
یہہ علیحدگی حواریون کے حکم سے ہوئی لیکن تاہم اسکا کہین کچھ صاف مذکور نہین
ہے بہرکیف پادریون کا علیحدہ فرقہ ہونے کا ذکر نہ صرف کپریان بلکہ اوسکے سابقین
یعنی ترتلیان اور ارجن اسطرح پر عموماً درج کتاب کرتے ہین اور اوسکو طریق دین
عیسوی کا ایسا ایک جزو ضروری ہمیشہ تصور کرتے ہین کہ اگر اوسکی اصل بنای طریق
دین عیسوی سے نہو ہمین شک نہین کہ اوسکی قدامت لوگون کی یاد سے باہر ہے
اور کہین کسی کتاب مین درج نہین الغرض قرین قیاس یہہ ہے کہ شروع ہی شروع
مین نو معتقد عیسائی جو حواریون کے یہودیہ سے باہر جانے کے پیشتر نجات کی
خوشخبری پھیلانے کو نکلے اونکو یہہ کام کہ مسیح کی منادی اور انجیل کا اشتہار کرین
بالتخصیص عموماً سپرد ہوا لیکن ساتھہ ہی یہہ بھی یقینی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ انتظام
تھوڑے دنون کے لیے قائم رہا جون ہی کسی جگہہ مین نو مریدون کا شمار جماعت
یعنی کلیسیا کی بنا ڈالنے کے واسطے کافی ہوا کوئی اسقف یا قسیس تاحیات اوس
کلیسیا کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوگیا پس علیحدگی جسکی گفتگو پیش ہے اوسکا یہی
تقرر نشان ہے۔

حواریون کے بعد پہلے زمانہ مین اسقف اور قسیس کے درمیان اونکے

روپیہ جو خیرات کے لیے مقرر تھا انھین دیا تو نون کے ہاتھ سے خرچ ہوتا رہا
بہر کیف اوس ابتدائی کلیسیا کے عہد مین روحانی کام کسقدر انکے ذمہ تھے
اسکا دریافت کرنا ایسا سہل نہین ہے اگناشئیس بڑی تکریم کے ساتھ اونکا ذکر
کرتا ہے اور ایک مقام مین لکھتا ہے کہ یہہ دیاقون اسرار مسیح کے کارپرداز ہین اور
کپریان بیان کرتا ہے کہ اونکو حواریون نے مقرر کیا تھا اور اونکو اپنی اسقفیت
اور کلیسیا کا خادم ٹھہرایا تھا منیقیہ کے جلسہ مین انکا نام اسقفون کا ملازم رکھا ہے
یہہ یقینی امر ہے کہ اونھین صرف اسقف مختص اور مقرر کرتے تھے پرسٹیراون پہ
ہاتھ نہین رکھتے تھے کسی کسی گرجا مین وہ انجیل سنانے کے مجاز تھے اور عشاء
ربانی کی تقسیم مین وہ سب جگہہ مدد دیتے تھے لیکن اوسکے مختص کرنے کے کام
سے کچھ علاقہ نہین رکھتے تھے بعض اوقات یہہ لوگ پادریون کے قدیمی مجالس
دین مین موجود دکھلائی دیتے ہین کلیسیا کے اوس زمانے کی تواریخون مین دیاقونیون
کا بھی تذکرہ ملتا ہے قریب القیاس ہے کہ وہ بیوہ رہی ہون اور غریب اور مفلس
عورتون کو خیرات تقسیم کرنے کے اہتمام مین مشغول ہوئی ہون تاکہ اس کام مین
محل اتہام و بدنامی باقی نہ رہے۔

پادری لوگون کے فرقہ پر اور لوگون سے علحدہ رہنے کی اصلیت کے باب مین
بڑی گفتگو ہوئی ہے بعض کہتے ہین کہ عیسائی کلیسیا نے یہہ رسم گویا یہودی کلیسیا سے
ابتدا ہی مین اخذ کی اور کلیمنس الکزنڈرینس صاف لکھتا ہے کہ مقدس یوحنا نے

اور انتخاب کے لیے قطعی غرض اسقف کا تقرر کامل اور ناطق ہوتا تھا پھر کسی
ملکی حاکم یا اسقف سے بڑہ کر کسی دینی عہدہ دار کی منظوری کا محتاج نہین
رہتا تھا خلاصہ یہہ کہ ہر کلیسیا اپنے کامون کے اندرونی انتظام مین دراصل خود
مختار تھا ایک دوسری کے تابع نہ تھا۔

غرض یہہ سب کلیسیا جو اسطرح پر قائم ہوئے اور جنکا نظم و نسق اسطرح پر
ٹھہرایا گیا گویا خودمختار دینی جماعتون کا ایک مجموعۂ متحدہ تھا کہ اکثر اطراف سلطنت
روم مین جابجا منتشر ہو رہا تھا لیکن ہمیشہ آپس مین میل موافقت کے ساتھہ سلسلۂ
آمد و رفت و خط و کتابت کا جاری رہتا تھا وہ شیرازہ کہ جس سے یہہ سب اوراق
متفرق بندھے ہوئے تھے کتب مقدس کا ایک ہی قانون یعنی فہرست سبھون مین
تسلیم و مقبول ہو رہا تھا اس حالت کا پہلا ہی تبدل و تغیر شاید دوسری صدی کے
درمیان ظہور مین آیا کیونکہ جسقدر مسیحیون کا شمار بڑہا اور دور دور تک پھیلنے لگے
خواہ مخواہ عقائد اور ضبط و ربط مین فرق پڑنے لگا اوسکا انسداد بجز کسی قسم کی عام
مجلسون کے کچہ آسان نہ تھا اسی نظر سے اس زمانہ کے درمیان (بشرطیکہ اوس
مجلس کو جو حواریون نے جمع کی تھی شمار مین نہ لائین) اس قسم کی اول مجلس منعقد
ہوئی ان مجلسون مین یا تو صرف اسقف رہتے تھے یا اونکے ساتھہ کچہ قسیس بھی ہوجو
ہوتے تھے یہہ ہر ایک اپنی اپنی جماعتون کے وکیل بن کر آتے تھے ان مین بڑا
چھوٹا کوئی نہ تھا اور نہ کوئی اپنے کسی خاص کلیسیا کی کسی بزرگی کے تصور سے

درجے اور اختیار مین کیا فرق رہا ہمین اختلاف راے ہے اور یہان اس
امر کے بحث کی گنجایش نہین پس اوس زمانہ کو چھوڑکر اوسکے مابعد زمانہ کا حال
جب ہم تواریخون مین دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ جہان تک دنیا مین عیسائی
تھے سب جگہہ کلیساؤن کا انتظام اسقفی تھا اسقف اپنے قسیسون کے اوپر
تھا اوس کا درجہ انتظام کلیسا مین اول گنا جاتا تھا بعد اوسکے دوسرا درجہ
قسیسون کا اور پھر اونکے بعد تیسرا درجہ دیاقونون یعنی خادمون کا بغیر قسیسون
کی مجلس کی منظوری حاصل کیے نظم ونسق کے معاملون مین اسقف کو کچہ اختیار تھا
اور اگر کچہ رہا بھی ہو تو ایسا قلیل کہ اوسکا کچہ شمار نتھا اور قسیسون کی مجلس کو بغیر
شمول اسقف کچہ بھی کسی بات کا اختیار نتھا اور جو کام محض روحانی ہوتا تھا
مثلاً قسیس وغیرہ خادمان کمتر درجہ کا مختص اور مقرر کرنا اور عشاء
ربانی اور اصطباغ دینا اوس مین اسقف خود اختیار کلی رکھتا تھا دینی خدمت
کے لیے کسی کو مختص کرنے کا کام صرف اسقف کا تھا لیکن ظن غالب ہے کہ
رسم اختصاص مین جب اسقف کسی پادری کے سر پر ہاتھہ رکھتا تھا چند قسیس بھی
اوسکے ساتھہ اوسپر ہاتھہ رکھتے تھے اسقف کا عہدہ عمر بھر کے لیے ہوتا تھا اور
کلیسا کا خزانہ اور اوسکا جمع وخرچ کل اوسکے حوالے رہتا تھا اسقفی کے لیے
منتخب کرنے مین قسیس اور اوسسے کمتر درجہ کے پادریون کے ساتھہ کل جماعت
برابر اختیار رکھتی تھی اور اونکا وہ اختیار کچہ صرف شہادتانہ نہ تھا بلکہ قاضیانہ

بہت اعلی میٹروپولیٹن یعنے صدر سقف ہوا اس اتفاقی عہدے کو اوس مجلس
نے اپنے استمراری امتیاز کا باعث بنایا اور اوس امتیاز کو کافی نہ سمجھا تا وقتیکہ
حکومت بھی اوسکے ساتھہ حاصل ہوئی ماسوا اسکے خادمان دین جو اہل مجالس
تھے حقیقت مین کلیسیاون کی طرف سے صرف وکیل ہوکر آتے تھے اس سے
زیادہ اور کچھ نہ تھے لیکن ممکن ہے کہ کبھی کبھی جب وہ مجلسون سے اپنے
گھر گئے ہون کچھہ اختیار جو اونکو ہیئت مجموعی یعنی باجلاس کونسل حاصل تھے فرداً فرداً
کام مین لائے ہون عیسائیون کے درمیان حکومت اُسقفی کی غیر مزاحمت پذیری
اور عظمت کے باب مین جرچا تو ہر قسم کا ہو ہی رہا تھا لیکن اسقفون کو اپنی حقیقی
طاقت اور نفع بالاشتراک بھی سے معلوم ہوا کہ جب سے وہ مجلسون مین کام کرنے
لگے اور یہی باعث تھا کہ اونھون نے اس قسم کے دعوے پیش کرنے پر دل چلایا
اور اپنے علاقہ کی حکومت مین علو شان کو دخل دیا غرض اسیطرح سے وہ طریقہ
جو کلیسیاون کے دینی اور روحانی فائدہ کے لیے اختیار کیا گیا تھا رفتہ رفتہ
اونکے فائدہ دنیاوی کا باعث ہونے لگا جو کلیسیاؤن کے حاکم و منتظم تھے اور
خادمان دین عیسوی کی قدیمی خاکساری اور فروتنی کو خراب کر دیا یھہ تغیر و
تبدل دوسری صدی کے آخر مین ظاہر ہونے لگا اور تحقیق ہے کہ اسی زمانہ
مین خادمان دین کے بگڑنے کی شکایتین پہلے ہی پہل بدلطفی کے ساتھہ سننے مین
آئین جس دم سے خادمان دین کا فائدہ فوائد دین سے کسی قدر علیحدہ ہونے لگا

اپنی بزرگی خواہ برتری کا دعوی کرتا تھا اس مجلس کا نام سندس رکھا گیا تھا وہ لفظ یونانی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح پر سلطنت روم صوبون مین منقسم تھی اسی طرح ابتدا اگر ہر صوبہ کے لیے ایک مجلس مقرر ہوئی در اصل یہہ مجلسین بالکل جمہوری تھین کلیسیا جنکے وکلا جمع ہوتے تھے ہم رتبہ تھے اور خود وکلا اپنے پاک عہدۂ اسقفی کے لیے کل اپنی اپنی جماعتون کی کثرت راے سے منتخب ہوتے تھے پس مجلس کے مشورہ مین سب برابر تھے جو کچھ قاعدے اور قانون ان مجلسون سے جاری ہوتے تھے صوبے بھر مین جہان جہان کے وکیل جمع ہوکر اون مجلسون مین آتے بطور آئین کلیسیا مانے جاتے تھے اور اکثر وہ عموماً مشتہر کیے جاتے تھے اور دوسرے صوبے والون کو بھی اوس سے اطلاع دیجاتی تھی اور اسطرح پر سب کلیسیاؤن مین جو آپس کے درمیان معاونت اور مکاتبت کا سلسلہ جاری رہتا تھا کسیقدر اتحاد اور اتفاق کا ایک بڑا باعث تھا اور ان تمام متفرق جماعتون کو اوس ایک کلیسیا مین مجتمع رکھتا تھا جسکو اوسی قدیم زمانہ مین کتھلک چرچ یعنے کلیسیاے عامہ کہنے لگے تھے۔

ان مجلسون کے بڑھنے سے کچھ قباحتین بھی نکلی تصور کرتے ہین سب سے مقدم یہہ تھی کہ انتظام دینی مین درجے اور رتبون کا اضافہ ہونے لگا کیونکہ جون ہی دریافت ہوا کہ صوبہ کی مجلسون کے لیے میر مجلس کا دباؤ درکار ہے صوبہ کی دار الحکومت کا اسقف اوس عہدہ پر ممتاز ہونے لگا اور اوسکا خطاب

تکرار سے چند آدمی اوسکے ہونے کے مقر اور معتقد ہین اور وہ اپنی راے مین اول
حواریون کی جماعت کو خانقاہون کے انتظام کا نمونہ تصور کرتے ہین لیکن اگر انجیل کے
کسی مقام سے یہہ ثابت ہو کہ کلیسیا اورشلیم کے ابتدائی نو مریدون کے درمیان
اس قسم کی شراکت فی الواقع موجود تھی ہم کو مجبوری اوسکے اور مقامون سے
یہہ نکالنا پڑے گا کہ نہ صرف وہ تمام کلیسیا کا ایک عام قاعدہ کبھی جاری نہ تھا
بلکہ دوسرے کلیسیاؤن مین جو اور اور جگہہ قائم ہوئے تھے نہ وہ پسندیدہ ٹھہرا اور
نہ اوسکی کچہہ خبر بھی یہہ بات عیسائیون کی الہامی کتابون سے بالعموم پایۂ ثبوت
کو پہونچتی ہے اور اظہر من الشمس ہے کہ مرد و عورتون کی ایسی جماعتون کا وجود
جنمین یہہ قاعدہ مشترک جایداد و ملکیت کا جاری ہو ممکن نہین کہ کچہہ دنون رہ سکے
اصل حقیقت اسکی یون دریافت ہوتی ہے کہ لوگ خادمان دین اور غریب و محتاج
عیسائیون کو بخوشی خاطر اور اپنی پوری خواہش سے اونکی گذر اوقات کے موافق
خیرات دیتے تھے اور ہر طرح پر سب آپسمین بھائیون کی مثال ایک دوسرے کی
مدد اور رفع احتیاج کیا کرتے تھے اور یہہ بات کچہہ صرف کلیسیاؤن ہی کے درمیان
نہ تھی بلکہ اوسکا ہر فرد بشر آپسمین ایک دوسرے کے ساتھہ اسیطرح کا برتاؤ رکھتا تھا

خداوند کا دن یعنی اتوار ✤ ہفتہ کے پہلے دن یعنی روز یکشنبہ کو عیسائیون
نے شروع سے عام عبادت اور بندگی کے لیے تقدیسانہ مخصوص رکھا تھا کیونکہ
اوس روز ہم لوگونکا نجات دہندہ مُردے سے جی اوٹھا تھا یہہ دینداری کا دستور

اوسی دم سے تصور کرنا چاہیے کہ دین عیسوی مین خرابی پڑنی شروع ہوئی اور
اس مین بھی شک نہین کہ اسقفون کے اختیار اور حکومت کی ترقی خوف وخطر
اور تکلیف وضرر کے وقت مین عیسائیون کی ساری جماعت کے لیے نہایت
کارآمد ہوتی تھی اور ایسے وقتون مین عموماً وہ اختیار اور حکومت دینداروں کا
استقلال اور استحکام درست رکھنے اور اونکا دل اور ہمت بڑہانے کے لیے کام
مین لائی جاتی تھی۔

خادمان دین کی حکومت اور اقتدار کا سب سے قدیم حربہ اختیار اخراج
تھا یعنی جو مجرم توبہ کرنے سے انکار کرتا تھا اوسکو کلیسیا کی جماعت سے خارج
کر دیتے تھے چنانچہ پولس نے ایک حرام کار کے بہ نسبت کرنتھیہ کے کلیسیا کو ہدایت
کی تھی کہ اس خراب آدمی کو اپنے درمیان سے خارج کرو اسیطرح پر دیتی ارائی انجیل
کے خلاف تعلیم کے باب مین حکم دیتا ہے کہ جو شخص دو مرتبہ نصیحت کرنے پر بھی
بدعتی رہے نکال دینا چاہیے یہہ اختیار ابتدائی عیسائیون کے نہایت کام کا تھا
کیونکہ اسکے وسیلے سے اکثر اونکو بت پرستون کے سامنے اپنے اخلاق کی
پاکیزگی ظاہر کرنے کے لیے موقع مل جاتا تھا لیکن پھر ہم سب کو معلوم ہے کہ
جب یہہ ہتیار ضعیف العقل اور تند خو آدمیون کے ہاتھ مین پڑا اور توہم اور
غرضمندی اور حوصلہ داری کی راہ سے چلنے لگا کیسا خطرناک ہوگیا۔

عیسائیون کی درمیان ملکیت کے کبھی محض بالاشتراک ہونے مین بہت

پہلی دونون عیدین انھین کی پاک یادگاری کے لیے مقرر کین[۱۱۹]۔

روزہ ✤ وہ ایک روز جو اوس قدیم زمانہ کے مسیحیون نے روزہ کے لیے رکھا تھا مسیح کے مصلوب ہونے کا تھا لیکن کلیمنس کی کتاب کے ایک مقام سے یہہ بات نکلتی ہے کہ دوسری صدی ختم ہونے سے پیشتر اسکندریہ مین روزہ رکھنے کے لیے ہفتہ مین دو روز یعنی چہارشنبہ اور جمعہ مخصوص کیے گئی تھے ترتلیان لکھتا ہے کہ یکشنبہ کے روز کوئی عیسائی یہانتک کہ کوئی مُنتقی بھی روزہ نہین رکھتا تھا روزہ رکھنے کی ممانعت کبھی کسی کو نہ تھی اور اُسقفون کو اختیار تھا کہ جب کوئی خاص وجہ ہوتی اپنے علاقہ مین روزہ رکھنے کا عام حکم دیتے جسٹن اوس سے بھی پیشتر لکھتا ہے کہ رسم بپتسمہ کے لیے جماعت اور نومرید دونو روزہ رکھکر تیار ہوتے تھے غرض ان باتون سے خواہ مخواہ ہمکو یہہ نتیجہ لینا پڑیگا کہ اوس قدیم زمانہ مین بھی اس قسم کی نفس کُشی کار ثواب سمجھی جاتی تھی لیکن اعتدال کے ساتھ عمل مین آتی تھی بعد کے زمانون کی سی باطل سختی اور سختی اوس مین کچھ نہ تھی۔

نئی باتون کی ایجاد ✤ قریب القیاس ہے کہ رسومات دینی سے وہ ابتدائی سادگی دوسری صدی کے ختم ہونے سے پیشتر ہی کسیقدر گھٹ گئی اور بت پرستون کی خاطرداری کے سبب کئی ایک نئی باتین ایجاد ہوئین کیونکہ بت پرستی اب بتدریج عیسوی مذہب کے مقابلہ مین تنزل پر تھی گویا اونہین

[۱۱۹] سابق کے حاشیہ مین [illegible] ... اصل [illegible] ثابت نہین ہو سکتی ... شہادت ہے ۱۲

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

حواریون کے خاص حکم بموجب مقرر ہوا تھا اور کلیسیای اورشلیم کی اقتدا پر
اور بھی سب جگہہ جاری ہوا اوس روز لوگون کو جو جمع ہوتے تھے کتاب مقدس
کا کوئی حصہ پڑہ کر سنایا جاتا تھا شروع سے یہی دستور جاری تھا۔
عبادت کا ابتدائی طریقہ عموماً اسطرح پر معلوم ہوتا ہے کہ اول سب ملکر
دعاے عام مانگتے تھے پھر ایک دیاقون یعنی خادم دین کتاب مقدس کا
کوئی حصہ پڑہتا تھا اوسکے بعد اسقف یا پرسبٹیر یعنی قسیس وعظ کہتا تھا تب
پھر دعا مانگی جاتی تھی اور اوسکے بعد اگر کسی نبی کے دل مین الہام الہی کا
کچھ اثر جماعت کو نصیحت کے لیے معلوم پڑتا تھا اوسکو بولنے کی اجازت بھی
تھی لیکن جب عیسائی نومرید کامل اور تعلیم طلب ان دو قسمون مین شمار ہوئے
یہہ آسان طریقہ عبادت اور بندگی کا بدل گیا۔

عیدین ✱ عیسائیون کی نہایت قدیم دو عیدون مین سے پہلی تو
عید فصح مسیح کے پھر جی اوٹھنے کی یادگاری مین تھی اور دوسری پنتکوس
یعنی روح القدس کے اوترنے کی یادگاری مین واضح ہو کہ اوس زمانہ مین
جبکہ اعتقاد واقفیت ذاتی پر مبنی تھا حواریون کے ساتھی کہ شاید خود مسیح کے
شاگرد اور مرید رہے ہون گے ان دو بڑے معجزون کے سچ ہونے پر جو
دین عیسوی کے گویا دو ستون ہین ایسا حقیقتاً اور عملاً دل سے اعتقاد
رکھتے تھے اور اوس اعتقاد کے عام ہونے پر اس قدر مطمئن تھے کہ اپنی بھید

جو یوسیبیوس نے کتاب مقدس اور غیر الہامی کتابون کے درمیان ٹھہرایا ہے
اوس سے بہت پیشتر کے مصنفون کی تحریر پر درج کیا گیا ہے۔

عقیدہ + ترتلیان کی کتابون مین ایمان کی تشریح اس طور پر کی
ہے کہ ہم لوگ خداے واحد کے معتقد ہین لیکن طریق و ترتیب ذیل کے ساتھ
یعنی خدا کا ایک بیٹا بھی ہے اوسکا کلمہ کہ جو اوس سے نکلا جسنے سب مخلوقات
بنائی اور جسکے بغیر کچھ بھی نہین بنا اوسکو خدا نے باکرہ کے اندر بھیجا اور اوس سے
وہ مولود ہوا وہ انسان اور خدا دونون ہی انسان کا بیٹا اور خدا کا بیٹا اور
عیسی مسیح پکارا گیا اوس نے جان کنی سہی مر گیا اور کتاب مقدس کے بموجب
دفن کیا گیا اور پھر باپ نے اوٹھایا اور آسمان پر لے لیا تاکہ وہان باپ کے
دست راست وہ بیٹھے اور وہان سے زندہ اور مُردہ کے انصاف کو آوے
اوس نے آسمان سے اپنے باپ کی طرف سے اپنے وعدہ بموجب روح القدس
اور تسلی دہ اور اون سب کا ایمان پاک کرنے والے کو جو باپ بیٹے اور روح القدس
کو مانتے ہین بھیجا یہہ بھی تشریح اوسی مین لکھی ہے ہم لوگون کے ایمان کا صرف
ایک ہی قاعدہ ہے وہ نرا اکیلا ہے نہ اوس مین تبدل و تغیر ہو سکتا ہے اور نہ
تزلزل کا کچہ دخل ہے یعنی ماننا ایک خداے قادر کو جس نے دنیا بنائی اور
اوسکے بیٹے عیسی مسیح کو جو باکرہ مریم سے پیدا ہوا اور پنتوس پلاطس کے حکم سے
مصلوب ہوا تیسرے دن وہ مُردہ سے اوٹھا اور باپ کے دست راست بیٹھا ہے

شامل ہوکر غائب ہوئی جاتی تھی مگر یہہ تغیرات ہر ملک مین جدا جدا طرح پر ہوئے اب اونکا بالیقین پتا لگانا خواہ اعتبار کے ساتھہ اونکی تفصیل تبلانا خالی از دقت نہین ہے اور نہ کچہ بہت ضروری ہے۔

مدرسہ * دوسری صدی مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روم افسس اور ازمرنہ مین عیسائی مدرسے موجود تھے لیکن زمانہ سلف کے عیسائی علمی کارخانون مین اسکندریہ کا سوال جوابی مدرسہ بڑے کام کا تھا ان کا طور طریقہ اونھین مدارس کے نمونہ پر تھا جنمین علم حکمت اور فلسفی سکھلایا جاتا تھا یہانتک کہ دینداروں کے درجون کا نام بھی اونھین حکمت کے مدارس سے لیکر رکھا تھا ابتک خادمان دین کے لیے کوئی علٰحدہ پوشاک نہین مقرر ہوئی تھی اسقفون نے البتہ بت پرست حکیمون کی پوشاک اپنی معمولی ٹھہرائی تھی۔

قاعدۂ تعلیم * یوسیبیوس اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ چارون انجیل یوحنا کی حیات مین جمع ہوئی تھین اور یہہ کہ اوسنے تینون انجیل کو پسند کرکے چوتھی خود اونمین شامل کی گو اسکا ٹھیک زمانہ تحقیق کرنا نہایت دشوار ہے کہ عہد جدید کی تمام کتابین کب ایک جلد مین مجلد کی گئین لیکن اسمین کچہ تکرار نہین کہ دوسری صدی کے نصف منقضی ہونے سے پیشتر ہی اونکا جزو اعظم تمام عیسائی جماعتون کے درمیان عقائد ایمان مان لیا گیا تھا ہم ابھی کہین اوپر کتب مقدسہ کے اوس مجموعہ کا تذکرہ کر آئے ہین جو ملیتو نے اوسی زمانہ مین بنایا تھا اور وہ قاعدۂ تمیز

باتون کے اعتقاد پر قائم رہے کہ جنکے حق ہونے پر اونکو علم اور وقفیت کامل تھی پس
اونکے اختلافات بدعت اور تفرقہ سے عاری تھے اور اونکی تفریق تکرار سے مبرا
وہ عقیدہ جو اول کلیسیاے روم نے اختیار کیا اور ظاہرا وہ شروع ہی زمانہ کا
تھا وہی تھا جسکو اب عقیدۂ حواری کہتے ہین اور چوتھی صدی سے اس طرف بھی
راے عموما لوگون کی رہی تھی کہ وہ واقعی اونھین متبرک آدمیون سے پیدا ہوا
جو اوس کام کے لیے مجتمع ہوئے تھے لیکن اس بات کا کوئی ثبوت ہاتھ نہین لگتا
بلکہ چند مصنفون نے بڑے اصرار سے اوسکو متروک کیا ہے تاہم اس تیقن کے لیے
دلائل عقلی موجود ہین کہ یہہ کلمہ ایمان کا جو ابتک سنایا اور تعلیم دیا جاتا ہے اجزاے
دین عیسوی کے نہایت ابتدائی زمانے مین بھی مغز اور ممتاز تھا اور کام مین
آتا تھا۔

ابتدائی کلیسیا کے دو ساکرمنٹ یعنی راز بالعہد تھے اصطباغ اور عشاء
ربانی اصطباغ کا سب سے پرانا طریق پانی مین غوطہ دینے کا تثلیث کے تینون
اقانیم کے نام سے عمل مین آتا تھا اور لوگون کو اعتقاد تھا کہ اوسکے ساتھہ ہی انسان
اپنے موروثی گناہ سے پاک ہوکر بالکل نیا جنم پالیتا تھا اور سرزمین قیود سے
گذر کر مملکت نجات کی سرحد مین پہونچتا تھا جسٹن شہید کہتا ہے کہ اب مین تمھین
وہ طریقہ بتلاتا ہون کہ جس سے ہم عیسی المسیح کے ذریعہ سے نئی حیات پاکر خدا کے
لیے مخصوص ہوجاتے ہین جو ایمان لاتا ہے اور یقین جانتا ہے کہ ہماری تعلیم حق ہے

اور زندہ اور مردہ دونون کے انصاف کو حشر کے دن آویگا۔

کلمتہ الایمان ✤ ان بیانون سے جنکو اور مصنفون کی اور لکھاوٹون سے تائید پہونچ سکتی ہے ہمکو بجز اس نتیجہ نکالنے کے چارہ نہین کہ ابتدائی کلیسیا والے بھی بہ نسبت تثلیث کے وہی اعتقاد رکھتے تھے جسکی پچھلی کونسل والونکی تعلیم کی اور جسپر تمام زمانے مین عیسائیون کی کثرت قائم رہی لیکن ساتھہ ہی یادرکھنا چاہیے کہ اول عیسائیون نے اپنا عقیدہ قلمبند نہین کیا اقرار ایمان جو نجات کے لیے ضروری سمجھا جاتا تھا جونکو اور نو مریدون کو زبانی سکھایا جاتا تھا اور اوسکا یاد رکھنا اونکے حافظے پر چھوڑ دیا جاتا تھا سوا اسکے ازبسکہ کلیسیا خود اختیار تھی اکثرون مین اونکے اسقفون کی تجویز اور راے کے بموجب قواعد ایمان مین کچھہ جزوی سا تغیر و تبدل بھی ہوسکتا تھا لیکن جب اون سب کثیر جماعتون کے عقائد مذہبی آخرالامر لکھے گئے اور اونکا مقابلہ ہوا فرق اونمین زیادہ تر صرف زبان کا تھا اور کسی جگہہ ایسا نہین تھا کہ جس سے اصلی مطلب مین کسیطرح کا فتور پڑے اس حیرت انگیز اتفاق کی وجہ بہت سہل تھی کلیسا کے ابتدائی نگہبانون نے اپنی تعلیم خود کتاب مقدس سے حاصل کی تھی اوسیطرح پر کہ جسطرح پر وہ اونکو لکھکر دی گئی تھی یا بطور وعظ اونکو سنائی گئی تھی اور اوس اپنے اعتقاد کو اوسی کتاب مقدس کی عبارتین بیان کرنے پر کفایت کرتے تھے اونکو ایسی باتون کی تحقیقات اور جستجو مین پیروی نتھی کہ جو خدا تعالے نے صاف ہم لوگون پر منکشف نہین کین مگر وے ایمانداری اور مضبوطی سے اون

پس اصطباغ کے ساتھہ ایک معنی پر نہ صرف اوسی گناہ کی جو آدم سے ورثہ مین ملا بلکہ تمام گناہون کی معافی جنکا وہ نو مرید مرتکب ہوا شامل حال رسم مذکور کے تھی یعنی مسیح کے کلیسیا مین داخل ہونے کے لیے جو اظہار توبہ اور ایمان کا ہلکو تھا اوسی کے بہروسے سے کلمہ معافی سنایا جاتا تھا بعد کے زمانون مین ایک غلطی کے باعث جو اوہام اور تعصبات کے بڑہ جانے سے اکثر ہوا کرتی ہے توبہ کی تاثیر اوس رسم سے منسوب کردی گئی اور وہ فعل جس سے طبیعت کی موروثی خرابی کا دہو یا جانا متصور تھا ایک عام برأت جتی کہ بے توبہ کی ہوئی گناہونکی برأت حاصل کرنے کا وسیلہ سمجھا گیا لیکن اس دوہرے مغالطے نے پہلی دو صدیون مین لوگون کے دلون کے درمیان بہت کم جگہہ پائی۔

جسٹن شہید ایک مقام پر اوسکے بعد جسکا اوپر اقتباس ہوا ادائے رسم شکر گزاری یعنی عشاء ربانی کو جو تب اصطباغ کے بعد ہی ہوا کرتا تھا یون بیان کرتا ہے کہ نو مرید کو اسطرح پر اصطباغ دے کر ہم بھائیون کے مجمع مین لیجاتے ہین اور سب ملکر اپنے واسطے اور اوسکے واسطے جسنے نیا جنم[ملہ] پایا اور تمام ایماندارون کے لیے دعا مانگتے ہین کہ ہم لوگ اپنے علم حق کے وسیلے سے اور اعمال نیک کے وسیلے سے اور احکامات الہی کی پابندی سے نجات دوامی حاصل کرین دعا کے بعد ہم سب آپسمین ایک دوسرے کو بوسہ کے ساتھہ سلام کرتے ہین تب انجمن برادران کے صدر نشین کے سامنے روٹی اور شراب اور پانی کا ایک پیالہ رکھا جاتا ہے وہ اوسے

ملہ اصل لفظ منور ہستہ ہو عبرانیون کے ۶ باب ۴ آیت اور ۱۰ باب ۳۲ آیت مین لکھا ہے اوس زمانہ مین اوسکے معنی اصطباغ یعنی نوزادہ جنم والے سے مراد تھی ۱۲

اور وعدہ کرتا ہے کہ اوسکے بموجب زندگانی کریگا تعلیم پاتا ہے کہ دعا مانگے اور
روزے کے ساتھہ خدا سے اپنے گناہون کا استغفار کرے اور ہم بھی اوسکے ساتھہ
دعا مانگتے ہین اور روزہ رکھتے ہین بعد ازان ہم اونکو کسی مقام پر جہان پانی ہو
لیجاتے ہین اور وہان اونکو نیا جنم دیتے ہین کہ جسطرح پر ہمنے نیا جنم پایا کیونکہ
خداوند کل کائنات باپ اور ہمارے نجات دہندہ عیسی مسیح اور روح القدس
کے نام سے اونکو اوس پانی مین غوطہ دیتے ہین جو شخص اصطباغ پاوے اوسکو
تیل لگانے کی دینی رسم جسکا تذکرہ پہلے ہی پہل ترتلیان کرتا ہے ممکن ہے
کہ اوس سے بھی پیشتر سے جاری رہی ہو وہ کہتا ہے کہ اصطباغ پاتے ہی فوراً
ہملوگون کو وہ متبرک روغن لگایا جاتا ہے جو پرانے قاعدے کے بموجب لوگون
کو سینگ مین یعنی پریسٹ بنانے کے لیے لگاتے تھے اسیطرح کپریان ایک
مجلس کی جانب سے کہنے کے وقت صاف کہتا ہے کہ اصطباغ پانے والے کو
ضرور ہے کہ تیل لگایا جاوے تاکہ وہ خدا کا مختص ہو اور مسیح کا فضل پاوے
غرض جڑ اس رسم کی ان فقرون سے بخوبی معلوم ہوگئی یعنی وہ اس خیال سے
جاری ہوئی کہ ہر ایک عیسائی اصطباغ پانے سے ایک طرحکا روحانی خادمیت
کے لیے مختص ہوجاتا تھا۔

جبکہ ابتداے زمانہ مین کلیسیا اس بات کی خبرداری کرتا تھا کہ وہی اصطباغ
پاکر اوسمین شامل ہون جنکی دلی توبہ اور جنکے اظہار ایمان سے پاک زندگی کی امید بڑی

وقر کے ساتھہ کھانا کھاتے تھے ٹرتلیان اس دعوت محبت کی اون افترا اور
بہتانون سے جو اوسکے زمانے مین بھی بت پرستون کی حسد نے لگانے
سے باقی نرکھا اسطرح پر صفائی کرتا ہے کہ دیکھو اسکا نام ہی محبت ہے اسمین
کچہ بہت خرچ نہین پڑتا ہے اور تھوڑا سا خرچ جو پڑتا ہے کار خیر مین صرف ہوتا ہے
کیونکہ وہ غریبون کی پرورش کا باعث ہوتا ہے اس دعوت مین کوئی بات
بُری یا بے اجتنابی کی نہین ہونے پاتی ہے اور اوسکے پیشتر خدا سے دعا مانگی جاتی ہے۔
اوسمین کوئی ایسی بات نہین ہونے پاتی کہ جو شائستگی کے خلاف
ہو یا اون دعاؤن کے جو اوسکے بعد مانگی جاتی ہین موافق نہو ایسی کوئی بات
مُنہ سے نہین نکالی جاتی جو خدا کے سننے لائق نہ سمجھی جاوے جب کھانا اوٹھہ
جاتا ہے ہر ایک شخص اپنی اپنی لیاقت بموجب خواہ کتاب مقدس سے خواہ
اپنی طبیعت سے خدا کی ثنا خوانی کرتا ہے اور جب وہ وہان سے رخصت ہوتے
ہین تو کسی ناپاک کام یا کھیل تماشے کے لیے نہین جاتے بلکہ اون پرہیزگار
آدمیون کیطرح جاتے ہین جو اپنے متوسط اور معتدل کھانے کو اپنے تہذیب
اخلاق کا وسیلہ بناتے ہین۔

اسمین کسیطرحکا شک نہین کہ اس قسم کی مجلسین جنکا اوپر بیان ہوا
نہ صرف باعث ترغیب دینداری ہوئین بلکہ اون ایام خوف وخطر وظلم و بدعت
مین کہ اندھیر مچ رہا تھا مذہبی اتفاق اور آپس کی محبت وجان نثاری کے

اوٹھاکر کل کائنات کے باپ کی ثنا خوانی بیٹے اور روح القدس کے نام کے
ذریعہ سے کرتا ہے اور اس بات کا کہ اوس نے ہمکو اس برکت کے لائق
سمجھا ہے بڑا لمبا شکر و سپاس ادا کرتا ہے جب وہ دعا اور شکر گذاری ختم
کر چکتا ہے تمام حاضرین جلسہ آمین کہکر اوسے قبول کرتے ہین اور تب وہ
لوگ جنکو ہم دیاقون یعنی خادم کہتے ہین اوس متبرک روٹی اور آب شراب کے
پیالے مین سے ہر ایک کو جو حاضر ہے حصہ پہونچاتے ہین اور جو حاضر نہین
اونکے لیے بھی کچھ لیجاتے ہین اس کھانے پینے کو ہم یوکرسٹیہ یعنی ادائے
شکرانہ کہتے ہین اور اوس مین کوئی نہین شریک ہو سکتا ہے بجز اونکے جو ہمارے
عقیدے کو حق مانتے ہین اور جنھون نے گناہ چھوٹنے کے لیے اور نئی حیات
پانے کے لیے اصطباغ پایا ہی اور جو احکامات مسیح کے مطابق زندگی بسر کرتے ہین۔

سابقاً عشاء ربانی کی رسم کے ساتھ ایک جلسہ ہوا کرتا تھا اور وہ
کسیقدر بطور دعوت خواہ بہر کیف بطور غربا پروری سمجھا جاتا تھا اوسکا نام اگاپی
یعنی دعوت محبت تھا ہر عیسائی اپنے مقدور موافق روٹی شراب اور اور چیزین
بطریق تحف و ہدایا خواہ خداوند کے لیے نیاز کے طور پر اوس مجمع مین لاتا تھا
اور روٹی اور شراب مین سے اوسقدر جدا کر کے جو عہد عشاء ربانی کے لیے
درکار ہوتا تھا جیسا ہم ابھی اوپر بیان کر آئے صدر انجمن یعنی اسقف کے ہاتھ
سے برکت پاتا تھا یعنی مختص کیا جاتا تھا اور اوسکی تقسیم کے بعد اعتدال اور

عشاء ربانی مین شریک کر دیتے تھے خواہ اس غلط فہمی کے باعث کہ یوحنا کے چھٹے باب مین جو
دربارۂ مسیح کا گوشت تناول اور خون نوش کرنے کے لکھا ہے اوس سے بلا کم و بیش مراد
عشاء ربانی مین اسی بیرونی شرکت سے ہے اور پس وحصول نجات کے لیے ہر ضرور ہے
اس بات کا ثبوت کہ شادی ازدواج کی رسم شرع سے مذہبی سمجھی جاتی تھی
اوس ہدایت سے ملتا ہے جو اگناتیس نے اپنے خط مین پلوکرپ کو لکھی تھی وہ لکھتا ہے
مناسب ہے کہ طرفین اسقف کی اجازت سے عقد ازدواج مین آئین تاکہ اونکی شادی
خدا کی راہ پر ہو نہ کہ اونکے ہوائے نفسانی کی دولہا اور دولھن دونون عشاء ربانی
مین شریک ہوتے تھے اور دونون ملکر کلیسیا کو ایک نذر چڑہاتے تھے اسکے بعد
کلیسیا کی عشائی بندگی مین لوگ شادی کے لیے برکت چاہتے تھے دوسری صدی
کے اخیر مین یہی دستور جاری رہنے کی شہادت ہمکو ترتلیان سے ملتی ہے وہ
لکھتا ہے ہم کیونکر اوس ازدواج کی خوشیان بیان کر سکتے ہین جسکو کلیسیا نے مکمل کیا
اور عشاء ربانی نے استحکام دیا اور جسپر اوس برکت کی مہر ہوئی جو فرشتون کے
دفتر مین درج ہوتی ہے اور جس کو ہمارے باپ نے آسمان پر منظور فرمایا —

اب ہم بہت خوشی سے اون ابتدائی کلیسیا والون کے تہذیب اخلاق کا
کچھ بیان کرتے ہین اور اسکے بعد کے زمانون کی متفرق تواریخون کے پڑہنے سے
اکثر افسوس کرنا پڑتا ہے کہ عیسویت مین تنزل اور خلل پڑا اور نفاق اور بگاڑ اور
تعصب اور اوہام اور وسوسون کی پابندی ہوئی پس ذرہ ٹھہر کر اوس ابتدائی

دفتر کا گویا شیرازہ تھین اور معلوم ہوتا ہے کہ بہ نسبت اور مواقع کے ان مجلسون
مین مظلوم آفت رسیدہ عیسائی زیادہ تر اپنے متفرق فرقہ والونکو یکجا کر کے مطمئن
کرتے تھے اور اِس دینی دعوت برادرانہ سے ایمان واحد پر مستقل اور ثابت قدم
رہنے اور درد و تکلیف مین شریک ہونے کی آپس کی ترغیب و تحریص کے
موجب ہوتے تھے ماسوا اسکے ہم یہہ بھی دیکھتے ہین کہ جب ظلم و بدعت کا خوف و
خطر کلیسیا سے جاتا رہا اداے شکرانہ کا یہہ مونست کا بڑہانے والا طریقہ
(اگر ہم اوسکے واسطے یہہ الفاظ کام مین لا سکین) بتدریج متروک ہوگیا
اون قدیم زمانون مین یہہ بات بخوبی ذہن نشین کی جانے کے باعث
کہ ہر ایک کلیسیا والون کے درمیان عشاء ربانی کی مشارکت ہمیشہ ہوتی رہنے
کی ضرورت تھی ہر روز سکرامنٹ کی رسم ادا کی جاتی تھی اور تیسری ہی صدی
کے درمیان فاضل ہپولیطوس نے اِس باب مین ایک رسالہ لکھا کہ آیا ہر روز
عشاء ربانی کا ہونا ہر ضرور ہے یا ایام معین مین لیکن کچھ دنون بعد عشاء ربانی
کے لیے صرف اتوار ہی کا روز مقرر رہا اسیطرح یہہ خواہش کہ عشاء ربانی
مین عموماً سب شریک ہون اوس دستور کا باعث ہوئی جس سے روٹی اور شراب
مخصوصہ غیر حاضرین عیسائیون کے پاس بھیجنے کا جاری ہوگیا تھا اور اوسی
خواہش کے باعث کرتا گو کے کلیسیا مین یہہ بھی دستور معمولی ہوگیا تھا اور
شاید اور کلیسیاؤن مین بھی اوسنے کچھ دخل پایا ہو کہ بچون کو اصطباغ پاتے ہی

۷ ...الرسل کے ...گباب کی ...آیت مین دستور مذکور ...

غرور کی تھی کسی کو تابع نہین کرتے تھے بلکہ خود تابع رہتے تھے دیتے تھے لیتے
نہ تھے جو خدا خوراک دے قانع تھے اور خبرداری سے اوسکے کلام آغوش مین
لیتے تھے تمھاری دلسوزیان مبسوط ہوگئی تھین اور مسیح کی جان کنیان تمھاری
آنکھ کے سامنے تھین کیسی بھاری اور خوش نما وہ سلامتی تھی جو تم سب کو عطا
ہوئی خیر کرنے کی کس حرص کے ساتھ خواہش تھی اور کس افراط سے روح القدس
کی برکتین تم سب کو حاصل تھین تم تمام برادری کے لیے رات دن لڑتے رہے تاکہ
منتخبون کا شمار پورا ہوسکے تم صاف دل اور ہر طرح کے بغض و عناد سے مبرا تھے
ہر قسم کے اختلاف و بدعت سے نفرت رکھتے تھے ہمسایون کے گناہ دیکھکر تم
گریہ وزاری کرتے تھے اونکے نقص تم گویا اپنے سمجھتے تھے اور ہر کار خیر کو بڑی صبر
سے چاہتے تھے (الی آخرہ) سچ ہے کہ جلد ہی اوس زمانے کے بعد جبکا اس
آب وتاب کے ساتھ بیان ہوا کورنتیہ کے کلیسیا مین کچھ باہم نزاع واقع ہوئی
اور ممکن ہے کہ اونکے نیک چلن مین بھی کچھ خلل پڑا ہو لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جلد ہی
رفع ہوگئی اور کوئی دیرپا اثر اپنا نہین چھوڑ گئی۔

یہہ بیان یونان کے عیسائیون کا تھا اور پلینی کے خط موسومہ تراجان مین
جسکا کہین اوپر تذکرہ ہوچکا ہے ایک فقرہ ایسا مندرج ہے جس سے ملک مشرق
کے عیسائیون کی نیکوکاری کی اسسے بھی زبردست شہادت نکلتی ہے یعنی وہ لوگ
آپسمین قسم کھاتے ہین نہ کسی بدکام کرنے کے لیے بلکہ اسواسطے کہ چوری اور رہزنی

زمانے پر غور و لحاظ کرنا کہ جب درخت ایمان جو تازہ آسمان سے اوترا تھا اپنے سیسیچنے والوں کو
اصلی پہل یعنی زہد و تقویٰ اور نیکی اور محبت دیتا تھا خالی از فرحت و فائدہ نہین ہے
فی الحقیقت ہمکو اسکے اظہار سے چارہ نہین کہ یہہ حسن اخلاق اس عالی مرتبہ پر پہلی ہی
دو صدیون تک بنا رہا بلکہ دوسری صدی کے ختم ہونے سے پیشتر ہی رو بہ تنزل
ہو گیا مگر چاہیے جیسا وہ چندروزہ کیون نرہا ہو کیا انسانیت اور کیا عیسویت کی نظر سے
ہمکو وہ موجب پاک خوشی کا ہے ہم فرط انبساط سے پھولون نہین سماتے کہ بھلا ہماری
طبیعت ایسے پاک عالی مرتبہ کو پہونچنے کے بھی لائق سمجھی گئی اور وہ پہونچ
اوس تک ہمارے مذہب کے باعث ہوئی ۔

اسمین کسیطرحکا شک نہین کہ اگلے عیسائیون کے اعمال اور اطوار ایک
عجیب کیفیت نیکی اور خدا ترسی کی دکھلاتے ہین اور وہ اس باعث اور بھی
بھڑک کے ساتھہ نمایان ہین کہ اون عیسائیون کے چوگرد عموماً نہایت دردانگیز
خرابی اور خباثت پھیل رہی تھی چاہیے ہم کورنتیہ کے کلیسیا کے وہ قدیم حالات
پڑہین جو کلیمنس لکھہ گیا ہے چاہیے اتھینی کے کلیسیا کی وہ تعریفین جو ارجن نے
لکھی ہین ہمکو خواہ مخواہ اونسے ایک اس قسم کا حسنِ مونست اور تہذیب اخلاق ذہن
نشین ہوتا ہے کہ وہ بت پرستون کی تمام تواریخون کو چھان ڈالنے سے بھی ہاتھہ
نہ لگے گا اور نہ بت پرستی کے اصول سے اگر اوسمین کوئی قائم اصول ہوتے کبھی بھی
پیدا ہو سکے گا کلیمنس لکھتا ہے کہ تم سب کے دلون مین خاکساری اتھی کوئی بات

سید ہا دستور بعید از عقل مبالغہ مین پڑ گیا اور پھر کچہ دنون بعد رہبانیت یعنی تجرد اختیار کرنے
مین اسقدر بڑہ کر ثواب سمجھا گیا کہ اوسکا رواج نہایت ترقی پذیر ہوا اور شدت
تحسین و آفرین نے سرگرم متعصبون کو ایسا عقل کا اندہا کر دیا کہ اونھون نے اوسکی
اصل صفت و کیفیت پر غور نکرکے اوسکو باعث اون کمالات کا سمجھا جو خلق اللہ
کی بہتری اور بہبودی کے خلاف ہین۔

بت پرست سلاطین ملکہ رومی سلطنت والے جبکہ وہ اپنی انسانیت اور
شائستگی کی اوج پر تھی اس بات کو جائز رکھتے تھے بلکہ شاید موجب ترغیب ہوتے
تھے کہ بچے باہر پھینک دیے جائین اور وہان وہ بھوکھہ پیاس یا سردی گرمی
سے مرجائین یا اس سے بھی خوفناک تر کام یعنی کسب کمانے کے لیے بچائے
جائین مسیحیون کو اس رسم مکروہ اور قبیح سے کمال نفرت رہی اور قسطنطین اعظم
نے وہ بالکل موقوف کر دی۔

۵۷ خود مسیح کا کلام ہے (یوحنا باب ۱۳ آیت ۳۵) اسی سے سب لوگ جانین گے کہ تم میرے شاگرد ہو اگر تم آپس مین ایک دوسرے سے محبت رکھو ۱۲

محبت اور خیر خواہی مسیحی اخلاق کے عمارت کی بنیاد تھی اور یہی اوسکی
اول علامت ٹھہری اور اب بھی کیا امورات خانگی اور کیا امورات من غیرہ مین
یہی وہ نیکی ہے جسکے باعث دین عیسوی تمام باطل دینون سے ممیز ہوتا ہے بس
ہمکو اسکے اقرار مین تامل ضرور نہین کہ فضل ربانی سے اوس دین کی ابتدائی دنون
مین جبکہ اوسکا آغاز تھا یہہ سب سے بڑہ کر اوسکی تقویم اور ترقی کے لیے
موثر اور کارساز تھی ہر ایک مسیحی جماعت اپنے مفلس اور محتاج بھائیون کی

اور زنا کاری نہ کرین اپنے قول سے نہ پھرین اور نہ کسی کے گرو یا امانت سے
۵۱ خراسان و مازندران وغیرہ ۱۲۵ء
جب واپس مانگی جاوے انکار کرین۔

بردیسنس ایک عالم عیسائی مسپتامیہ کا رہنے والا جو مرقس انتونینس کے
۵۲ ترکستان اور بحر خزر کا ساحل شرقی ۱۲ء
زمانہ مین قریب ۱۸۰ عیسوی کے ہوا تھا لکھتا ہے اور اوسکا یہ مضمون ہمکو
یوسبیوس کی کتاب سے ہاتھ لگا ہے کہ پارتھیہ کے عیسائی گو وہ پارتھیہ کے
۵۳ فریسیس اور نیتھرلینڈ اور جرمنی کا ایک حصہ ۱۲ء
ہین ایک زوجہ سے زیادہ نہین رکھتے اور نہ پارس مین گو وہ پارسی ہین اپنی
بیٹیون کو نکاح مین لاتے ہین باختر والون مین اور گالیہ والون مین زنا کاری
نہین ہوتی بلکہ جہان کہین عیسائی ہین اوس ملک کے خراب دستور اور بد رسمون
سے وہ برتر رہتے ہین عیسائیون کی نیک کرداری کے حق مین یہہ کچہ صرف مضبوط
ہی نہین بلکہ کلی شہادت ہے۔

اون دنون مین جبکہ مشرق اور مغرب دونون ملکون کے درمیان زنا
اور حرام کاری عموماً پھیل رہی تھی اور قدیم بت پرستون کے عقائد مذہبی اور
کہانیون سے اوسکی اور بھی ترغیب اور تحریص ہوتی تھی ابتدائی عیسائی بہت
سختی سے پرہیزگار اور پاک دامن رہتے تھے یہہ امر واقعی جو اوپر کے بیانون
سے بخوبی ثابت ہے جسٹن شہید کے موجب خاص فخر کا ہوا ہے اگرچہ ابتدائی
عیسائیون کا یہہ ضبط اور پرہیز اونھین کے بعد زمانون مین یعنی تُرت ہی ایسی
نوبت کو نہین پہونچ گیا تھا کہ باطل پرستی کی کوئی اصل سمجھا جاوے تاہم انجیل کا صاف

خوبی اور تعلیم کے باعث غریب و محتاجون کے جانب ہے کچھ ہمارے دین کی
اہانت کا موجب نہین ہے بلکہ اس امر واقعی سے تو ہمکو سب سے زیادہ مضبوط
دلیل اون مخالفون کے واسطے بہم پہونچتی ہے جو کہتے ہین کہ دین عیسوی کے
اجرا کے لیے بادشاہون کی مدد درکار تھی ہمکو اسکا فخر ہے کہ دین عیسوی کی
ترقی مطلق اسکے برعکس ہوئی اگر ہزار مرتبہ بھی ہم اس بات کو کہین کچھ زیادہ نہین
ہے کہ ابتدائی نو مریدون مین زیادہ تر کم رتبہ آدمی تھے اور جب تک کہ وہ
اس مقدور کو نہ پہونچ گئے کہ ایذا رسانی سے نہ ڈرین اونکا شمار اونکی گمنامی
کے سبب ظاہر نہوا غرض جو قدم اون لوگون نے رکھا جانب صعود رکھا یعنی
مذہب عیسوی نے ادنے درجون سے شروع ہو کے بتدریج اعلے درجون مین
سرایت کی اوس زمانہ مین جبکا اس وقت تذکرہ ہے اونکے درمیان شاید
ہزارون مین بھی کوئی ایک شخص ذی حکومت یا ذی علم نہوگا مدارس سے وہ
مجالس ملک داری مین پہونچے اور مجالس ملک داری سے اورنگ شاہی پر
مگر اس درجہ معلے پر پہونچنے سے پیشتر وہ دنیا کے تمام درجون پر پہونچ لئے تھے
پس واضح رہے کہ وہ بنا جسپر یہ مخروطی منار قائم ہوا عوام الناس کا ایمان
اور استقلال تھا اور کلیسیا کا ابتدائی انتظام اور خود وہ مذہب بالکل جمہوری تھا
لوشیان دوسری صدی مین ہوا بت پرست اور پیٹے سر کا ظرافت پسند
تھا تمام قسم کی پرستشون کا ٹھٹھا کرتا تھا اوسکی کتاب سے ہم پیریگرنس کی ایک

علہ دیکھو کیا فرق ہے مذہب اسلام سے جسکا اجرا آغاز ہی سے بوسیلہ حکومت و بزور شمشیر ظہور میں آیا ۱۲*

پرورش کرتی تھی اور جب اسکے لیے خیراتی روپیہ کافی نہین ہوتا تھا تو مالدارون سے اعانت پہونچتی تھی اسی فیاضی کے مقابلے مین روم کا کلیسیا گویا سب کا پیشوا تھا اور بنظر فرط دولت و کثرت شمار ہر طرح پر وہ اسکے لایق تھا کورنتیہ کا اُسقف دیونسیوس قریب سنہ ۵۶ اعیسوی کے کلیسیاے روم کو لکھتا ہے کہ شروع سے تمھارا دستور ہے تمام عیسائی بھائیون پر احسان کرنا اور ہر شہر کی جماعتون کو مدد بھیجنا اور اسی طور سے جبکہ تم غریبون کی خبر لیتے ہو اور جو بھائی جلاوطنی مین کھان کھودتے ہین اونکو اعانت پہونچاتے ہو اور برابر اس قسم کی خیرات کرتے ہو تم مثل رومیون کے اپنے موروثی رومی دستور پر چلے جاتے ہو اور تمھارے عمدہ اُسقف سوتیر نے نہ صرف اس دستور کو بحال ہی رکھا بلکہ اون ایمان دارون کو جو دوسرے ملکون سے اوسکے پاس آتے ہین دل کھول کر خیرات دینے سے اور جسطرح کوئی مہربان باپ اپنے بچون[11] سے پیش آتا ہے اونکو اچھی نصیحت اور تعلیم کرنے سے اور بھی بڑھا دیا بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی بڑی ناگہانی آفت آن پڑتی تھی اُسقف زر خیرات جمع کرکے اپنی راے بموجب تقسیم کردیتے تھے اور جو عیسائی کھان کھودنی یا جلاے وطن یا قید کی سزا مین یا تباہی جہاز کی مصیبت مین مبتلا ہوتے خیراتی امداد کے اول مستحق سمجھے جاتے تھے جس طبیعت نے انجیل کی خوشخبری غریبون[12] کو سنائی اوسی نے اونکی ضروریات زندگانی کی بھی خبر لی اور یہ بات کہ انجیل کا اول خطاب اوسکی خاص

۱۱ عبرانیین ۱۳—۱۶

۱۲ لوقا ۴—۱۸ ، ۵—۱۱

پروا نہین رکھتے اور سب کو شراکت کی سمجھتے ہین ان قاعدون کو ایمان کی کسی پختہ
دلیل کے بغیر اونھون نے قبول کر لیا پس جو کوئی حیلہ ساز اور دغا باز قابو پا کر اپنے
مطلب براری کی عقل رکھتا ہے اونکے درمیان دخل پا جاتا ہے فورًا مالدار ہو جاتا ہے
کیونکہ ان سادہ لوح بھولے بھالے آدمیون کو پھانس لینا کچھ مشکل نہین ہے مخالف
کے قلم سے ایسی تحریر کی ہمکو کچھ شکایت نہین ہے کیونکہ اول تو اوس مین ہمارے
بزرگون کی بہ نسبت حد سے زیادہ خیرات اور لا انتہا سرگرمی اور برادرانہ محبت اور
موت اور اس دنیا کی تمام چیزون سے بے پروائی اور مسیح کے دین و احکام کی
سخت پابندی کی تعریف کی ہے دوسرے الزام اونھین کچھ بھی نہین لگایا ہے
بجز سادہ لوحی کے کہ وہ اکثر بے گناہی کے ساتھ رہتی ہے —

اوپر کے مضمون مین ایک صفت ایسی لکھی ہے کہ اوسکی بابت آگے چلکر ہم کچھ
لکھینگے پر یہان بھی اسقدر تذکرہ مناسب ہے کہ وہ صفت جو عیسائی مظلومون
کی بوقت ایذا و تکلیف موت و قتل استقلال و بے پروائی کی درج کی ہے ہمارے
نزدیک وہ اس بات کی کامل دلیل ہے کہ وہ مظلوم عیسیٰ مسیح کے کفارہ پر قوی اعتقاد
رکھتے تھے کیونکہ ایسا استقلال سوائے اسبر یقین ہو جانے کے کہ یہہ موت اونکو
کسی متبرک مقام رحمت مین پہونچا وے گی اور کسیطرح نہین حاصل ہو سکتا تھا
اور ایسا یقین بھی جب تک گناہون سے توبہ نہ کیجاے نہین حاصل ہو سکتا تھا
بہرکیف اسمین شک نہین کہ اکثر روشن طبعون کی طبیعت پر گو وہ بت پرست

حکایت نقل کرتے ہین اس سے اوس زمانے کے عیسائیون کا طور طریقہ بخوبی
معلوم ہوجائیگا یہہ پرگرنس نہایت سنگین جرمون کی علت مین اپنے ملک ارمنیہ
سے نکالا گیا تھا ملک یہودیہ مین وہ گھومتا رہا اور وہین عقائد مذہب عیسوی
سے واقف ہوکر ظاہرا اوسے قبول کرلیا وہ صاحب علم و لیاقت تھا ناخواندہ
عیسائی اوسے بہت ماننے لگے اور جلد اسکی اطلاع رومی حاکم کو پہونچی اور بعلت
عیسائی ہونے کے قید مین ڈالا گیا قید خانہ مین ایماندارون نے خیرات کرکے اوسکی
اعانت کی اور وہان اوسکی مدد اور تسلی اور دستگیری کے لیے وہ عیسائی آئے
جو ایشیا کے اکثر شہرون سے بھیجے گئے تھے کیونکہ ایسے مواقع مین عیسائی
لوگ جو کچھ فکر و تردد کرتے ہین قیاس سے باہر ہے غرض کسی چیز سے بھی دریغ
نہین کرتے پس اونھون نے پرگرنس کے پاس بہت سا روپیہ بھیجا اور اوسکا
قید ہونا موجب اوسکی بڑی دولتمندی کا ہوا کیونکہ یہہ بیچارے اس تحقیق پر بہکائے
گئے ہین کہ ایک روز وہ حیات دوامی پاوینگے اس باعث وہ موت سے
نہین ڈرتے اونکی دلیری حیرت انگیز ہے وہ بخوشی خاطر سزا پانے کے لیے
حاضر ہوجاتے ہین اونکی شرع کے بانی نے اونکو سکھلا دیا ہے کہ جون ہی وہ
یونانی دیوتاؤن کو چھوڑ کے اور اونسے انکار کرکے اپنے اوس مالک کی پرستش
کرنے لگتے ہین جو مصلوب ہوا اور اپنے افعال و اطوار اوسکی شرع کے بموجب
درست رکھتے ہین سب آپسمین بھائی ہوجاتے ہین وہ اسیواسطے کسی دنیاوی ملکیت کی

تتمہ

عیسائی کلیسیا کے قدیم مصنفون کا حال

اکثر اون مصنفون کا تذکرہ ہوا ہے جنکو قدیم کلیسیا کے فادر[له] یعنی آبا کہتے تھے اب ہم اس جگہہ اونمین سے چند متقدمین کا کچہ مختصر سا حال لکھتے ہین بیشک وہ واجب التعظیم ہین جو اوس مصدر الہام کے قریب رہے اور خود حواریون کے ہاتھہ سے پیالہ عرفان پایا وہ بھی ہم لوگون کی طرح پر خطا اور ضعیف البنیان آدمزاد تھے بلکہ تربیت و تعلیم مین کہین گھٹ کر اور جہالت رائج کے اوٹلے طریقے اور ترچھی راہون سے جو آغاز مین تعصبات پیدا ہو گئے تھے اونسے بھی کسیقدر آلودہ تاہم دل و جان سے سرگرم عیسائی تھے اور بہرکیف اپنے مذہب کے باب مین اونھون نے بے خطا معلمون یعنی حواریون سے تعلیم پائی تھی اور جو سبق ہملوگون کے لیے وہ چھوڑ گئے ہین گو مکمل ہم تک نہین پہونچے ہملوگون کو بہ تعظیم و توجہ لینے چاہئین

ان مین سے جو لوگ حواریون کے ہمعصر تھے اونکے توابعین کہلاتے ہین انکا حواریون سے تعلیم پانا اور اونکی گفتگو سے فائدہ اوٹھانا بعضون کی نسبت تو پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہے اور بعضون کی نسبت قیاس گواہی دیتا ہے برناباس کلیمنس رومی ہرماس اگناشس اور پلوکرپ یہہ سب توابعین حواری تھے اور شاید کلیمنس کے سواے سب ملک مشرق کے باشندے اور آنکی اصل تصانیف تمام زبان یونان مین ہین جسقدر اب دستیاب ہوتی ہین کچہ بہت نہین ہین

[له] یعنی پدر یا اور سے آئی سے لفظ پادری نکلا ۱۲

تماشائی ہی تھے اسی طرح کا اثر ہو گیا ہے تائید ثانی کا قدیم مصنف جسکی تصنیف
جسٹن شہید سے منسوب کرتے ہین اس دلیل کو بڑے شعور اور زور شور سے پیش
لاتا ہے اور کہتے ہین کہ خود جسٹن کے دین عیسوی مین آجانے کا بھی ایک بڑا باعث
ہوا کہ اون خوفناک تماشاگاہون مین جو اوسنے ان عیسائی مظلومون کا استقلال
تابموت دیکھا اوسکے دل پر دین عیسوی کی بزرگی اور سچاوٹ جاگزین ہو گئی۔

یہان پر ہم اس گفتگو کو اوسی جسٹن کی تائید اول سے کچھ انتخاب کرکے ختم
کرتے ہین وہ لکھتا ہے ہملوگ جو بیشتر حرام کاری مین خوش تھے اب صرف پاکدامنی
اختیار کرتے ہین ہملوگ جو فن جادوگری کو کام مین لاتے تھے اب خدای غیر مولود
کی بندگی مین مشغول ہین ہم لوگ جو مال وملکیت پر اپنا دل لگاتے تھے اب اپنی
بالکل جایداد شرکت مین رکھکر غریبون کو بانٹ دیتے ہین ہم لوگ جو آپسمین ایک
دوسرے سے نفرت رکھتے تھے اور ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے اور اختلاف راہ
ورسم کے باعث غیر قومون کے ساتھ ایک گھر مین نہین رہتے تھے اب جب سے مسیح کا
ظہور ہوا شامل رہتے ہین اپنے دشمنون کے حق مین بھی دعا دیتے ہین اور جو لوگ
ناحق ہم سے نفرت رکھتے ہین اونکے سمجھانے مین سعی کرتے ہین کہ دین مسیحی کے
عمدہ احکامات کے موافق زندگی بسر کرنے سے وہ بھی ہملوگون کے ساتھ اوسی
خدا سے جو سب سے برتر خداوند ہے وہی خوشی پانے کی امید رکھہ
سکتے ہین۔

قدیم انتظام کی کچھ تشریح اونمین لکھی ہے بلکہ اونمین اتفاقیہ بہت سے بیانات
اس قسم کے ہونے کے باعث کہ جن سے ان دونون کی توضیح حاصل ہوتی ہے
اور علاوہ برین بلاتصنع زہد و تقوی کی گرم جوشی گویا ٹپکی پڑتی ہے —

اگناشس کو عموماً پہلا عیسائی مصنف قرار دیا ہے جسنے پایۂ اسقفی کو اوسکے
واقعی درجہ سے بہت زیادہ بڑہا دیا عہدۂ کلیسیا کے باب مین جو کچھ وہ لکھ گیا ہے
کسیقدر اوسمین سے یہان حاشیہ[1] پر درج کیا جاتا ہے بہت سے اور مقامون مین
اوس نے قسیس اور دیاقونون کو عزت مین اسقفون کے شامل کر دیا ہے
حاصل کلام اس دیندار کا اصلی مطلب عیسائیون کو ہر درجہ کے خصوصاً اعلی طبقہ[2] کے
پادریون یعنی اسقفون کے مطیع اور بالکل فرمان بردار رکھنے سے اون اندھیرے ایام
مین کہ جب اونکے نیست و نابود ہی ہوجانیکا خوف تھا کلیسیاؤن کے درمیان
اتفاق اور انتظام کا بحال اور درست رکھنا تھا —

ایک خط فلپی والون کے نام جو پلوکرپ کی طرف منسوب ہے اب تک موجود
ہے اور اوسکی اصلیت اسقدر واضح اور ہویدا کہ اوسکی بحث مین بھی گنجایش بہت کم ہے
اگناشس کی وفات کے تھوڑے ہی دنون بعد وہ لکھا گیا تھا اور عیسائی دینداری
کی نیک نیتی اور خیر طلبی سے بھرا ہوا ہے اور اوسمین کتاب مقدس کی بہت سی عبارت
اور مسیح کے کتابی کلام[3] مندرج ہین یہہ بھی اوسکے قیمتی ہونیکا باعث ہے —
لیکن سب سے عمدہ یادگار اس زمانۂ حواریان کا وہ مکتوب ہے جو روم کے

[1] وہ ازمرنو والون کو لکھتا ہے ... سب اسقف کی حکم ... تمہ ... مسیح نے باپ کا حکم مانا اور ... رسولون کی ... اور دیاقونون کی ... احکامات الہی کے ... کسی کو ... بغیر اسقف ... خدا کا بھی پسندیدہ ... کی عزت کرتا ہے اوسکو خدا عزت دیتا ہے جو اسقف سے چھپا کر کچھ کام کرتا ہے وہ شیطان کی بندگی مین ہے ... ترغیب دیتا ہے کہ اسقف کی فرمان برداری کرو یہی خدا کی فرمان برداری کا وسیلہ ہے اور کہتا ہے کہ اسقف کو مثل خود خدا کے سمجھو

اور گو اونمین سے کسی کسی کی اصلیت کے نسبت کلام ہے تاہم سب کے نہایت قدیم ہونے مین کسیطرح کا شک نہین وجہ تصنیف مصنفونکے حال و مزاج کے موافق مختلف ہے چنانچہ اوس خط سے جسے برناباس کا بتلاتے ہین مقصود شرع یہود کے خاص دستور اور رسمون کی تعظیم کا گھٹانا تھا اور اس بات کا ظاہر کرنا کہ وہ عیسائیون پر فرض نہین ہین ہرماس کا گلہ بان ایک کتاب کا نام ہے اور وہ تین جلدون مین ہے پہلی مین چار خواب ہین دوسری مین بارہ احکام اور تیسری مین دس مثالین انمین سے پہلی اور تیسری تو خیالی ہے لیکن شاید اوس زمانے مین اون ملکون کے لیے ویسی ہی مناسب تھی اور دوسری مین عمدہ پند و نصائح لکھی ہین اور عہد جدید کی کتابون کے مطالب کا سب مین بکثرت تذکرہ ہے اگناشس جب انطاکیہ سے روم کو جاتا تھا اوس سفر مین کہ جسکا انجام جیسا اوپر لکھا گیا اوسکی شہادت مین ہوا اوس نے ازمرنہ افسس مگنیشیہ فلدلفیہ ترالس اور روم کے کلیسیاؤنکو اور ازمرنہ کے پلوکرپ کو سات خط لکھے تھے سنہ ۱۶۴۶ء تک انکی نقلین صرف تحریف اور تصنیع کے ساتھ ملتی تھین سنہ مذکور مین شہر فلورنس کے درمیان ایک قلمی نسخہ ایسا برامد ہوا کہ اوسمین سے وہ ساتون خط اصلی چھاپے گئے اب اونکی اصلیت مین کسی طرح کی حجت و تکرار نہین یہہ بات بڑے بڑے فاضلون نے عموماً مان لی ہے وہ بہت قیمتی اسناد ہین نہ کچھ اس سبب سے کہ عقائد مذہبی کی کوئی مکمل تفصیل خواہ خلاصہ اونمین درج ہے یا کلیسیا کے

قواعد اخلاق بتلاتے ہین پابند کسی ترتیب اور تسلسل کے نہین رہتے اور اسی بے پروائی کے باعث وہ فیلسوفون کی آنکھون مین حقیر دکھلائی دیتے کیونکہ یہ اونکی تعلیم مین ترتیب اور تسلسل ڈھونڈھتے تھے تاہم یہہ بے پروائی حق کی سادی سیدھی خاصیت سے خوب مل رہی تھی مگر سب سے بڑا وصف اونکا خصوصًا اگناشسس و پلوکرپ و کلیمنس کا جسکے باعث دین عیسوی کو ہمیشہ فائدہ پہونچیگا اور جسکے باعث اونکی تحریرین ہمیشہ نہایت قیمتی یادگار رہین گی یہہ ہے کہ وہ اونمین اکثر انجیل کی قریب قریب تمام کتابون کا جیسی کہ اب ہم لوگونکے پاس موجود ہین مذکور کرتے ہین یہہ ہم لوگون کے لیے اون کتابون کے صحیح اور اصلی ہونے کی ایک دلیل ساطع اور برہان قاطع ہے اور اس شہادت مین کسیطرح شک و شبہہ کی گنجایش نہین کیونکہ اونھون نے کچھ اس شہادت کی غرض سے اونکا مذکور نہین کیا —

حواریون کے زمانیکے بعد جو یونانی مصنف ہوئے اونمین جسٹن شہید اور ارینوس نامی ہین جسٹن شہید ایک فاضل سامری تھا اور بت پرستون کے گھر مین پیدا ہوا تھا اوسنے بتدریج فیلسوفون کے کئی فرقون کا مذہب اختیار کیا لیکن آخر اون سب کا ناکافی اور حقیقت سے خالی ہونا اوسکے دل پر ثابت ہو گیا اوسکی توجہ دین عیسوی کی جانب جیسا اوپر مذکور ہوا ہے عیسائی شہیدون کا استقلال اور تکلیف اور ایذا کے وقت اونکا تحمل دیکھکر ہوئی اوس نے

متعلق صفحہ ۱۴۵

کلیسیا نے کورنتیہ کے کلیسیا کو لکھا تھا وہ قریب ۹۶ سنہ عیسوی کے لکھا گیا تھا اور روم کے اسقف کلیمنس نے اوسے لکھا تھا اوس سے مراد جیسا کہ اوپر مذکور ہوا عیسائیونکے درمیان جو کچھ اختلاف پڑگیا تھا اوسکا رفع کرنا تھا اور اسلیے اوسمین بقحواے خالص عیسویت نہایت پرمتانت اور پرفصاحت بلکہ شیرین عبارت مین بہت سی پند و نصائح اور اصول اخلاق کی باتین درج کی ہین —

جس زمانے مین کہ ان دیندارون نے لکھا فلسفی مذہب سے نہین ملی تھی اور اونکے طور تدلیل اور طرز تحریر سے صاف ثابت کہ اونھون نے دنیوی تعلیم نہین پائی تھی تاہم اونکے مضمون مین ایک اسطرح کی ترغیب سادگی کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ جو اونکے لکھنے والون کی وضع اور اونکے ایمان کی صداقت کے بالکل مطابق ہے اصول عقائد عیسوی کو بصراحت تمام اور بموافقت کتاب مقدس اوسمین درج کیا ہے اور اونکو ہر جگہہ نہایت اعلی اصول اخلاق سے اسطرح ملا دیا ہے کہ جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ مصنفونکے عمل سے اونکا عقیدہ جدا نہین ہوسکتا تھا اونھون نے اون حقائق کو ویسا ہی ظاہر کیا جیسا خود پایا اور اپنی تعلیم اخلاق کو تعلیم عقائد سے ایسا ملایا کہ جو کبھی جدا نہوسکین اور دونون ایک ہی مقصود کی جانب لے جاوین یہہ شائد اونکی لکھاوٹ مین سب سے عمدہ خاصیت ہے اور اسمین وہ الہامی تحریرون سے زیادہ مشابہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ وہ جب دلیل لاتے ہین اور انسان کو کیا کرنا چاہیے اسکے

اونکے درمیان بہت سے اقتباسات اونھین چار انجیل سے جو اب مستعمل ہین ملتے ہین
اونمین بہت سی باتین اوس زمانے کے عیسائیون کے مذہبی دستورات اور
رسومات کی کام کی لکھی ہین اور اون سے ہم لوگون کے ایمان کے تمام اصولونکا
اون دنون مین عموماً مقبول ہوجانا ثابت ہے جسٹن کا زمانہ مسیح کے وعظ کے
صرف ایک سو برس بعد ہے اور اوسکا عیسائی ہونا مسیح کے تولد سے ۱۳۲ برس بعد
گنا جاتا ہے ہمارے اس سمجھنے سے کہ اوسکی رائے حواریون کے زمانہ سے ملحق ہونیکے
باعث کچھ زیادہ غلبہ رکھتی ہے ایسا نہ خیال کیا جاے کہ ہم روایتون کی قدر و قیمت
اونکی وجہی حدود سے زیادہ بڑہاتے ہین اور اگر کسیطرح ایسی سندون کے
اعتبار کی قطعی حد کا نشان دینا ممکن ہوتا ہمارا دل اوس حد کی لکیر کو اسی کے
نام تک پہونچانا چاہتا کیونکہ اس بات کے ماننے پر بھی کہ ارنیوس کو جو فوراً
اوسکا جانشین ہوا ملک مشرق مین تولد او تعلق ہونیکے سبب کسیقدر ہدایات
ربانی بے غلغش دوستون مین ملی ہوتا ہم اونکا صرف انسانی باتون سے کہ
جو اونکے ساتھ ملگئی ہونگی جدا کرنا ہم لوگون کو نہایت دشوار ہے اور یہ دشواری
جون جون ہم آگے بڑہتے ہین بڑھتی چلی جاتی ہے پس ہم لوگون کو اون لوگون
کے نام اور تصانیف سے تقدس اور سندی اعتبار یقیناً دور کر دینا چاہیے
کہ جو اوسکے بعد ہوئے گو اونکی تصانیف مین چاہے جسقدر ایسے مضامین کیون
نہون جنسے ہمکو نیکی کرنے کی ترغیب ہو اور ہمارے اخلاق کی درستی ہو اور

اپنے دل مین یہ نتیجہ نکالا کہ جو لوگ موت سے ایسے بے خوف و بے پروا ہین اوس الزام کے ہرگز مستوجب نہین ہو سکتے جو بگڑ جانے کا اونکے ذمہ لگایا گیا تھا اور اونکا ایمان جسکے لیے وہ ایسی بے خوفی اور بے پروائی سے مرتے ہین ضرور کسی مستحکم بنا پر قائم ہے اوس نے اوس بنا کو جانچا اور مستحکم پایا اوسکا خلوص باطن سے عیسائی ہونا اسی بات سے ثابت ہے کہ وہ اوسکے لیے شہید ہوا اوسے اوسی قیصر نے قتل کیا جسکا مذہب فلسفی اوس نے ترک کیا اور شاید اوسکے دل پر اوس مذہب عیسوی کی ترجیح جسے اوس نے اختیار کیا ایسی مضبوطی سے کبھی جاگزین نہین ہوئی تھی کہ جیسی اوسکے لیے مرنیکے وقت ہوئی

اوس نے دین عیسوی کی تائید مین دو کتابین لکھی ہین پہلی کا خطاب انٹونینس پیس کی جانب ہے اور دوسری کا غالباً مرقس کی جانب اور طریفو نام ایک یہودی کے ساتھ سوال جواب کا رسالہ بھی اوسی کی تصنیف سے ہے اس رسالہ مین کئی ایک کم زور دلیلین اور کتاب مقدس کی بلکہ غلط تعبیرات بعض کار آمد باتون سے ملائی ہین پہلی دونون کتابین اس سے زیادہ قیمتی ہین اوس زمانے مین وہ اسواسطے قیمتی تھین کہ اونکے درمیان مذہب عیسوی کی عمدہ تائید درج کی ہے تب تک ایسی کوئی دوسری تائید لکھی نہین گئی تھی اور اوسے ایسی دلیلون پر رکھا ہے جو اون لوگون کے دلون پر جنکی جانب اوسکا خطاب ہے پورا اثر کرے اور ترغیب دلاوے اور اس زمانہ مین اسلیے قیمتی ہین کہ ہملوگونکو

تعلق صفحہ ۱۴۳ سطر ۲۴ برنسبت عقائد دین عیسوی کے لکھی ہین کہ ایمان لاتا ہمارے خداوند عیسی المسیح پر اور اوسکے باپ پر جسنے اوسکو مردہ سے زندہ کیا ہے فقط

بدعتون کی افراط سے جنکا پیچے تذکرہ ہوگا اوسی جگہہ اور اوسی زمانیکے قریب
کہ جب جہان الہام الہی نازل ہوا ہمارا تعجب جاتا رہتا ہے اور باتین اوسے
ہمکو یہہ سبق ملتا ہے کہ کتاب مقدس کی حقیقت کے برخلاف ایسی غلطیان جبتک
اعتدال کے ساتھہ دلائل عقلی سے برابر اونکا مقابلہ کیا جاے اور سواے
دلائل کے اور کوئی ہتھیار اونپر نچلایا جاے کبھی دوام کے لیے جڑ نہین پکڑ سکتین
اورنہ عموماً رواج پا سکتی ہین —

باب چوتھا

دین عیسوی کی ترقی سنہ ۷۰ عیسوی سے قسطنطن کے جلوس تک

ابتدائی کلیسیا پر جو کچھہ ظلم اور زیادتی ہوئی اوسکا بیان آیندہ پر موقوف
رکھکر بالفعل ہم اوسوقت تک کہ جب اول عیسائی قیصر نے اوسے قائم کیا اوسکے
امن چین کے واقعات لکھتے ہین ہمنے مناسب سمجھا کہ پہلی دو صدی کے واقعات تیسری
صدی کے واقعات سے علیحدہ رکھے جائین کیونکہ اسی زمانہ کے قریب جاری سمجھہ مین کلیسیا کی
اندرونی تواریخ مین اول انقلاب واقع ہوا یہہ سچ ہے کہ بگڑنا اور خراب ہونا
اکثر باہستگی ظہور مین آتا ہے اور اول مخفی رہتا ہے اور اسی باعث یہہ ٹھیک دریافت
کرنا کہ کس گھڑی سے وہ شروع ہوا بہت مشکل ہے تاہم متلاشی حق کو جلد
معلوم ہو سکتا ہے کہ دوسری صدی کے اختتام اور تیسری صدی کے شروع کے

ہمارے ایمان کی مضبوطی ہو۔

ارنیوس قریب ۱۸۰ء عیسوی کے لیونس کا اسقف تھا اوس نے اپنی اون پانچ کتابون کے باعث زیادہ شہرت پائی جو اوس نے بدعت کی تردید مین لکھی تھین اور اون مین اکثر اون غلطیون کو جو اوس زمانہ مین کلیسیا کے درمیان واقع ہو گئی تھین غلط ثابت کر دیا تھا گو اوسکی عبارت جس مین اوسنے یہہ بحث کی ہے کسی کو کسی بات کی ترغیب دلانے یا میل کرانے کے لیے ہمیشہ عمدہ ترین تصور نہین کی جاتی ہے تاہم بحث مذہبی سے اوسکے دلی تنفر مین کسی طرح کا شبہہ نہین اور یہہ بات اوسکے خط سے جو اوسنے روم کے اسقف وکٹر کو عشاء ربانی کے مباحثہ مین اوسکی تند مزاجی اور بے امتیازی پر لکھا تھا اور اوپر اوسکا تذکرہ ہوا بخوبی ثابت ہے وہ خط بالکل سرتاپا عیسائی نرمی اور کشادہ دلی سے بھرا ہوا ہے اور سچ پوچھو تو اون دنون مین کتاب مقدس کے خلاف عقیدون کے روکنے مین ہر ایک عیسائی کی ذاتی جدوجہد زیادہ تر ضرور تھی اور اونکی یہہ جوش تقریر و تحریر زیادہ تر لائق عفو کیونکہ کلیسیا کا اتحاد اور اوسکی صفائی زیادہ تر اوسکے نامی گرامی اور ذی مقدور خادمان دین کی اپنی سعی و کوشش سے محفوظ رہی گو وہ خود اختلاف زبان اور اختلاف رسم و رواج اور بُعد مسافت کے سبب نہایت متفرق تھے اور دنیاوی حکومت کا کچھ بھی سہارا نہ رکھتے تھے غرض جب ہم ان باتون پر خیال کرتے ہین طرح بطرح کی

یکایک بالکل نیکیان بدی سے مبدل ہوگئین یا لوگون نے اوسکے اول اصول سے
یکبارگی انحراف اختیار کیا بلکہ برعکس اوسکے ہم اس بات کا پورا یقین دلا سکتے ہین
کہ تب تک بھی جو کچھ سلطنت روم مین فی الحقیقت نیک اور عمدہ تھا اسی کلیسیا مین
باقی تھا اُرجن قلسس سے کہتا ہے کہ کون ایسا شخص ہے جسکو اس بات کا اقرار
نہوگا کہ خراب سے خراب بھی شریک کلیسیا بہتر اور نیک تر ہین بہ نسبت
اون لوگون سکے جو عوام کی انجمن اور جماعتون کے شریک ہین اتھنی مین خدا کا
کلیسیا اگر آپ ما نہین امن چین سے سلامت روی کے ساتھ صرف اوسی کی
تعمیل مین ساعی ہے کہ جو خدا کی خواہش ہے اتھنی کی عام جماعت فسادی
اور فتنہ انگیز ہے اور اوسکے ساتھ مقابلہ کے بھی لائق نہین یہی حقیقت کورنتیہ
اور اسکندریہ کے کلیسیاؤن کی ہے اگر ہم اونکا مقابلہ اون شہرون کی عام
جماعتون سے کرین اور اسیطرح اگر ہم کلیسیا کے اہل مجلس مدبران کو ہر ایک شہر
کے اہالیان مجالس مدبران سے مقابل کرین ظاہر ہو جائیگا کہ اہالیان مجالس
مدبران کلیسیا خدا کے شہر کی حکومت کے لائق ہین اور اہالیان مجالس مدبران
شہری مین کوئی اخلاق ایسا نہین کہ جسکے باعث وہ اسقدر درجہ کے لائق ٹھہرین
یا عوام الناس شہریون پر ترجیح پاوین اور اگر ہم اس مقابلہ کو اور بھی آگے
لے چلین ظاہر ہو جائیگا کہ خراب سے خراب اور ناقص سے ناقص اسقف اور
خادمان دین بہ نسبت ملکی حاکمون کے اخلاق مین نہایت ترجیح رکھتے ہین۔

قریب کلیسا کے انتظام مین کچھ ایسے تبدل وتغیر ہوئے کہ جنسے اوسکی اصلی پاکی
اور صفائی کچھ جاتی رہی بیشک اس قسم کی جماعت جسکے حالات ہمنے ابھی درج
کیے ہمیشہ کے لیے تبھی قائم رہ سکتی ہے کہ جب انسان کی طبیعت ہی بالکل بدلجائے
اور انسان کے تمام کاروبار مین اصلی فرق پیدا ہوجاے ماسواے اسکے خود
دین عیسوی کے اصول اوسکے ایک حالت پر بحال اور برقرار رہنے مین مانع
ہوئے ایمان عیسوی کا میلان جانب ترقی ہے وہ سست کبھی نہین ہوتا سرایت
کرتا ہوا بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور اسی باعث جب وہ پھیلا اور عیسائیون کا شمار
بڑہا درجہ والے علم والے اور دولت والے سب اوسکے شمار مین آئے اور تمام
قوم کے اور تمام قسم کے آدمیون سے اوسے کام پڑا اوسکے درمیان اتنے
اقسام کی نیت اور مزاج کے آدمی ہوگئے کہ جنکا اوسکے ابتداے وجود مین
کیا ذکر تھا غرض جسقدر نو مریدون کا شمار بڑہا محبت برادرانہ کی گرم جوشی اور
سخاوت کی سرگرمی بتدریج ٹھنڈی ہونے لگی کیونکہ ممکن نتھا وہ سب کے ساتھ
عمل مین آتی جسقدر عیسائیون کا درجہ بڑہا وہ آپس کی برابری کہ جو اوسکی ابتدائی
اور عمدہ ترین وضع کا گویا بالکل خلاصہ تھی جاتی رہی جھوٹے علم نے اوسکی سادگی
بگاڑی اور دولت نے اوسکے اخلاق کی جڑ کاٹی بہرکیف اگر اوسکو دنیا کی مرفہ حالی
حاصل ہوئی وہ اپنی اصلی بے گناہی اور بچپن کی تازگی سے محروم رہی۔

ہمارے اس اوپر کے بیان سے یہ ہرگز مراد نہ لینی چاہیے کہ تیسری صدی مین

مغرب کی طرف جرمنی گالیہ اور برتنیہ یعنی الیمان فرانس اور انگلستانیون کے درمیان پھیل گیا تھا میشیہ اور تھراشیہ کے گاتھہ لوگون کو ایشیا کے بادڑیون نے عیسائی کیا اور جب وہ عیسائی ہوئے اونھون اپنی پہلی حیوانیت اور بےتمیزی بالکل چھوڑ دی غرض خلاصہ اس بیان کا یہہ ہے کہ قسطنطن کے جلوس سے پیشتر ہی فرنگستان کے اکثر ملکون نے دین عیسوی قبول کرلیا تھا صرف شمالی باقی رہ گئے تھے اور وہ مدت تک بت پرستی کی تاریکی مین پڑے رہے ایشیا کی قومون مین عرب اور ایشیا کوچک سے لیکر تاتار اور سمرقند کی سرحد تک کم خواہ زیادہ انجیل سے لوگ واقف ہوگئے تھے افریقیہ مین اسکندریہ سے کرتاگو تک ممالک شمالی کو اوسنے روشن کردیا تھا اور بحر اٹلانٹک کے ساحل تک پہونچ گیا تھا—

تیسری صدی کے شروع ہی مین ہر صوبہ کے ہر شہر مین کم سے کم سلطنت شرقی کے درمیان معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیون کا مجمع اور اسقف موجود تھا اور اس بات کی بکثرت سندین ملتی ہین کہ اسقفون مین جو لوگ اعلی اور سرگروہ تھے ہمیشہ آپس مین بڑی تندہی کے ساتھہ خط وکتابت جاری رکھتے تھے قمودس کی سلطنت مین جب عیسائیون پر ظلم وستم ملتوی رکھا گیا اکثر دولت اور درجہ والے خاندانون نے دین عیسوی قبول کیا اور ۲۵۱ عیسوی مین روم کے درمیان نواشیان کے اختلاف تعلیم پر فتوی دینے کو جب مجلس ہوئی باوجودیکہ دیہاتی

لیکن کلیسیا کی تواریخ لکھنے پر ٹھیک نظر رکھنے سے ہمکو کہنا پڑا کہ وہ اب اس زمانہ سے جماعتون کی تواریخ نہ رہ کر آدمیون کی تواریخ ہوگئی کیونکہ اب کلیسیا بہیئت مجموعی اسقدر پیش نظر نہین رہا کہ جیسا اوسکے معلم اور خادمان دین کے کام ہر وقت ہم لوگون کے سامنے آنے لگے پہلی دو صدیون مین برعکس اسکے خادمان دین کا تذکرہ بہت کم ملتا ہے کیونکہ وہ لوگ اپنا کام چپ چاپ بہ ستعدی اور بے غرضانہ خدا ترسی کے ساتھ کرتے رہے اور اونکے مذہب کی ترقی اور اونکے نو مریدون کی نیک روشنی سے یہہ بخوبی پایۂ ثبوت کو پہونچا ہے۔

دین کی ترقی بیشک برابر اوسی جلدی کے ساتھ ہوتی گئی اور ہم بدلائل یقین جانتے ہین کہ قسطنطین کے عہد سے پیشتر ہی سلطنت روم کے مشرقی صوبون اور اسیطرح سلطنت ایران مین اوسکی جڑ مضبوط ہوگئی تھی گبن مورخ لکھتا ہے کہ ارمنیہ مین ایمان کے تخم گہرے بوئے گئے تھے اور تیرداتس دربارۂ اول عیسائی بادشاہ ہونے کی عزت کے قسطنطین کے ساتھ جھگڑا کر سکتا ہے صحراے عرب کی بہت قومون نے دین عیسوی قبول کر لیا تھا اور اوسنے اوس ملک کے وسط مین نجران کے درمیان جگہہ پائی اور یمن اور سواحل بحر ہند مین جاری ہوا[1] اسکی بھی سند ملتی ہے پنطینس حبش مین جانا بیفائدہ نہوا[2] اسمین کسیطرحکا شک نہین کہ نور دین عیسوی کم خواہ زیادہ باختریہ پارتیہ اور سقوتیہ کے ملکون مین جو ایران کے شمال و مشرق بحر خضر و خوارزم کے جانب واقع ہین اور اسیطرح

حاصل کرتے تھے روم نے اپنی بزرگی اور ترجیح شمار اور دولت اور خیرات مین گھٹنی
نذی اسی صدی کے درمیان جیسا کہ یوسیبیوس لکھتا ہے روم کے کلیسیا مین چھیالیس[٤٦]
قسیس سات دیاقون یعنی خادمان دین سات نائب دیاقون چالیس[٤٢] پیرو یعنی
خوادم ادنی سوائے انکے باون[٥٢] شیطان چھوڑانے والے اور درس پڑھنے والے
اور دربانی کرنیوالے موجود تھے کچھ آگے چلکر ہم ان نئے عہدون کا جو خارج از کتاب
مقدس کلیسیا کی خدمت مین مقرر ہوگئے تھے بیان کرینگے ابھی ہم زیادہ رغبت
سے اس مقام پر یوسیبیوس کی باقی تحریر ختم کرتے ہین کہ جسمین وہ خبر دیتا ہے
کہ اوس کلیسیا روم مین پندرہ سو سے زیادہ بیوہ عورتین اور ماتم وار مصیبت زدہ
بھی تھے اور اون سبکی بفضل خداوند کریم وہ کلیسیا برابر پرورش کرتا تھا۔

یہہ عزت کی بزرگی دولت اور خیر خواہی خلائق مین کلیسیاء روم کو حاصل
تھی اور وہ اوسپر عمل بھی کرتا تھا لیکن اسپر قناعت نکر کے وہ بتدریج موقع پاکے
یہانتک بڑہا کہ دینی حکومت کے بے ٹھکانے دعوی پیش کرنے لگا تیسری صدی
نصف گذرنے ہی کے بعد ہم دیکھتے ہین کہ روم کا اسقف استفنس ایک مباحثہ
کے درمیان جو سابق مباحثہ سے بھی زیادہ خفیف تھا اپنے سابق اسقف وکٹر
کے قدم بہ چلا اور کلیسیای روم کی روایتون کو تمام دنیا کے لیے دوامی قانون
مقرر کرنے مین ساعی ہوا اوسکی ان زیادتیون کا مقابلہ اوسی آزادمنشی کے ساتھ
ہوا کہ جیسا سابق زمانہ مین ہوا تھا اور اوسنے بھی مثل سابق سرکشی کلیسیاؤنکو

[٤٦] کرنیلیس اسقف روم نے فابیوس اسقف انطاکیہ کے نام خط لکھا ہے اوسمین درج ہے تواریخ ۶ — ۴۳ ۱۲

جماعتون نے اوسی کام کے لیے اور ضلعون مین اپنے اپنے جدا جلسے کر لیے تھے ساٹھہ اسقف یکجا ہوئے تھے اور قسیس اور دیاقونون کا شمار تو اوس مجلس مین اس سے بھی زیادہ تھا اسی صدی مین کچھ اور زمانہ گذرنے پر دیوکلیشیان کا ظلم وستم شروع ہونے سے پیشتر ہم یوسیبیوس کے اعتبار پر یقین جانتے ہین کہ نہ صرف دین عیسوی نے یونانی اور غیر ملک والون کے درمیان ہی عموماً ترقی پائی تھی بلکہ خود روم مین اوسکی بڑی عزت اور توقیر ہونے لگی تھی نہ صرف عیسائی لوگ دربار قیصری مین اپنے عیسائی کنبے کے ساتھہ معزز عہدہ پاتے تھے اور مقرب بارگاہ ہوتے تھے بلکہ برملا اپنے ایمان کے اظہار اور اوسپر فخر وناز کرنیکے مجاز تھے عیسائیون کے خادمان دین کی نہ صرف لوگ ہی عزت اور خاطرداری کرتے تھے بلکہ صوبہ دار بھی اون سے بمہربانی پیش آتے تھے اور پرستش اور عبادت کے وقت عیسائیون کی ایسی بھیڑ ہوجاتی تھی کہ اونکے پرانے گرجا مین جگہہ کافی نہین ملتی تھی اور نئی بڑی بڑی عمارتین اونکے لیے بنائی جاتی تھین پس مذہبی عبادت اور پرستش کچھہ چھپا کر خواہ ملکی حاکمون کو گانٹھہ کر نہین کی جاتی تھی بلکہ برملا اور علانیہ بلا ممانعت اور مزاحمت اور ایسے امن وچین سے کہ جہانتک خودمختار بادشاہون کی تلون فراجی مین ممکن ہے —

اورشلیم کے ٹوٹنے کے بعد جبکہ انطاکیہ کا کلیسیا برائے نام مشرقی کلیسیاؤن کے درمیان مقدم گنا جاتا تھا اور جبکہ اکثر ایماندار اپنی تعلیم کے اصول اسکندریہ سے

اصول یا اپنے مطالب چھوڑنا گوارا نہین کرتے بلکہ جو کچھ خصوصیت ایک مرتبہ اختیار کر لیتے ہین موافقت مین کسیطرح کی خلل اندازی بغیر اوسے نبھاتے ہین اس باب مین نہ ہم کسی پر جبر کرتے ہین نہ اوسے کسی قانون کا پابند کرنا چاہتے ہین کیونکہ ہر ایک اُسقف اپنے کلیسیا کے انتظام مین اپنی آزاد مرضی مطابق کاربند ہونے کا استحقاق رکھتا ہے اوسکی جوابدہی خدا کے نزدیک ہے۔

قیدوکیہ مین قیصریہ کے اُسقف فرملیانس استفنس کی اس حرکت سے جو اوسنے افریقیہ والون کے مختارونکو روم مین مقبول ہونے سے باز رکھا تہا وہ گرم جوشی کے ساتھ اپنی ندامت ظاہر کرتا ہے وہ اس بات کا الزام دیتا ہے کہ یہہ جسے پطرس کا جانشین قرار دیتے ہین اپنی اولی العزمی اور بداندیشی سے اوس اتفاق کے پہاڑ کو جسپر کلیسیا کی بنا پڑی تھی معرض زوال مین لایا وہ اقرار کرتا ہے کہ روم کی رواہتین اکثر اور کلیسیاؤن کی روایتون سے حالانکہ وہ بھی حواریون سے ملین مختلف ہین مگر اور کلیسیاؤن نے اپنے اس اختلاف کے باعث عیسائی میل موافقت کا سلسلہ نہین قطع کیا۔

اوسی زمانہ کے قریب ایک اور معاملہ ایسا ہوا کہ اوس سے روم کا حقیقت حال زیادہ تر منکشف ہوگیا اور اوسکی آیندہ دست درازی کا مزہ پیشتر سے ملگیا ہسپانیہ کے دو اُسقفون کو یعنی بسیلیدس اور مرتیالس کو ایک مجلس نے موقوف کر دیا تھا اور اوس صوبہ کے اُسقفون نے اوس کلیسیا کے اتفاق رائے سے

اپنی رفاقت سے خارج کردیا۔

انمین سے ایک کلیسیا کرتاگو کا تھا وہان کا اُسقف اوسوقت کپریان تھا وہ تیسری صدی کے اُسقفون مین بڑا نامی ہوا اوسنے روم کی زیادتیون کو بڑے استقلال اور استحکام کے ساتھہ روکا اور بہت صاف صاف عبارت مین لکھدیا کہ اپنے اپنے کلیسیا کے انتظام مین ہرایک اُسقف آزاد اور خودمختار ہے اور روایتون کے تسلیم کرنے سے جب تک کہ اونکا ثبوت کلام تحریری مسیح اور اوسکے حواریون سے نہ پہونچے انکار کیا۔

کپریان کے یہہ اصول جنکا ابھی ذکر ہوا اس باعث سے اور بھی زیادہ لائق لحاظ اور قیمتی ہین کہ گو وہ روم کے اُسقف کے اختیار وحکومت سے انکار کرتا ہے تاہم اور مقامون پر اوسکی سرداری کا مقر ہے اگر تمام دنیا کے اُسقف کسی مجلس مین جمع ہوتے وہ روم کے اُسقف کو صدارت دیتا لیکن ساتھہ ہی سواے درجہ کے اور کسی بات کی فوقیت سے اوسنے بہت اعتدال کے ساتھہ انکار کیا ایک مجلس کی جانب سے جب اوسے استفنس کو خط لکھنا پڑا اوس نے مثل بھائی اور برابر کے اپنا مطلب اسطرح پر ظاہر کیا کہ ای عزیز بھائی بلحاظ اپنے آپس کے مرتبے اور خلوص محبت کے اور بخیال اس بات کے کہ تم اپنے مذہبی ایمان کی حقیقت کے باعث جو بات کہ مذہبی ہے اور ساتھہ ہی حق تم اوس سے خوش ہوگے ہمنے تمکو ان باتون سے مطلع کیا بے شک ہمکو معلوم ہے کہ بعض آدمی اپنے

اختیار تھا اور مشہور زنوبیہ کا بھی اوس سے سہارا تھا اوسنے اپنا رتبہ چھوڑنے سے
انکار کیا یہہ اختلاف بنا رہا یہانتک کہ قیصر اوریلیان پالمرا کی ملکہ پر فتح پانیکے بعد
انطاکیہ مین آیا کیتھلک عیسائیون نے یعنی اسقف روم کے جانبدارون نے
قیصر کے حضور مین نالش کی کہ ہم لوگون کا فیصلہ کوئی نہین مانتا اور اوس سے
مدد چاہی غرض تواریخ کلیسا مین یہہ اول مرتبہ تھا کہ ملکی حاکمون سے مذہبی امور
مین اونکی یہہ مشکوک مدد مانگی گئی قیصر نے حکم دیا کہ جو اسقف اطالیہ اور روم کے
اسقفون کی رفاقت مین قائم اور بحال ہے وہی اسقفی متنازعہ پر مقرر کیا جاوے
بت پرست قیصر سے یہہ فتوی کچہہ معمول اور منصفی سے بعید نہ تھا اوسنے اپنے نزدیک
واجب حکم دیا اوسکو اس بات کا کچہہ بھی خیال نگذرا ہوگا کہ اس سہل حکم کی نظیر پر
اوسکے بعد کیسے کیسے بھاری دعوے ہونگے اور دست درازیان کیجاینگی

دوسری صدی ختم ہونے کے قریب اسکندریہ کا کلیمنس جو کلیسیا کا ایک
قسیس تھا وہان کے عیسائی سوال جوابی مدرسہ مین اپنے اوستاد پانٹینس کا جانشین
ہوا اور اوسنے اپنے علم کے زور اور زیادتی سے اوس عہدہ کی رونق بڑہائی اور اوسکے
ہم عصرون کی جو یہہ راے اوسکی نسبت تھی اوسکے کسیقدر واجب ہونے کی دلیل
اوسکی وہ سب کتابین ہین جو ابتک موجود ہین اونمین ایک وہ ہے جو سٹرو ماتس
یعنی مرقع کے نام سے مشہور ہے یہہ کتاب عقائد عیسوی کی تعلیم اور تہذیب اخلاق
کے بیان مین ہے بت پرستون کی باطل پرستی اور بدکاریون کی ناپاک رموز اور متعلقات پر

جسکا بسیلیدیس اُسقف تھا اوسکی جگھہ پر ایک دوسرے شخص کو مقرر کیا وہ دونون
اُسقف جو موقوف ہوئے تھے روم مین گئے اور اپنا استغاثہ استفنس کے
سامنے پیش کیا اوسنے صوبہ کے اُسقفون کا حکم منسوخ کرکے اون دونون کو
پھر اونکے عھدون پر بحال کردیا اس بات سے ہسپانیہ مین دونون فریقون
کے درمیان تکرار پیدا ہوئی اور تب اوسکا استغاثہ کرتاگو کے کلیسیا کے
سامنے پیش ہوا کرتاگو کے اُسقف کپریان نے بلا تامل استفنس کا فیصلہ
منسوخ کیا اور اون دونون اُسقفون کی بحالی کا حکم غیر واجب ٹھہرایا واضح ہو
کہ اس مکتوب مین کپریان نے اسکی کچھہ تفتیش نہین کی کہ آیا اس قسم کی مداخلت کا
استحقاق روم کی اُسقفی کو حاصل تھا یا نہین اوسنے صرف اسیقدر کہا کہ اون
دونون اُسقفون کے جرم لائق موقوفی کے تھے اور اونکے جانشین جائز
طور سے مقرر کیے گئے لیکن جبکہ اوسکے سامنے یہہ استغاثہ پیش ہونیکے باعث
اوسنے خود اپنے لیے کسیطرح کی حکومت واختیار کا دعوی نہین کیا وہ کسطرح
اپنے قبول کیے ہوئے اصولون کے بموجب روم کی اُسقفی مین اس قسم کا
کوئی دعوی منظور کرسکتا تھا۔

اسی صدی مین کچھہ آگے چلکر یعنی ۲۶۹ سنہ عیسوی مین مشرقی اُسقفون کی
ایک مجلس نے سموستہ کے اُسقف پول کو بدعت کے جرم مین موقوف کیا اور حسب
قاعدہ مروجہ ایک دوسرے شخص کو اوسکا جانشین بنایا مگر پول کا شہر مین بڑا

باعث ہوا اور کتاب مقدس اس جانفشانی سے تقسیم کرتا رہا کہ ہم یہ کہہ سکتے ہین
عیسائیون کا شمار ایک شخص کی صرف عقلی اور علمی کوششون سے شاید ایسا کبھی
نہین بڑہا تھا اوسپر ظلم ہوا اور وہ اوس مظلومی کی عزت کے لائق تھا اسقف
دمتریوس[51] کی حسد کے باعث وہ اپنے عہدہ سے موقوف ہوا اور ملک سے نکالا گیا
اور پیرسالی مین سنگدل قیصر روم کے ہاتھ سے اوس نے تکلیفین اوٹھائین جیسے
گویا اوسکی قسمت نے دوچند خوبی دکھلائی وہ ایام جلاوطنی مین شام کے ملک مین
قیصریہ کے درمیان جا رہا تھا اور وہان لوگون نے اوسے پناہ اور مدد دی
تاوقتیکہ قیصر ڈیشیوس نے اوسے مقید کیا اوس ظالم قیصر کے مرنے تک وہ
قیدمین رہا اور پھر ایک ہی دو برس بعد شاید ۲۵۴ عیسوی مین طیر کے
درمیان وہ بھی مرگیا۔

جیسا ارجن لائق اور مستقل مزاج تھا ویسی ہی اوسکی تصنیفین بہی ازعلامات
دلاوری اور وسعت طبعی ہین حرارت دینی کا اونمین جوش ہے اور خلوص
باطن سے حق کی تلاش ہے شمار اونکا حد سے زیادہ ہے لکھا ہے کہ چھ ہزار جلد تک
اونکی نوبت پہونچ گئی تھی متعدد کاتب جنھین زود نویسی کے فن مین مہارت تھی
ہمیشہ اوسکے پاس حاضر رہتے تھے وہ باری باری سے ہر ایک لکھواتا تھا اور
اونکے سوا ایک گروہ اوسکی تصنیفات کی نقل نویسی مین مشغول رہتا تھا اب بھی
جسقدر اوسکی کتابین موجود ہین اوسکی محنت شاقہ کی دلیل کے لیے کچھ کم نہین ہین

[51] اسقف کی حسد [illegible] باعث [illegible] چپکے سے [illegible] ارجن [illegible] بغیر [illegible] اسکندریہ [illegible] فیصلہ [illegible] اسقفون سے ہوا [illegible] کتاب مین لکھا ہے کہ ارجن اس بات مین کہ کتاب مقدس کے لفظی معنی پر کاربند ہوکر دین کے لیے خوجہ بنگیا تھا یہی یوسیبیوس کا لکھنا ہے [illegible] اوسکی دشمنی کا باعث ہوا

بڑی ملامت کے ساتھ الزام لگایا ہے دینداری کے معقول مضامین بھی اوس مین
اکثر صاف صاف گرم جوشی کے ساتھ درج کیے ہین لیکن اوسکی تمام کتابون مین
بے جوڑ باتین اور بے موقع دلیلین اسقدر بھری ہوئی ہین اور فلسفی اور دیوتاون
کی حکایات و روایات اسقدر لکھ دی ہین کہ وہ اب اس زمانے کی تعلیم و تہذیب
کے کام مین نہین آسکتی ہین —

اسکے بعد کلیسیای اسکندریہ کی تواریخ مین سب سے اچھا تذکرہ اُرجن کا
ہے یہہ عجیب شخص جو قدیم عیسوی مورخون مین سب سے زیادہ نامی ہوگیا ہے
مصر کا رہنے والا تھا اور ۱۸۵ عیسوی مین پیدا ہوا تھا اوسکا باپ لیونداس
۲۰۲ عیسوی مین شہید ہوا جب وہ قید تھا اوس نے مجلس مین اپنے لڑکے
اُرجن سے ایک خط پایا اوس خط کا صرف ایک فقرہ بچکر ہم تک پہونچا ہے اور
وہ یہہ ہے ای باپ خبردار تم ہم لوگون کی خاطر اپنا دل نہ بدلو اُرجن کی عمر اوس وقت
قریب ۱۷ سترہ برس کے تھی اوس نے تعلیم دینی اسکندریہ کے کلیمنس سے پائی تھی
اور علم فلسفی امونیس سکاس سے سیکھا تھا اور اوس نے ان دونون مین اسقدر جلد
کمال حاصل کیا تھا کہ ۱۸ اٹھارہ برس کے سن مین سوال جوابی یعنی عیسائی مدرسہ کا
مہتمم مقرر ہوا اور ۳۰ تیس برس تک اوس عہدہ پر مقرر رہا اور اپنے عہدہ کا کام
ایسی تن دہی اور لیاقت سے انجام دیتا رہا اور کتابین اس کثرت اور ایسی مستعدی
سے تصنیف کرتا رہا اور اپنی فصاحت اور خوش بیانی سے اسقدر لوگون کو ترغیب کا

اور اپنے دین کی عمدگی اور برتری اس خوبی سے درج کی کہ اب بھی اوسکے پڑھنے سے دل مین جوش آئے بغیر نہین رہتا۔

لیکن اُرجن کی سب سے بڑی کام کی تصنیف اور جسے اوسنے واجبی بہت قیمتی سمجھا اور جسکے مرتب کرنے مین کہتے ہین اوسنے اٹھائیس برس صرف کیے تھے کتاب سپٹوا جنٹ ہے یعنی توریت کا یونانی ترجمہ اوس سے چار سو برس پیشتر ہوا تھا چنانچہ اس عرصہ مین نقل ہوتے ہوتے اوسمین بعض غلطیان پیدا ہوگئی تھین بس اوسکا صحیح کرنا یہہ کام اوسی اُرجن کے ذہن وذکا کے موافق تھا اوس نے بڑی محنت سے اور تین ترجمون کا جو عبرانی سے ہوئے تھے مقابلہ کرکے سپٹوا جنٹ کے ساتھ اونھین چار مدرون مین لکھا اور اوس کتاب کا نام چہار مدرہ رکھا بعد ازان اوسنے اوسمین دو مدر اور بڑھائین ایک اصلی عبرانی کی اور دوسری یونانی حرفون مین عبرانی کی اور تب اوسکا نام شش مدرہ رکھا اور پھر اوسکے بعد اوسے دو ترجمے یونانی زبان مین اور دستیاب ہوئے چنانچہ اونکو بھی اوسنے اوسمین شامل کرکے اوسکا نام اُکطپلا یعنی ہشت مدرہ رکھدیا ان تمام ترجمونکو اوسنے اصل عبرانی سے اور ایک کو دوسرے سے اس خوبی کے ساتھ مقابل کیا اور جانچا کہ جیسا وہ محنتی تھا ویسا ہی اوسکا محقق اور باریک بین ہونا بھی ثابت ہوا اس حیرت انگیز نسخہ کے اب صرف چند اجزا باقی ہین۔

لیکن جب اُرجن نے کتاب مقدس کی تفسیر اور تعبیر لکھنے پر کمر باندھی اوسے

اوسکی تصنیفون مین سے جو ابتک زیادہ مروج ہے وہ مشہور کتاب ہے
جسکا نام اوسنے تائید دین عیسوی رکھا تھا اور جسے اوسنے قلسس کے جواب مین
لکھا تھا یہ قلسس پہلا مخالف دین عیسوی ہے جس نے سوچ سمجھکر دین عیسوی کے
برخلاف اپنا قلم اوٹھایا معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے اپنی کتاب دونون انتونیس
قیصر کے زمانہ مین لکھی اور اوسکا نام کلمۃ الحق رکھا لیکن اوسکے کسی قسم کے حالات
روزمرہ سے بھی اوسکے متخصص مخالف ارجن کو واقفیت نتھی اور اوسکے خیالات
دربارۂ فلسفی کس قسم کے تھے ابتک علما اور فضلا کے درمیان اسکی گفتگو ہے بہرکیف
اوسکی کتاب سے جسقدر اوسکے مخالف ارجن نے اپنی کتاب مین منتخب کیا ہے
اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسے فصاحت و بلاغت اور طنزآمیز عبارت
لکھنے مین دسترس کامل حاصل تھی اور طاقت بیان بھی بدرجۂ غایت تھی وہ بہت
ہوشیاری سے اپنے اعتراضون کے لیے باتون کو چنتا تھا تیزفہمی سے حق چھپاکر
جھوٹ کو فروغ دیتا تھا بہت سی باتون کو جو اوسکے موافق مطلب نہوتی تھین
فروگذاشت کرتا تھا اور بہت سی باتین اپنے موافق مطلب اپنی طبیعت سے
گڑھ کر بنا لیتا تھا اور امور واقعی کو افواہی اتہام اور بہتانون سے مخلوط کر دیتا تھا
غرض اوسکی تصنیفات کی وہی علامات ہین جو بڑے نامی مناظرین کی ہوا کرتی ہین
ارجن نے اوسکا مقابلہ بڑی سرگرمی اور فیاضی سے کیا اوسکے اعتراضات باطل
کئیے اوسکی غلط تحقیقون کو رد کیا خود اوسکی تحریرون مین جو اختلاف تھے اونکی گرفت کی

اُرجن کو بُلایا اور یہہ وہان گیا اور دونون مرتبہ اون مجلسون مین اپنے مخالفونکو قائل کیا یہہ اوسکے ذہن وذکا کی کامیابی اوسکی بڑی نصیب ور کوششون مین گنی جاتی ہے اوسکے شاگردون مین بہت عالم وفاضل ہوئے اور اونھون نے اپنی زندگی مین محنت سے اور بوقت مرگ اپنے استقلال سے اپنا خلوص عقیدت ثابت کیا اور عیسائیون کا شمار بڑھایا۔

اُرجن کے باب مین رائے کا اختلاف ہے ایک فریق تو اوسے علم دین مین ایسا بڑا عالم تصور کرتا ہے کہ حواریون کے زمانہ سے عیسائیون کے درمیان ویسا کوئی ہوا ہی نہین اور دوسرا فریق اوسے اَریس اور اور تمام بڑے بڑے ملحد اور بدعت والون کی اصل ٹھہراکر لعنت دیتا ہے لیکن دونون فریق غلطی کرتے ہین گو اُرجن کا ذہن وذکا نہایت تیز اور حد سے باہر تھا لیکن مادہ تامل وانضباط اوسکا ناقص تھا اور بہت باتون مین وہ پُرخطا عالم اور خطرناک ہادی ثابت ہوا تاہم اَریس کی اور جو اوسکے بعد ہوئے اونکی بدعتین کلیسیا کو خراب ہی کرتین کہ جس طرح پیر اوسکے بہتیرے سابقینون کی بدعتون نے خراب کیا ہے اُرجن نے اپنے فقیھون کے واسطے وہ پھسلنے والا رستہ اشارہ کنایہ استعارہ اور تمثیلون کا بالکل ہی بند رکھا ہوتا۔

اوسکا سب سے نامی جانشین اسکندریہ کے عیسائی سوال جوابی مدرسہ مین دیونسیوس ہوا اور وہ ۲۴۸ عیسوی مین اسکندریہ کی اسقفی پر ممتاز کیا گیا وہ

ویسی کامیابی حاصل نہوئی اوسکا الزام کچھ اوسکے ذہن وذکا پر نہین ہے بلکہ اوسکی
تمیز اور تجویز پر اوسنے بھی اوسی خیالی طریق کی پابندی لازم سمجھی جسکی اوسکے
زمانہ مین پیروی ہوتی تھی یعنی اون لوگون کی غلطیون مین پڑا جو اشارہ کنایہ
استعارہ اور تمثیلون کے پیرو ہین اور اس بات مین جملہ سابقین سے بہت
زیادہ سبقت لے گیا کتاب مقدس کے سہل سہل فقرون سے لفظی معنی چھوڑکر
مغلق اور ذہنی اور مجازی معنیونکے نکالنے مین ساعی ہوا اسی طرح پر افلاطون کے
آخری پیروون نے یونان کے دیوتاؤن کے کہانی قصون پر پردہ ڈالنا
چاہا تھا اور اسیطرح اسکندریہ کے یہودی تفسیر خلاف حق کے خطرہ مین پڑے غرض
آرجن کے دل پر فلسفی کا اسقدر اثر ہو گیا تھا کہ وہ اپنا بالکل فہم وذکا کتاب مقدس
مین بھی اوسی فلسفی کے اصول تلاش کرنے مین خیالی طور پر کام مین لایا اوسکی
غلطیان مشرقیون کے بے قید مستانہ خیالون مین ایسی دلپذیر معلوم ہوئین
کہ اوسکے شاگردون کی کثرت سے وہ بہت جلد پھیل گئین اور چھٹی صدی کے
آخر تک یعنی جروم کے زمانہ تک کلیسیا کے جانب سے بھی اونکی کچھ اچھی مزاحمت نہوئی
آرجن کی شہرت کچھ صرف اوسکے وطن ہی مین یا مدارس فلسفی ہی مین یا عیسائیون
ہی کے درمیان نہ تھی بلکہ قیصر اسکندر کی ماں ممیہ شام مین اوسکی زیارت کے لیے
آئی تھی روم مین اوسکا بڑا نام تھا یونان مین بھی اوس نے دین کی بڑی مدد کی
اور عرب مین جب بدعت اور خلاف تعلیم کی بابت دو مرتبہ بھاری مجلسین ہوئین

مظلوموں مین ہر ایک شخص اپنا رشتہ دار اور ساتھی دیکھے گا اور انمین شہر کے
رئیسون کو بلکہ آپ کے درجہ کے برابر والون کو بھی پاویگا اگر اون مرد عورتون مین
آپکے دوست و رشتہ دار نہون آپکے دوستون کے دوست خواہ رشتہ دار ضرور
ہونگے اگر آپ ہمپر رحم نہین کرتے اپنے اوپر رحم فرمائیے اگر اپنے اوپر بھی رحم نہین
کرتے کرتاگو پر رحم فرمائیے تمام صوبہ کو بچائیے اگر آپ اپنے ارادہ پر ثابت قدم
رہین گے وہ فوج کشی اور ہنگامہ سے بالکل درہم و برہم ہو جائیگا لیکن آپ جو چاہے
سو کیجیے اس فرقہ کا تنزل کبھی نہوگا حقیقت مین یہہ ایسا جلد کبھی نہین ترقی پاتا ہے
کہ جیسا اوس وقت جب اسپر ظلم ہوتا ہے کیونکہ اوس وقت ہر ایک شخص جو عیسائیونکا
استقلال اور تحمل دیکھتا ہے اونکے مذہب کی حقیقت کا متفحص اور متلاشی ہوتا ہے
اور جب اوسکی حقیقت دریافت کرلیتا ہے آپ بھی عیسائی ہو جاتا ہے

ترتلیان کرتاگو کے کلیسیا کا ایک قسیس تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۴۵ برس کی
عمر مین سنہ ۱۹۲ عیسوی کے درمیان اوس عہدہ پر مقرر ہوا جیروم لکھتا ہے کہ
یہہ شخص بہت مستعد اور سرگرم تھا اور جو اوسکی کتابین ابتک موجود ہین اونکے
دیکھنے سے فی الحقیقت وہ ایسا ہی معلوم پڑتا ہے اوسکی بنائی ہوئی کتابون
مین سے اکتیس ۳۱ اب بھی موجود ہین مضامین اونکے متفرق ہین کوئی بت پرستون
کے ظلم اور تہمتون سے دین کو بچانے کے لیے لکھی ہے کوئی بدعت کی آلودگی سے
اوسے صاف رکھنے کے لیے اور کوئی دینداروں کے تہذیب اخلاق اور تادیب

کوپریان کا ہمعصر تھا اور اوسکے ساتھہ کچھہ خط وکتابت رکھتا تھا وہ بھی کوپریان
کی طرح ۲۵۸ء عیسوی کی ایذا رسانی مین جلاوطن کیا گیا اور اوس سے بھی زیادہ
دنون تک قید مین رہ کر بعض تیان برداشت کرتا رہا لیکن آخر اوس نے خلاصی پا کر
۲۶۷ء عیسوی مین اپنے عہدہ پر وفات پائی اوسکی چند تحریرین جو کسیقدر لائق
تعریف کے ہین یوسیبیوس کے باعث بچ رہی ہین اور اونمین نسبت کلیمنس
اور اُرجن کی تصنیفون کے فیلسوفانہ مضامین بہت کم ہین۔

کرتاگو کے لاطینی کلیسیا نے دوسری صدی کے آخر تک کچھ زیادہ شہرت
نہین پائی تھی یعہ دوسری صدی کے آخر مین تھا کہ ترتلیان نے اوسے رونق دی
لیکن ہم ابھی کہہ آئے ہین کہ اوس زمانہ کے قریب دین عیسوی جسکی برکت دریاے
نیل کے دوطرفہ علاقون مین اور اوسکے ملحق صحراؤن مین بھی پہونچ گئی تھی افریقیہ
کے ساحل شمالی مین بخوبی عموماً جاری ہوگیا تھا ترتلیان نے افریقیہ کے رومی
صوبہ دار کو جو عرضی بھیجی تھی اوسمین عیسائیون کو تکلیف اور ایذا سے نجات
دلانے کے لیے یعہ بھی لکھا تھا کہ اگر آپ کو عموماً عیسائیون کی تکلیف دہی منظور ہے
جب ہزارون مرد عورت ہر عمر اور ہر درجہ کے آپ کے سامنے کھڑے ہوجاینگے
اور اپنے عیسائی ہونیکا اقرار کرینگے آپ اسقدر تلوارین اونکے قتل کرنے کو
اور اسقدر لکڑی اونکے جلانے کو کہان سے لاوینگے خود کرتاگو کا کیا حال ہوگا
جب اسطرح آپ اوسکا دسوان حصہ مٹا ڈالینگے اور جب اون مقتولون مین اور

پیش آئے جو ہوا اس مین شک نہین کہ ترک دین کے بعد اوسنے کلیسیا کے دستور اور اوسکے خادمان دین کے چلن اور رفتار کے برعکس ترغیب دینے مین خصومت اور مبالغہ کے ساتھہ اپنی خوش بیانی ظاہر کی۔

اوسی کلیسیا مین ترتلیان کی شہرت کے بعد ہنوز کچھہ بہت عرصہ نگذرا تھا کہ کوپریان مشہور ہوا اوسکی تصنیفون مین اس صدی کی تواریخ کے لیے اور بھی زیادہ کام کی باتین ملتی ہین کوپریان افریقہ کا ایک بت پرست تھا اور اوائل عمر مین اوسنے فصاحت اور بلاغت کی تعلیم کے درمیان بڑا نام پایا جب وہ عیسائی ہوا فوراً کرتاگو کے کلیسیا مین اوسے ایک معزز درجہ ملا اوسکے سوانح عمری لکھنے والا دیاقون پونطیس لکھتا ہے کہ جب وہ نومرید ہی تھا اوسے قسیس بنا لیا اور پھر درجہ اسقفی پر سرفراز کیا اور ظن غالب ہے کہ وہ اپنے اصطباغ سے تین ہی برس کے اندر یعنی ۲۴۸ سنہ عیسوی مین کرتاگو کا اسقف مقرر ہوا کہتے ہین کہ وہ اس خطرناک عہدہ پر کچھہ اپنی خوشی سے نہین مقرر ہوا تھا بلکہ کلیسیا والون کی منت اور التجا کے باعث بہر کیف اسمین شک نہین کہ دس برس تک وہ اوس عہدہ پر رہا اور اس عرصہ مین اوسکی نگہبانی سے جماعت کا نہایت فائدہ ہوا اوسکا نام یادگار زمانہ رہیگا قیصر ولریان کے عہد مین اوسنے بڑے استقلال کے ساتھہ شربت شہادت نوش کیا۔

اوسکی شہادت کا دلسوز بیان آگے ہوگا اس مقام پر جو کچھہ اوسکی تصنیفین بچ رہی ہین اون سے جو کچھہ اوسکی صفات کلیسیائی منکشف ہوتی ہین اونکی بہ نسبت

سکے لیے اوسکی وہ کتاب جسکا نام تائید ہے بیشک اوسوقت کی تصنیفون مین
بہت قیمتی ہے اور اوسکی کتب اخلاق بھی اوس زمانہ کے نو مریدون کے بہت
کام مین آئی ہون گی کیونکہ اون لوگون کی تعلیم کسی مستحکم اصول پر نہین ہوئی تھی
اور اونکے چارون طرف عموماً بدکاری کی وبا پھیلی ہوئی تھی اوسکی لیاقت علمی
کے بہ نسبت اسیقدر کہنا کافی ہے کہ اوسکے جملون کے بے جوڑ ہونے پر اوسکے
غلط نتیجون کے نکالنے پر اوسکے غیر مربوط اور افریقائی خیالون کے جوش پر
ہم جو کچھ الزام دین اور اوسکی عبارت آرائی پر ہم جاہے جسقدر مسکرائین اور
اوسکے تواریخی بیانون پر ہم چاہے جسقدر شک کرین ایسا کوئی مقام نہین ہے
کہ جسمین ہم اوسکی طاقت اور زور طبعیت سے مقر نہون اوسکے متین اور مختصر
فقرے اوسکے سخت طعن اوسکی ناتراشیدہ اور بیخوف شیرین کلامی اسقدر
طاقت اور سرگرمی ظاہر کرتی ہے کہ ویسی دوسرے کسی نیس کی مشہور مجلس کے
پیشتر مصنف مین نہین ملتی ۔

اسی فرط سرگرمی سے اوسکی تنزلزل مزاجی کو تعلق تھا ایدھر تو انواع و
اقسام کی بدعتون کی تردید مین اوسنے بہت سے رسالے لکھے اور اودھر
یکایک منٹنس والون کا عقیدہ جو تمام بدعت والون مین سب سے زیادہ
نامعقول تھے اختیار کر لیا سنیٹ جیروم اوسکے اس اختلاف مذہبی کا باعث
وہ تحقیر اور بے امتیازی لکھتا ہے کہ جسکے ساتھ روم کے خادمان دین اوس سے

اُسقفون کے تقرر مین اوس نے ہمیشہ اونکا اختیار مانا اوس نے اپنے اٹھانوین
مکتوب مین جو ہسپانیہ کے خادمان دین اور جماعت کے نام لکھا تھا بموجب
شرع موسوی اور حکم حواریان اُسقفون کا تقرر عوام کی جانب سے واجب ٹھہرایا ہے
وہ لکھتا ہے کہ عموماً یعنی اکثر قریب قریب کُلیتہ یہی دستور جاری ہے اور اوسکے
بحال رہنے کے لیے بدلائل التجا کرتا ہے اور اسطرح ہر ایک اُسقف کی علیحدہ خودمختاری
اور دینی اختیارات مین اونکی مساوات مطلق اوس نے روم کے اوٹھتے ہوئے
حوصلے کے مقابل برقرار رکھی ــ

پس کوپریان کو قسیسون کے دبانے مین خواہ جماعتون کو مغلوب کرنے مین
اُسقفی کی خودمختاری کا نرا حامی نہ تصور کرنا چاہیے عموماً اوسکا مقصد اسقدر
خادمان دین کے کسی درجہ کو دوسرون پر غالب اور برتر کر دینے کا نہ تھا
کہ جسقدر دینداروں کی آنکھون مین تمام خادمان دین کی توقیر بڑھانے کا اور
خود کلیسیا کی بیحد تعظیم و تکریم اونھین سکھلانے کا اوسکا یہہ میلان طبیعت اوسکے
اوس مشہور رسالے سے بخوبی مترشح ہوتا ہے جو اوس نے توحید کلیسیا کے باب مین
لکھا تھا اوس مین اکثر اسطرح کے فقرے درج کیے ہین وہ شخص خدا کو اپنا باپ نہین
بنا سکتا جس نے کلیسیا کو اپنی ما نہین بنائی کلیسیا کے بغیر زوال سے بچنا اوسی طرح
ناممکن ہے جسطرح کشتی نوح کے بغیر کسی کا طوفان سے بچ سکنا یہہ اصول گو بعد ازان
بہت مشہور اور معروف ہو گئے مگر اوسوقت پہلے ہی پہل عیسائی کلیسیا مین اسکے سکھلائے گئے

گفتگو کیجاتی ہے اوسکے خطوط مین کئی مقام پر اسقفی کا نام اور عہدہ نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ لکھا ہے اسمین کلام نہین کہ یہہ اوسکے بیان کی تاثیر تھی دونون پر یعنی جنکو اوسنے وہ خط لکھے اور جو اونکے بعد ہوئے کہ اسقفی کا مرتبہ اپنی سابق انکساری سے کہین بڑہ چڑہ کر بلندی کو پہونچ گیا اور اسی سبب سے بہتون نے کوپریان کی بڑی تعریف کی ہے کہ وہ متبرک دینی حکومت کیواسطے لڑنے والا بہادر تھا اور بہتون نے اوسے بدنام کیا ہے کہ اوسی کے باعث کلیسیا سے وہ حواریون کی انکساری جاتی رہی لیکن اوسکی تحریر پر خوب غور کرنیسے دریافت ہوجائیگا کہ وہ کبھی کبھی خادمان دین کے تمام درجات کے لیے ایسے مشابہ الفاظ تعظیم و تکریم کے کام مین لاتا ہے کہ جو اوس نے اسقفون کے امتیاز اور اعزاز کے لیے رکھے تھے اور سوائے اسکے وہ اپنے لیے اور اپنے ہمرتبہ والون کے لیے اپنی اپنی اسقفی مین اور اسکے انتظام کے واسطے کسیطرح کی خودمختار حکومت کا استحقاق روا نہین رکھتا اپنے چھٹے مکتوب مین جو اوسنے اپنے قسیس اور دیاقونون کو لکھا تھا وہ کہتا ہے کہ ہمارے بھائی قسیسون نے جو کچھہ کہ مجھکو لکھا ہے مین اکیلا اوسکا جواب لکھنے سے معذور ہون کیونکہ مین نے اپنی اسقفی کے شروع سے یہہ قاعدہ رکھا ہے کہ بغیر تم لوگون کی راے اور جماعت کی منظوری کے خاص اپنی تجویز پر مین کچھہ کام نکرون جسطرح پر اوسنے اپنی کلیسیا کی حکومت مین خادمان دین اور کل جماعت کی خودمختاری کا لحاظ رکھا اسیطرح

۵۷ مثلاً یہہ اوسی کی تحریر سے اوس سے تمھین معلوم ہوگا کہ اسقف کلیسیا مین ہے اور کلیسیا اسقف مین ہے اور یہی جو کوئی اسقف کے ساتھ نہین ہے کلیسیا کے ساتھ بھی نہین ہے مکتوب ۶۹ ۵ وہ اسقف کو خدا کا قائم مقام مانتا ہے اور کہتا ہے کہ جو اسقف کا مقابلہ کرتا ہے وہ ۵ اسقف اسقف پر فتوی نہین لگاتا جب خود خدا پر مکتوب ۵۵ ۱۳ *

اونپر اور تمام جماعتون پر اسقدر اختیار حاصل کرین کہ جو کبھی شروع مین کسی کے خیال مین نہین آیا تھا لیکن جسکا بتدریج داخل حکومت کر لینا کچھ مشکل نتھا کوپریان کے اکثر مکتوبون سے یہہ صاف ظاہر ہے کہ اوسکے عہد مین خواہ کم سے کم اوسکے کلیسیا مین خطاکار خادمان دین کو معطل اور موقوف کرنیکا اُسقفون کو اختیار حاصل تھا لیکن اس مین بھی کسیقدر قید لگی ہوئی تھی اور اوسکا استغاثہ سیدہا صوبہ کی مجلس مین ہو سکتا تھا اور معلوم نہین ہوتا کہ وہ اختیار کلیسیا کے قسیسون کی جماعت یا انجمن کی منظوری بغیر بجز شاذونادر کبھی کام مین لایا جاتا ہو غرض اوپر کے بیان سے حاصل ہوتا ہے کہ تیسری صدی مین اُسقفون کے اختیار کی ترقی فی الواقع اسقدر نہین ہوئی کہ جسقدر بعضون نے خیال کیا ہے خواہ کم سے کم یہہ ہو کہ اُسقفون کی مقدرت زیادہ تر اونکے نام وعزت کے بڑہنے سے بڑہتی گئی اور تب تک حسب قانون کلیسیا برملا قبول نہین کی گئی تھی لوگون کی رضامندی بموجب اُسقفون کو جو حاکمانہ خواہ بطور ثالثانہ اختیار دیے گئے تھے اونہین سے اونکی وہ ناموری و مقدرت زیادہ بڑہ گئی اور یہہ ایک معمولی بات تھی کہ جسقدر وہ زمانہ گذرنے پر شدآمد مین داخل ہوتی گئی اوسکی وسعت پھیلتی گئی —

لیکن ہم افسوس سے اس بات کو قبول کرتے ہین کہ اس صدی مین بالتخصیص اوسکے اختتام کی جانب بعض بلکہ شاید اکثر مہتمان کلیسیا کے افعال و اطوار ایسے بگڑ گئے جنکے باعث اونکے ہمعصر اور اونکے مابعد مصنفون کو اونکی شکایت لکھنی پڑی

غرض وہ اتحاد عیسوی جسے کوپریان نے نجات کے لیے ضروری ٹھہرایا تھی اتحاد تھا یعنی اتحاد کلیسیا نہ کہ اتحاد عیسائیان اگر کہین کچھہ پاکی تھی وہ بالکل صرف کلیسیا کے اندر تھی اگر کلیسیا سے کوئی جدا ہوا پھر اوسکے نجات کی کچھہ امید باقی نرہی یہی اوسکی خیر اندیشی کی حدین تھین دیکھو کیسا جلد جو کچھہ کہ منشاء انجیل تھا وہ منشاء کلیسیا مین بالکل بھول گیا اور کوپریان کے ان اصولون نے اوسکے بعد اہالیان کلیسیا کے دلون مین کیسا فتور پیدا کیا ۔

کلیسیا کے انتظام کا ذکر جو کچھہ کہ اوپر لکھا گیا اوس سے تیسری صدی مین کلیسیا کی حکومت کا عموماً یہہ حال معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے کلیسیا جدا جدا ایک ایک اُسقف کے ماتحت تھے اور وہ قسیسون کی راے لیکر کام کرتا تھا حتی کہ بھاری امور مین تمام جماعت کی راے لیتا تھا صوبہ کی مجلسین جنکا اوپر مذکور ہوا اور جن مین یہہ سب اُسقف اور کسیقدر قسیس رہتے تھے اب ہر سال موسم بہار اور خزان مین ٹھیک وقت معین پر ہونے لگین اور دینی امور کے عام انتظام کے لیے قوانین مشتہر کرنے لگین اور اسی سبب سے جو صدر اُسقف یعنی میر مجلس تھے رفتہ رفتہ اونکا قابو بڑہنے لگا اونھین یہہ درجہ چین حیات ملتا تھا لیکن اونکا حقیقی اختیار صرف اسیقدر تھا کہ مجلس جمع کرین اور خطاکارون کو سزا دین اور نصیحت کرین تاہم اس انتظام کا یہی نتیجہ لازم تھا کہ یہہ میر مجلس رفتہ رفتہ اپنی فوقیت عموماً قائم کرین اور دوسرے اُسقف جو ان مجلسون کے باعث اب ہمیشہ اپنے قسیسون سے ممتاز سمجھے جانے لگے

پیشتر اسکے باعث کسقدر خرابی واقع ہوئی گو اس رسم اخفا اور اختصاص سے
دین عیسوی کی کشادگی اور اعلان مین خلل آیا اور عاقل اور دینداروں کے نزدیک
ایسی ایسی تعصبی اور وہمی رسمون کے جاری کرنے سے جو بت پرستون کے کھلواڑ
کے مشابہ تھین اوسکی قدر و منزلت مین فرق پڑا۔

عوام کا دو فرقون مین تقسیم کرنا اصطباغ کی رسم پر موقوف تھا ہنوز یہ حال
شروع ہی ہوا تھا کہ اصطباغ کی وہ ابتدائی سادگی کسیقدر جاتی رہی علامت ظاہری
کی بزرگی بتدریج اوس برکت روحانی کی بہ نسبت جسکی وہ علامت ہے بڑھ گئی
اور منشا اوس رسم کا اوسکی بیرونی نمایش مین گم ہوتا چلا اسی باعث نو مریدون کا
اعتقاد اسپر آنے لگا اور بت پرستون کو یہ بتلایا بھی گیا کہ پادریون کے ہاتھ سے
اور کلیسیا کی رفاقت مین جو اصطباغ ملتا ہے اوس سے پیشتر جسقدر گناہ کیے ہون
سب کو زائل کر دیتا ہے پس اونکی دانست مین مناسب تھا کہ ایسا بھاری کام جلدی مین

۵ اس مین شک نہین کہ ... [illegible]

کتابون مین ... اس رسم کے مضامین ... اس عقیدہ کی اصل ہوئے ۱۲ [illegible]

دنیاوی نشان و شوکت کے نشانون سے وہ حواریون کی سادگی اور انکساری مفقود ہوئی سابق زمانہ کی سادگی اور انکساری کے عوض اب تخت آرائی اور خوش پوشاکی اور ظاہری دہوم دہام اور تحبت و تکار کی اولی العزمی شروع ہوئی خادمان دین مین مثل نائب دیاقون اور خدمت گذار پیرو اور درس پڑہنے والے اور شیطان کے چھوڑانے والے وغیرہ چھوٹے عہدونکے مقرر ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے درجے والون مین کسیقدر آرام طلبی اور عیاشی نے راہ پائی۔

کلیسیا کے رسمون مین بھی اسکے ساتھہ کچھہ فرق پڑ گیا مسیحیون کی دو فرقون مین تقسیم یعنی مومن اور تعلیم طلب یہہ اسی تیسری صدی مین عمل مین آئی اور شاید اسی عرصہ مین شروع بھی ہوئی ہو ظاہری فرق دونون فرقون مین یہہ تھا کہ معمولی عبادت کے بعد تعلیم طلب لوگ رخصت کر دیے جاتے تھے اور مومنین یعنی کاملین اسرار دینی کے عمل مین لانے کے لیے وہان رہ جاتے تھے اس اسرار دینی مین کچھ لوگ صرف سکرامنٹ ہی نہین عمل کرتے بلکہ بعض عقائد دینی کی تعلیم بھی شامل کرتے ہین انھین وجہون سے عشاء ربانی کا سکرامنٹ بتدریج لوگون کی نگاہ مین ایک نہایت دقیق اور عبرت انگیز راز ٹھہر گیا اور جو لوگ ویسے پیشتر رخصت کر دیے جاتے تھے وہ جاہلی تحریم و تعجب سے اوسکا گمان کرتے تھے اور ساتھہ ہی جو روٹی اور شراب اوسمین مختص کی جاتی تھین اونکی کراماتی تاثیرین مشہور ہونے لگین مگر اسمین شبہہ ہے کہ قسطنطین کے عہد مین کلیسیا قائم ہونے سے

ساتھ خدا کے پادریون کے سامنے اوسکا اقرار کرتے تھے بہرکیف ایسا اتفاق کم پڑتا تھا یہ کار ثواب گویا اپنی خوشی کا تھا اسمین کسی قاعدہ کی پابندی نہ تھی اور نہ حوصلہ دار پادریون کے اختیار کی مجبوری۔

معلوم ہوتا ہے کہ عام عبادت کے وقت عشاء ربانی ایک معین اور سہل اور سادی رسم کے بموجب ادا کیا جاتا تھا اور اوس رسم کا نام لٹرگی رکھا گیا تھا لیکن اس رسم کی گو عام ترتیب بلکہ کئی ایک الفاظ اور فقرات بھی جو بعض مقامون پر مستعمل ہوتے تھے اسطرح پر مقرر ہو گئے تھے تاہم کسی دستور العمل کے بموجب دعاؤن کا نمونہ یا پتا جو اس تیسری صدی مین جاری رہا ہو ہم تک نہین پہونچا ہے اور کب دعا کا ایک معین دستور العمل اول ہی اول جاری ہوا اس بات کا صرف خیال اور قیاس ہی ہو سکتا ہے اندرونی انتظام اور ترتیب کے فرق و تفاوت کا بعض حالات کے ساتھ مقابلہ کرنے سے جنپر قدیم عیسائی مصنفون نے ان رسومات کی نسبت حوالہ دیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایام سلف کی کل لٹرگی یعنی عشاء ربانی کی رسم نماز چار بڑے شعبون مین تقسیم ہوئی تھی اور وہ چارون شعبے اسکندریہ روم گالیہ اور مشرقی کلیساؤن سے جدا جدا نکلے ہین انمین سے ہر ایک شعبے کی عام علامتون کا پتا بخوبی زمانہ قدیم تک لگ سکتا ہے لیکن کسی دعا یا نماز کی عبارت کا پتا اب باقی نہین رہا سب سے پرانی لٹرگی جو لکھی ہوئی موجود ہین شعبہ مشرقی سے علاقہ رکھتی ہین لیکن انمین بھی کسی کی تصنیف کا وقت چوتھی صدی کے

بلا غور و تامل ہوجاوے اور اسی لیے جو لوگ عیسائی ہونا چاہتے تھے اول امتحاناً
تعلیم طلب فرقہ مین داخل کیے جاتے تھے اور پھر جسکی جیسی دینداری کی ترقی ہوتی
وقتاً فوقتاً چُن چُن کر فرقہ مومنین کے شامل کیے جاتے جبتک وہ تعلیم طلب رہتے
تھے دین کے حقائق ضروری اور بالتخصیص تہذیب اخلاق کی باتین بہت خبرداری
سے اونھین تعلیم کی جاتی تھین تاہم اسمین شک نہین کہ اونکے درمیان ایسے بھی
بہت ہونگے جنھون نے گو بت پرستی چھوڑ دی مگر گناہ کے کام نچھوڑ سکے ایسے
لوگ جب اونکا یہہ یقین تھا کہ اصطباغ سے اوسوقت تک کے گناہ بالکل زائل
ہوجائینگے ضرور تا دم مرگ خواہ تا وقتیکہ اونکا دل لذات نفسانی سے سیر ہوجاے
اصطباغ لینے مین توقف چاہتے ہونگے بہرکیف آیندہ گناہ کے لیے اوس
اصطباغ کو کسی طرح کا باعث برارت نہین سمجھتے تھے بلکہ خلاف اوسکے اصطباغ
لینے کے بعد پہلی گناہ کا علاج بر ملا اوسکا اقرار تھا اور دوسری گناہ کی سزا اخراج
تائب کی گناہ کے کفارے کے لیے ایک خاص قاعدہ مقرر تھا اور اوسمین
بر ملا اوسکا اقرار بھی شامل تھا اسکے بغیر وہ کلیسیا کی رفاقت مین پھر داخل نہین ہوسکتا تھا
اور یہہ طریقہ کلیسیا مین معمولی ہونا اس سے ثابت ہے کہ اوسوقت کی کتابون مین اکثر جگہہ
اسکا ذکر ملتا ہے اور وہ تمام مومنون پر شامل سمجھا جاتا تھا لیکن کو پریان کہتا ہے

کہ بعض ایسے بھی تھے جو اپنے ایمان کی کھرائی اور خوبی اور خبرداری کے باعث گو ارتکاب
گناہ سے بچے ہوئے تھے مگر تاہم یہہ کہ اوسکا خیال اونکے دل مین گذرا بہت غم اور بیارگی

باقی حاشیہ صفحہ ۱۷۹
۵ ... دیکھو ... سے کہ اوسکے
نو مریدون مین زیادہ تر ... قسمکے تھے جو قبل از عیسائی ہونیکے
نیک اطوار کیساتھ زندگی بسر کرتے تھے ... سے ایک
... کا اچھا ثبوت ... ہو سکتا ہے
۶ ...

کثرت معلوم ہوتی ہے اور اوسکا پتا پلوکرپ کی شہادت کے زمانہ تک پہونچتا ہے
کیونکہ اوسیوقت ازمرنہ کے کلیسا نے لکھا کہ بت پرست نہین جانتے کہ ہم لوگ نہ
مسیح کو چھوڑ سکتے ہین جسنے دنیا کے تمام خلاص کیے ہوؤنکی نجات کے لیے جان کی
اوٹھائی اور نہ دوسرے کسی کی ہم پرستش کر سکتے ہین ہم اوس سے دعا مانگتے ہین
لیکن ہم شہیدون سے محبت رکھتے ہین وہ اسکے لائق ہین کیونکہ اونھون نے
اپنے بادشاہ اور مالک سے بڑی محبت رکھی اور اس باعث سے بھی کہ ہم لوگون کو
اونکا ساتھی اور اونکا سا شاگرد ہونے کی امید ہے ہم لوگ پلوکرپ کی ہڈیان اوٹھاتے
ہین وہ ہمارے واسطے سونے اور جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہین اور ہم اونکو
ایک مناسب مقام مین رکھتے ہین خدا کے فضل سے ہم اونھین اطمینان اور خوشی
کے ساتھ یکجا جمع کرینگے اور اوسکی شہادت کی سالگرہ اوس بہادر کی جدائی
کی یادگاری اور جنکو ابھی لڑائی لڑنی باقی ہے اون کے دستور العمل کے
لیے کرتے رہینگے تب تک ان شہیدونکی قبر پر جہان لوگ جمع ہوتے تھے کوئی درگاہ یا معبد
تعمیر ہوکر دینی اموات کے لیے مختص نہین کیے گئے تھے اور نہ وہ آدمی جنکی شہادتونکی یہہ یادگاریان
تھین باطل پرستی کی راہ سے معبود ٹھہرائے گئے تھے پس عوام کی جانب سے اس بیگناہ اظہار تعظیم و تکریم
کو اوس بت پرستی کی بیدینی کا طریق ٹھہرانا جو اوسی بنا پر کچھہ دنونکے بعد آخر قائم ہوئی مقتضائے
انصاف نہین ہے مگر اس کہنے سے ہماری یہہ مراد نہ لینی چاہیے کہ تیسری صدی مین بھی
یہہ تعظیم و تکریم جو شہیدون کی کی جاتی تھی اوسکا میلان باطل پرستی کی جانب نہ تھا

آخری حصہ سے پیشتر ہونا ثابت نہیں[۵۱] ہوتا۔

اوس زمانے مین عیسائیون کے درمیان یہہ یقین ہوگیا تھا کہ آدمی کے دشمن یعنی شیطان واقع مین وہی ہین جنکو بت پرست دیوتا مان کر پوجتے ہین جو اونکے مندرون مین رہتے ہین اور جو اونکی مورتون مین اثر دکھلاتے ہین پس مسیح کے بہادرون پر فرض ہوا کہ جس شکل سے ملین اونپر حملہ کرین اور جہان سرایت کرکے سکونت کرین وہان سے اونکو نکال دیوین وہ مقام جس مین اونکا زیادہ تر دخل ہونا متصور تھا آدمی کا بدن[۵۲] ہے اور اوس مین سے وہ پادریون کی مستعدی اور منتر پڑہنے سے نکالے جاتے تھے اور اس بات مین لوگون کو یہانتک بیہودہ وہم ہوگیا تھا کہ جبتک دینی رسومات کے ذریعہ سے وہ شیطان کے قبضہ سے خلاصی نہین پاتے وہ اصطباغ بھی نہین پاسکتے تھے عموماً منتر پڑہکر شیطان نکالنا جو اس زمانہ مین مروج تھا فی الحقیقت زمانہ پیشتر سے چلا آتا تھا لیکن رسم اصطباغ سے اوسکا متعلق ہونا ۲۰۰ء اور ۲۵۰ء عیسوی کے درمیان شروع ہوا صلیب کا نشان جسکو لوگ نہایت مغرز سمجھنے لگے تھے ان شیطانون کے نکالنے مین اور دوسری کرامتون مین بہت موثر گنا جاتا تھا۔

شہیدون کی سالگرہ ماننا بہت قدیمی رسم تھی یعنی روز شہادت کو اونکی دینداری اور اوس مثال کی جو وہ خلقت کے لیے چھوڑ گئے بخوشی یاد رکھنے کے واسطے اونکی قبرون پر لوگ جمع ہوتے تھے اس صدی کے نوشتون سے ان تقریبات کی

---

۵۱ اسکی بحث پامر کی کتاب ورجن زندگی مین بخوبی ہوگئی ہے اور بجہ کسیقدر مختصر سی کتاب ریویو نمبر ۲۶ مین بھی درج ہے

۵۲ بجز و گو کسی طرح سے تاکہ خدا رہنا یعنی فرض تھا اور نہ دنیادار ... تاہم معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ مین اوسکی [illegible] ... تھا اور ... معقول ... کہ اوس سے ... شیطان ... اونپر بس ... زیادہ ... زمانہ مین ... [illegible] ... جاننا ... تھی ۱۰۱

اور اوسکے اسقف کے قاعدونکے موافق کلیسیا کے اس امر کے انتظام مین بڑا اختلاف
تھا کلیسیا کی تادیب کے قواعد ہم اسمضمون کا خاتمہ کے بیان پر کرتے ہین
اُرجن اپنی کتاب مین جو اوسنے فلسس کے جواب مین لکھی تھی اسطرح پر درج کرتا ہے
کہ عیسائی معلم اون لوگون کی روح کو جو اونسے تعلیم پانے کی آرزو رکھتے ہین جہانتک
ممکن ہے پیشتر سے جانچ لیتے ہین اور اونھین داخل کرنے سے پیشتر خانگی طور پر
اپنا شاگرد بنا لیتے ہین اور جب اون شاگردون سے جماعت مین داخل ہونے کے
پہلے اس بات کی کافی دلیل ملجاتی ہے کہ وہ نیک روشنی کی آرزو رکھتے ہین تب
اونھین جماعت مین داخل کرتے ہین ایک درجہ مین وہ رہتے ہین جو نوآموز ہین
اور جنھون نے ابتک پاکی کا نشان نہین پایا ہے اور ایک درجہ مین وہ جنھون نے
عیسویت کا اپنا اظہار کسیقدر پایۂ ثبوت کو پہونچایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ قوانین
عیسوی کے برخلاف اونکا میلان طبیعت نہین ہے اونپر آدمی مقرر ہوتے ہین
اور وہ اونکے طریق زندگی اور اخلاق کی تحقیقات کرتے ہین جو ممنوعات سے
مجتنب نہین اونکو جماعت سے خارج کرتے ہین اور جو مجتنب ہین اونکو وہ دل و جان
سے قبول کرتے ہین اور اونکی اصلاح و درستی مین روزمرہ تقویت کرتے ہین
پھر دیکھو اونکی تادیب گنہگارون کی نسبت خصوصًا فاحشون کی نسبت کیسی سخت
ہے اونکو جماعت کی رفاقت سے نکال دیتے ہین فیثاغورس کے معزز مدرسہ والے
جو شخص اونکا مذہب چھوڑ دیتا تھا اوسے مُردہ سمجھکر اوسکی قبر کا نشان بنا دیتے تھے

ط یعنی اصطباغ ۱۲

شہیدونکے بہ نسبت ایسے الفاظ کام مین لاتے تھے کہ اونکا کچھہ حد و حساب نتھا

مثلاً اونھین مسیح کا مشیر جلیسہ اور مسیح کا حصہ دار سلطنت اور مسیح کا شریک انصاف

اور انصاف مین مسیح کا ہم جلیس کہلاتے تھے شہیدونکے تبرکا کی قدر و منزلت بھی بیجا ہونے لگی تھی اونکا خون جو وقت شہادت بہا بڑی خواہش سے اسفنجون مین رکھتے تھے اور اسطرح کی اور بھی بہت باتین بے ٹھور ٹھکانے کرتے تھے لیکن یہہ عوام کے سرگرمی کی غلطی زیادتیان تھین اور عیسائیونکی ایذا رسانی موقوف ہونے پر خود موقوف ہو جاتین اگر اوسکے بعد نالائق پادریون نے اپنی حکمت سے اوسکا دوامی سلسلہ جاری نہ کر دیا ہوتا۔

مُردون کے لیے دعا مانگنا بلکہ قربانی چڑھانا یہہ رسم ترتلیان کے زمانہ سے بھی پیشتر کی ہے یہہ رسوم گویا بت پرستی کی بچی بچائی رہ گئی تھین اور اسمین کچھہ تعجب کی بات نہین ہے کیونکہ جب اس افراط سے بت پرست لوگ عیسائی ہوئے اپنی رسومات سابق کی کوئی بات دین عیسوی مین بھی اپنے ساتھہ لے آئے

رسم روزہ داری نے بھی تیسری صدی مین زیادہ ترقی پائی اول عام روزہ جمعہ[1] مبارک کو رکھا جاتا تھا اور معلوم نہین ہوتا کہ جلد کوئی دوسرا روزہ اوسکے سوا مقرر ہوا ہو خواہ کلیتہً تسلیم کیا گیا ہو لیکن تیسری صدی ختم ہونیکے قبل اگر بالکل نہین تو کسیقدر چلّے کے روزے جنکو لنٹ کہتے ہین لوگ تقید سے رکھنے لگے تھے تو بھی دریافت ہوتا ہے کہ قسطنطین کے عہد تک ہر ایک صوبہ کے احوال کے بموجب

[1] یعنی مسیح کے مصلوب ہونیکا دن ۱۲

یہہ رسم ایک عرصہ سے جاری تھی کہ اپنی تصنیف کسی دوسرے ایسے شخص کے نام سے مشہور کردین جسکو سب مانتے ہون تاکہ لوگ اونکے مضامین کو دل دیکر پڑہین گو یہہ عوام الناس کو بخوبی معلوم ہو کہ وہ مضامین صرف مصنف کے ہین یہہ بات جہان صرف خیالی عقائد اور راے مین گفتگو ہے شاید مضر نہو لیکن جب اوسنے دین عیسوی مین راہ پائی بجز اسکے اور کیا نتیجہ نکل سکتا تھا کہ عموماً بدگمانی اور تکرار پیدا ہو اوسکی اوسوقت کی صفائی مین داغ لگے اور آیندہ کے لیے بڑی بڑی خرابیون کا سامان پیدا ہو یہی اون جعلی انجیلون کی اور اعمالون کی اور مکاشفاتون کی جڑ ہوئی جو لوگون نے کسی نہ کسی حواری کے نام سے مشہور کردیے ہین جو کتابین کہ بہت دن بعد لکھی گئین لوگون نے حواریون کے تابعین کی تصنیف بتلا دین اسطرح کے دغا فریب اکثر کسی نئے مسئلے کو قدیم ثابت کرنیکے لیے خواہ تادیب مین کوئی تازہ بات ایجاد کرنیکے لیے خواہ کسی دست اندازی کا اختیار حاصل کرنے کے لیے کام مین آتے تھے اور اس مکروہ مگر عام پسند قاعدہ کو کہ سچ کی تائید جھوٹ سے جائز ہو سکتی ہے لوگ واجب ٹھہراتے تھے چہہ سو برس سے زیادہ یہہ موجب رسوائی کلیسائے روم مین بنا رہا۔

دوسری صدی کے ختم ہونیکے قریب اسکندریہ مین ایک فرقہ فیلسوفون کا ایسا ہوا کہ وہ دوسرون کے عقیدہ مین جو بات اپنے نزدیک معقول سمجھتا تھا جنکو اپنے عقیدہ مین داخل کر لیتا تھا اور اسیطرح جو بات نامعقول سمجھتا تھا اوس سے

۴ ان جعلی کتابون مین انجیل نیکودیمس انجیل [illegible] مسیح اور [illegible] طفولیت [illegible] انجیل [illegible] اور اعمال [illegible] مکاشفہ [illegible] مشہور ہین اور [illegible] وہ باتین [illegible] اور بعض درج ہوگئی ہین [illegible] سے قرآن مین بھی ان کتابون کو کبھی کلیسا نے قبول نہین کیا اور نہ کبھی کسی نے جہانتک معلوم ہے اونکے الہامی ہونیکا دعوی کیا ایسی کمزور کتابون کے موجود ہونے سے کلیسا کی [illegible] یعنی الہامی کتابون مین کچھ الزام نہین آتا

باقی حاشیہ صفحہ ۱۸۶

لیکن عیسائی لوگ ایسے آدمیون کو جو شہوت خواہ کسی طرح کی ہوا و ہوس نفسانی
کے مغلوب ہین خدا کے نزدیک مردہ اور معدوم سمجھکر اونکے ارواح کی جدائی
سے غم و افسوس کرتے ہین لیکن اسطرح پر کہ اگر دل سے توبہ کرین اونکے اول امتحان
کی آزمایش کی بہ نسبت دیر کی آزمایش کے بعد اونھین مُردہ سے جی اوٹھا تصور
کرکے آخر پھر داخل کر لیتے ہین ساتھہ ہی وہ ایسے آدمیون کو جو اسطرح پر لغزش
کھا گئے تمام اختیار اور رتبہ سے جسے کلیسیا رکھا کرتے ہین محروم رکھتے ہین

دوسری صدی مین اس بات پر عیسائیون کے درمیان اختلاف تھا
کہ بت پرستون سے بحث کے درمیان فلسفی کا طریقہ کام مین لانا درست ہے
یا نہین اور یہہ اختلاف آخرالامر کلیمنس اور اُرجن کی لیاقت کے باعث اور
فلسفی کے جانب دارون کی غالب زیادہ گوئی کے سبب اسکندریہ مین رفع
ہوگیا اسکے تسلیم کر لینے سے دین کے جانب دارون کو دلیلون کے لانے مین
تحقیقات کی موشگافی مین عقل کا استعمال یا سچ پوچھو تصرف بیجا کرنے مین
بڑا فائدہ حاصل ہوا لیکن بحث مین اونکی وہ مردانہ اور سادی راست بازی جو گو
کبھی کبھی بھونڈی اور ناتراشیدہ بھی ہوتی تھی اور اون حامیان حق کو زیبا تھی
اونکے ہاتھہ سے جاتی رہی اون دینی دغا اور فریب کی اصل جو اسکے بعد تواریخ
کلیسا کے صفحون کو داغ لگاتے ہین بعض آدمی اسی فلسفی کا تعلق تصور کرتے ہین
بہر کیف اس خرابی کی ابتدائی اصل لائق الزام نہ تھی قدیم فیلسوفون کے درمیان

اس فرقہ نے جسنے اپنی بنا صلح کل کی اصول گمراہی پر رکھی تھی جلد بہت ترقی پائی امونیس سکاس کا جانشین پلوطنس بھاری اور دقیق تحقیقات کی حالت اور موشگافی مین اوس سے کچھہ کم نتھا مگر اب میدان مباحثہ مغرب مین منتقل ہوگیا قریب ۲۴۵ء عیسوی کے پلوطنس نے روم مین ایک مدرسہ جاری کیا اور اپنے مرنے تک یعنی ۲۷۰ء عیسوی تک اوسمین درس دیتا رہا ۲۶۳ء عیسوی مین پورفیری جسنے دین عیسوی کی خلاف کتابون کے لکھنے مین شہرت پائی اوسکے شاگردون مین داخل ہوا باوجود اس مخالفت کے پلوطنس کے کئی شاگرد عیسائی کہلاتے تھے اور دین عیسوی کے مقر تھے مگر ساتھہ ہی اپنے اوستاد کے عزیز عقائد بھی کچھہ کچھہ مانتے تھے ایسے آدمیون کے شامل ہونے سے صرف اسیقدر فائدہ تھا کہ عیسائیون کا شمار بڑہا اور کلیسیا کی رونق زیادہ ہوئی۔

ان فرقون کی تواریخ دیکھنے سے ہمکو یہہ سبق ملتا ہے کہ ایمان دین کے لیے الہام کا واحد و کامل قاعدہ ہونا ضرور ہے جہان خطاپذیر فلسفی کے احکام ایک مرتبہ کلام الہی کے ساتھہ سند ہونے مین مساوی کیے گئے مذہب کی اصلیت جاتی رہتی ہے اور اوسکے بیچارے پیرو تذبذب اور غلطی کے ورطۂ حیرانی مین پڑ جاتے ہین

ہم اس مقام پر دو لاطینی مصنف منوشیس فیلکس اور ارنوبیس کا کچھہ مختصر سا حال بیان کرنا چاہتے ہین کلیسیائی تواریخ مین یہہ دونون کچھہ ایسا مشہور نتھے اول تو ایک نامی قانون دان تھا روم مین رہتا تھا عیسائی تھا اور تیسری صدی کے

انکار کرتا تھا اس فرقہ کے پیرو نے افلاطونی خواہ انتخابی کہلاتے تھے اونکا عقیدہ جو کچھہ بہ نسبت فلسفی کے تھا وہی اونھون نے بہ آسانی بہ نسبت مذہب کے رکھا کیونکہ اونکے نزدیک مذہب بالکل اصول فلسفی پر قائم تھا تیسری صدی کے شروع ہی مین امونیس سکاس نے اس فرقہ کی بنا مضبوط کرنے مین بڑی لیاقت ظاہر کی اور تیس۳۰ برس تک بہت خوش تقریری کے ساتھہ درس دیتا رہا اوسی زمانہ مین اُرجن سوال جوابی عیسائی مدرسہ کا اہتمام کرتا تھا اور اسکندریہ کے نوجوان دو مخالف فرقون مین منقسم ہوگئے تھے یعنی انتخابی اور عیسائی دونون فرقون کے معلمون کا ذہن وذکا برابر تھا پڑہانے کا طریق بھی بہت باتون مین یکسان تھا اور اونکے اصول بھی بالکل برعکس نہ تھے کیونکہ اُرجن نے کم نصیبی سے مصالحہ کے طور پر اپنے دین کی اصلی حقیقت چھوڑ کر کسیقدر تثلیث اور کلمہ کی اصل حسب عقائد افلاطونی مان لی تھی اس سے اوسکے حریف کو اس بات کے کہنے کا بہانہ ملا کہ دین عیسوی صرف عقائد افلاطونی کی خرابی ہے یعنی وہ خود ایک گونہ متغیر اور لباس فلسفی سے ملبوس تھے امونیس سکاس نے عیسائی تعلیم پائی تھی اور ممکن ہے کہ اوس نے مذہب عیسوی کا نام بالکل متروک نہ کیا ہو لیکن تاہم نہ یہہ بات اور نہ اوسکا ہم اصول ہونا عقائد عیسوی سے مخالفت کرنے مین اوسکا مانع ہوا وہ برابر لڑتا رہا اور اپنے عقائد اور اپنی تعلیم اور اپنی دشمنی قائم رکھنے کو اوس نے ایک زبردست فرقہ مقرر کیا۔

متعلق صفحہ ۱۸۵
۳ اور بہا رسا یاکس
کہ ان ہیلین یہودیون کی الہامی
کتابون کو کلیسا نے پاک
اور تمام آلائشون سے بالکل
مبرا محفوظ رکھا وہ ہر ہفتہ
۴ عبادتون مین پڑھی جاتی
تھین اور شروع ہی مین
اونکا ترجمہ سریانی قبطی
یعنی حبشی اور ارمنی
زبانون مین

گرجا اور سکرامنٹ کے اور کوئی خدمت اپنے ذمہ نہ لینی چاہیے اور اونکو ہمیشہ دعا اور مناجات کے لیے فرصت مین رہنا چاہیے اور بھی مقامون مین اوسنے اسیطرح سابق مجلسون کے قوانین کا تذکرہ کیا ہے اوسکے زمانہ سے بیشتر کرتاگو مین دو بڑی بڑی مجلسون کے ہونے کا حال کتاب مین لکھا ہے ایک تو ۲۱۵ سنہ ع مین اس بات کے لیے ہوئی تھی کہ بدعت[5] والون کا اصطباغ دینا جائز ہے یا نہین اور دوسری ۲۴۰ سنہ عیسوی مین جس مین نوّے[9] اسقف یکجا تھے پریوطس پر الزام لگانے کے لیے کہ جسکی گناہ کا کچھہ صاف حال ظاہر نہین ہوتا ہے ہوئی تھی بیشک ان مجلسون مین کچھہ صرف اونھین باتون کی تجویز نہ ہوتی رہی ہوگی کہ جنکے لیے وہ جمع ہوتی تھین بلکہ جیسا بعد ازان دستور رہا ہے کلیسیا کے عموماً فائدے کے لیے قوانین جاری کرتی ہونگی گیریان کی اسقفی مین پانچ بڑی بڑی مجلسین کرتاگو مین جمع ہوئین اور اونمین یہہ مباحثے پیش ہوئے کہ جو لوگ ایذا پہونچنے کے وقت دین سے منکر ہوجائین اونھین کیا کرنا چاہیے بدعت والون کا دیا ہوا اصطباغ درست ہے یا نہین اور نوواشیان کی ہٹ کا حقیقت حال کیا ہے اسکے بعد افریقیہ کے کلیسیا مین سرتا کے درمیان ۳۰۵ سنہ عیسوی مین ایک بڑی مجلس ہوئی ۲۵۱ سنہ ع مین نوواشیان کی اصولون کے جانچنے کو روم مین وہ مشہور کونسل ہوئی اور ۲۶۹ سنہ عیسوی مین سموستہ کے پول کی بدعت دو مرتبہ انطاکیہ مین لائق الزام ٹھہرائی گئی لیکن نیقیس کی مجلس سے پیشتر سب مین زیادہ مشہور مجلس ہسپانیہ مین

[5] ۳۱۴ سنہ عیسوی مین اسی بات کے لیے ارلس مین ایک مجلس جمع ہوئی نجمی ۱۲

شروع مین اوس نے ایک رسالہ اکٹاویس نام سوال و جواب کے طور پر
لکھا اوس مین وہ بڑے جوش و خروش سے اون سب الزامون کو رد کرتا ہے
جو اون دنون بت پرست لوگ عموماً عیسائیونکو دیا کرتے تھے وہ بڑی آب و تاب
کے ساتھہ دینداروں کے واقعی اوصاف کی تعریف کرتا ہے اور بدکاریون کا
الزام اولٹا اونھین بت پرست اور اونکے دیوتاؤن کو دیتا ہے دوسرا ارنوبیس
افریقہ کا رہنے والا علم فصاحت و بلاغت جسکا پیشہ تھا اور ایک مرتبہ عیسائیون
کی ایذا رسانی مین ساعی ہوا تھا عیسائی ہو گیا تھا تیسری صدی کے ختم ہوتے ہی
اوس نے بت پرستون کی تردید مین سات کتابین لکھی ہین اور وہ ابتک موجود
ہین اونمین انجیل کی تائید اور بت پرستی کی تردید کی بہت مضبوط دلیلین درج
کی ہین لیکن تھوڑے ہی دنون سے اوسکے عیسائی ہونیکے باعث اونمین
کچھہ غلطیان بھی واقع ہو گئی ہین اِن کتابون کے دیکھنے سے اوسوقت کے
عیسائیون کا ٹھیک ٹھیک حال معلوم ہو جاتا ہے اونھون نے جو تکلیفین برداشت
کین اونمین درج ہین اور اونکے اخلاق اور اونکے فرق کا جو تکلیف وہ
بت پرستون سے تھا بیان کیا ہے۔

گیربان لکھتا ہے کہ یہہ قانون مدت ہوئی اسقفون کی مجلس سے جاری
ہوا تھا کہ کوئی خدا کا خادم دین کسی وصیت نامہ کی روسے کسی کا وصی یا ولی
نہو وسے کیونکہ جن لوگون کو ربانی خدمت کا درجہ حاصل ہے اونھین سوائے

اونھون نے بطور راز کے بیان کیا ہمین پہونچا ہے کیونکہ اوسکی سمجھ بہت مختصر تھی اور اسے جو کوئی اوسکی تقریر کو سُنے گا فوراً دریافت کرے گا غرض پاپیاس سے اسکا اعتقاد جسٹن شہید کو ہوا اور بعد ازان ارنیوس کو اور دونون نے اوسے بعث وحشہ سے متعلق رکھا لیکن ارنیوس اپنی کتاب مین صاف لکھتا ہے کہ کلیسیا مین متفرق قومون کے اور مختلف افعال والے کتنے ہی ایسے آدمی ہین جو ایمان لاکر نیک لوگون کے ساتھہ ہم اعتقاد ہین اور جو اسپر بھی ان باتون کی مجازی معنی پر تعبیر کرنے مین کوشش کرتے ہین پس اس سے ثابت ہے کہ اوس قدیم زمانہ مین بھی مومنون کی راے اس باب مین مختلف تھی پہلا نامی شخص جسنے اسکے خلاف قلم اوٹھایا اُرجن تھا اوس نے بڑی حکمت اور سرگرمی سے مقابلہ کیا اور اوسکا عموماً لوگون کے دل سے اعتقاد مٹا دیا اور پھر مسیح کے بعد ہزار برس تک اس اعتقاد نے عموماً لوگون کے دلون مین جگہہ نہین پائی۔

خاتمہ اب ہم اس گفتگو پر کرتے ہین کہ بڑی قیمت ان توابعین مصنفون کی یہہ ہے کہ اونھون نے اپنے زمانہ مین کلیسیاے مسیحی کا دستور اور عقیدہ جو کچھہ دیکھا لکھا اور اونکی کتابین اس بات سے بھی بلکہ شاید زیادہ تر اسی بات سے نہایت کار آمد ہین کہ اونمین اقتباسون کی کثرت سے بخوبی پایۂ ثبوت کو پہونچتا ہے کہ عہد جدید کی کتابین ٹھیک ٹھیک جیسی اب ہم پڑھتے ہین ویسی ہی اوس قدیم زمانہ مین موجود تھین اور ابتدائی کلیسیا نے اونھین قبول کر لیا تھا دین عیسوی کی

سنہ ۳۰۵ عیسوی کے درمیان الی بیرس کی ہوئی اوسمین اونیس اسقف تھے اور اونمین بہت سے اسقف اخرالامر شہید ہوگئے اور شاید یہی باعث تھا کہ جو لوگ دین سے منکر ہوجاتے تھے اونکے حق مین اس مجلس نے بڑے سخت قانون جاری کیے اس مجلس نے کسی شرط پر بھی یہانتک کہ حالت نزع مین بھی جماعت مین اونکا پھر شامل کرنا قبول نہین کیا گرجا مین تصویرون کا لگانا بالکل منع کیا مقبرون مین عبادت کے وقت شمع کا جلانا ناجائز ٹھہرایا کیونکہ وہ رسم بت پرستی مین داخل تھی اور اوس سے باطل پرستی کی بوآتی تھی اس مجلس نے اور بھی ایک قانون ہر وتقوی کا یہہ جاری کیا کہ پادری لوگ شادی نکرین اور اس عجیب قانون کو یہانتک سخت کیا کہ جس کسی کی شادی ہوگئی ہو اپنی زوجہ سے[۹] علحدہ رہے۔

بعض مورخون نے اس بات کے لکھدینے مین بہت جلدی کی کہ قدیم کلیسیا کا یہہ کلی اعتقاد تھا کہ وہ ہزار برس کا زمانہ ضرور آویگا جس مین مسیح اپنے مقدسون کے ساتھہ پھر زمین پر سلطنت کریگا حالانکہ اس باب مین راے نہایت مختلف ہین اگر انصافاً پوچھو تو واقعی امر اسیقدر ہے کہ یوسیبیوس نے اپنی کتاب مین لکھا ہے

پاپاس نے مسیح کی بعض وعظ اور تمثیلون کے درمیان اور اور باتون کے درمیان جو ظاہرا کہانی قصون کی سی معلوم ہوتی ہین اور وہ اونکا راویون سے حاصل ہونا بتلاتا ہے کہا ہے کہ روز حشر کے بعد ہزار برس تک مسیح مجسم زمین پر سلطنت کریگا میری سمجھہ مین اوسنے حواریون کے بیان کو غلط سمجھا ہے اور اوسکی حقیقت کو جو

مندرجہ صفحہ ۱۹۱

بانئ عقیدہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کام مین لانے لگے پولس کو یہہ الزام لگایا گیا کہ بدعت والے نصرانیونکا سرگروہ تھا اور خود پولس قبول کرتا ہے کہ وہ اپنے آباواجداد کے خدا کو اوسی طریق سے جسکا اونھون نے بدعت نام رکھا ہے پوجتا تھا اس طرز بیان سے اشارہ پایا جاتا ہے کہ لفظ بدعت مین کسیقدر تحقیر شامل ہوئی اسکے بعد یہہ لفظ عیسائیون کے استعمال مین آیا اور گو اب بھی کچھہ دنون تک وہ اوسی اول اور عام معنی مین یعنی ہر قسم کے فرقے اور ہر قسم کے جھوٹے مذہبون کے لیے مستعمل ہوتا رہا تاہم زیادہ تر اونھین لوگون کے لیے کہنے مین آتا تھا جو نام کو تو عیسائی تھے مگر حواریون کے سکھائے ہوے عقیدہ سے منحرف ہوگئے تھے بہرکیف عیسائی کے مُنہ سے یہہ لفظ انمین سے کسی معنی مین بھی بلاغرض نہین نکل سکتا تھا کیونکہ ہملوگون کے اصول کی رو سے صرف وہی ایمان جو مسیح کے وسیلہ سے ملا اور جسے اوسکے حواریون نے سمجھایا راست ہے اور باقی تمام عقیدے غلط۔

پھر ہم دیکھتے ہین کہ کسیقدر خودسری اور بدنہادی اور بدی کے مجمل خیال کا تصور بھی لفظ بدعت کے شامل کیا گیا بلکہ بعض مورخین اہل جماعت قدیم بدعت والون کے ذمہ سخت ناپاکی کا الزام بھی لگایا ہے مگر اوسکے مان لینے مین ہمکو بڑی احتیاط چاہیے کیونکہ جو کچھہ اونکا جواب بدعت والون نے دیا ہوگا اب وہ ضائع ہو گیا اور جسقدر اون بدعت والون کی زندگی کا حال ابتک لکھا ہوا موجود ہے اوس سے بالعموم اوس الزام کا ثبوت نہین پہونچتا ہے حقیقت یہہ معلوم ہوتی ہے کہ بعض فرقون نے

تائید مین دلایل عقلی مین چاہیے جیسی وہ ناقص کیون نہون اور دین کے بیان
مین بھی چاہیے جیسی وہ ناتمام کیون نہون غالب ہے کہ اوسوقت وہ بڑے
کام آئین نہ صرف اس باعث کہ اونکے وسیلہ سے دین عیسوی اور اوسکی عمدگی
کی شہرت ہوئی بلکہ اس باعث سے بھی کہ اونھون نے ہلتی ہوئی دیوار بت پرستی پر
حملہ کیا اور اوسکی اصل اور اوسکی رسومات اور اوسکی اخلاق اور اوسکی کہانی قصونکو لوگون کی نظر
نفرت اور حقارت مین ڈال دیا۔

۵۷ وہ بہت بکثرت تھین سوا ے اونکیجو جسٹن کی اتھناگورس تاتیان ملیطو قدرٹس اور تہیلیان نے لکھی تھین اور بھی اونکا ذکر ہوا اور بھی کلیمنس ایونرس اور انطاکیہ والے تھیوفلس نے تصنیف کی تھین ۱۲

باب پانچوان

پہلی تین صدیون کی بدعتون کا مختصر بیان

بدعت کے واسطے جو یونانی لفظ ہرسی ہے اوسکے اصلی معنی پسند کرنے کے ہین
جب کوئی شخص کسی خاص خیالی عقیدہ کو منتخب کرکے پسند کر لیتا تھا فیلسوف
لوگ اوسکے لیے اس لفظ کو کام مین لاتے تھے اور رفتہ رفتہ کچھ دنون بعد وہ کسی نہ کسی
فرقہ کے لیے کام مین آنے لگا اوسمین کوئی بات طعن اور طنز کی نہ تھی لفظ فرقہ کا
قریب قریب مترادف ہوگیا اور حکیمون کے فرقون سے مذہبی فرقون پر مستعمل
ہونے لگا مقدس لوقا اور جوزفس ۵۸ دونون نے فروسی اور صدوقیون کے
لیے اس لفظ کو لکھا ہے اور اوس سے کسیطرح کا الزام یا اونکا برسر غلط ہونا نہین
نکلتا ہے بعد ازان ہم دیکھتے ہین کہ یہودی لوگ اس لفظ کو عیسائیون کے

۵۸ اعمال الرسل ۵ — ۱۷ و ۱۵ — ۵ یوزفس ۱۳ — ۵ و ۹ ۱۲

کیونکہ وہ باتین جن پر اون مصنفون کا مباحثہ ہوتا تھا ایسی دقیق اور متعلق تھین کہ اوس زمانہ مین عوام الناس اونکی جانب بہت توجہ نہین کرتے تھے بہتون کا سوے نام کے کچھہ نشان وجود بھی اب باقی نرہا بلکہ اونکا نام بھی اونکے مخالفون کی کتاب مین درج رہنے کے باعث بچگیا ہے بدعت والون کے فرقون کی فہرست چاہے جیسی لمبی کیون نہو ہمارا یہہ گمان کچھہ بیجا نہین ہے کہ زیادہ تر قدیم عیسائی اپنے اول ایمان پر ثابت قدم رہے ساتھہ ہی صرف اس بات کا ہونا کہ اسقدر زیادہ مختلف طور پر دین عیسوی مانا جاتا تھا نہ صرف جان فشانی بلکہ قدیم عیسائیون کے شمار کی کثرت بھی ثابت کرتا ہے کیونکہ اگر اونکی کثرت نہوتی نہ ہملوگ اونکا جو عام کلیسیا سے علیحدہ ہوئے کچھہ ذکر سنتے اور نہ خود اون لوگون کے درمیان جو علیحدہ ہوئے تفرقہ و تقسیم عمل مین آتی —

یہہ انواع و اقسام کی بدعتین جو پہلے زمانہ مین پیدا ہوئین شاید کسیقدر اس سبب سے ہوئین کہ ہمارے نجات دہندہ مسیح کے عقیدے اور اوسکی تواریخ کے حالات قبل اسکے کہ حواریون نے اوسکی تمام و کمال حقیقت سمجھائی غیر ملکی یہود اور نو مریدون نے جابجا ناتمام اور ناقص طور پر مشتہر کردیے تھے اور یہی سبب اون انواع و اقسام کی شکلون کا قیاس مین آتا ہے کہ جن مین غلطیان ظاہر ہوئین بالتخصیص جبکہ ہم اوس وسعت کی کلانی پر اور اون ملکون کے باہم بعد مسافت پر خیال کرین کہ جن مین دین عیسوی پھیل گیا تھا لیکن سب سے بڑا سبب ان بدعتون کی افراط کا بت پرستون کی فیلسوفانہ

جو سب سے زیادہ گمراہ اور واہیات تھے پر ملا کچھہ سخت بدکاریان کی تھمتین اوتھین کے مشہور ہوجانے سے لوگونکو بلا امتیاز اونھین ہر طرح کا الزام لگانیکا موقع ملگیا اسکی تحقیقات مین جو چاہیے شک و شبہہ ہو مگر اسمین کسیطرح کی جاے گفتگو نہین کہ حواریون کی اقتدا مین توابعین حواریان نے غلط عقیدون کا پیدا ہونا اور بڑہنا موجب کمال تشویش کا سمجھا اور کسیطرح پر خواہ براہ ہدایت خواہ اپنے افعال سے اون لوگون کی ذات پر جو غلطی مین پڑ گئے تھے کچھہ سختی روا نرکھی اونھون نے اونکا مقابلہ اپنی دلائل عقلی اور اپنی شیرین زبانی سے کیا اور جو اپنی بدعت سے باز نہ آئے اونھین اپنی جماعت سے خارج کرکے اوسکی سرایت سے جماعت کو محفوظ رکھا اور ساتھہ ہی اونکو اس بات کا خیال تھا کہ عیسائیون کی دینی نافرمانی پر کلیسیا کا اختیار ان حدود سے تجاوز نہین کرسکتا تھا۔

بدعت والے یعنی جو لوگ قدیم کلیسیا کی تعلیم سے علیحدہ ہوئے بہت اقسام کے تھے یعنی اونکے نام مختلف اور متعدد تھے اور تواریخ کلیسیا مین ایسا کوئی زمانہ نہین ہے کہ جسمین بدعت اتنے نامون سے ظہور پذیر ہوئی ہو کہ جتنے نام و نوع سے اس زمانہ قدیم مین واقع ہوئی مگر اونمین سے بہتیرے فرقے ایسے تھے کہ جنکا پیرو بہت آدمیون کا ہونا یا عموماً تمام عیسائی ملکون مین اونکا پھیلنا لائق یقین نہین ہے اکثر اونمین سے کسی خاص مقام مین پیدا ہوئے اور پھر اوس سے آگے نہ بڑھے اور اکثر اونھین مصنفون کے درمیان رہے جنھون نے بحث و تکرار کا پیشہ اختیار کیا تھا

اِن بدعتون کا کچھہ مختصر سا مجمل بیان کافی ہوگا اول ہم اون بدعتون کو بیان کرینگے جنمین کچھہ عیسائی عقیدے اوس مشہور سلسلہ فلسفی سے شامل ہوکر خراب ہوگئے تھے جسکی بنا بدی کی اصل بیفائدہ تلاش کرنے مین جمی تھی اور پھر اون بدعتون کو جنکی بنائے بعد ازان تثلیث اور تجسم کا مباحثہ ہوا اور آخر مین اون ایک دو بدعتون کو جو صرف کسی فرد بشر کی سرگرمی یا دیوانگی سے پیدا ہوگئین—

اوّل مشرقی فلسفی جسے عموماً نسطقی کے ساتھہ مخلوط کرتے ہین بدی کے اصل کی ماہیت دریافت کرنے کی ناحق تلاش سے پیدا ہوئی خدا کی خدائی سے بدی کو منسوب نہ کرنا پڑے اسلیئے وسے ہیولی سے منسوب کیا اس سے اول یہہ نتیجہ نکلا کہ ہیولی لا ابتدا اور دوامی ٹھہرا اور دوسرا یہہ کہ اس دنیا مین جو کچھہ گناہ اور نقص ہے کسی ایسے کے باعث سے ہے کہ جو بیشک انسان سے برتر ہے مگر تمام نیکی کے خالق سے گھٹ کر لیکن یہہ زبردست گو دوسرے درجہ کا کون تھا کہان سے پیدا ہوا کیا اوسکی طاقت تھی اور کیا اوسکی خاصیت تھی واحد اور اکیلا تھا یا دوسرون سے مدد لیتا تھا وہ دوسرے اوسکے ہمسر تھے یا توابعین—

غرض اِن سب باتون مین بحث و تکرار تھی مگر اسپر سب کی رائے متفق تھی کہ نیکی اور بدی اِن دونون کی اصلین جدا جدا ہین ایک کو دوسرے سے علاقہ نہین اور اسپر بھی قریب قریب سب کی رائے متفق تھی کہ بدی والا ہی اس دنیا کا خالق ہے ان لوگون کو اپنے عقائد فلسفی سے اسقدر گرویدگی تھی کہ اونھون نے جب مسیح کی دعوت

تقسیم در تقسیم اور وہ آسانی تھی کہ جس سے وہ لوگ کیسے ہی مختلف عقیدے کیون نہون
مطابق کر لیتے تھے بس جس حالت مین سب نے یہہ جانا کہ خاص عیسائی عقیدون کو
اپنی اپنی پیشتر سے قائم کی ہوئی رایون کے مطابق کہ وہ بھی ایک فرقہ کی جدا جدا
اور باہم مخالف تھین اختیار کرین لامحالہ اونکی شکلین ایسے شمول سے بہت قسمون
کی اور اکثر بہت عجیب و غریب نکلین اسکے کہنے کی کچھہ ضرورت نہین کہ دین عیسوی ۵۷ رومی کا خط باب اول آیت ۲۳ ۱۲
کی یہہ خرابی کچھہ اوس دین مین کسی نقص کے ہونے کے باعث نہین ہوئی بلکہ انسان
کی طبیعت کا میلان جانب خطا ہونے کے باعث کہ وہ خدا کا حق جھوٹ سے
مبدل کر دیتا ہے خود انجیل مین صاف اشارے ہین کہ جھوٹی تعلیم دینے والے اور
دین عیسوی کے برخلاف فرقے پیدا ہونگے اور حواریون کے خطوط سے ظاہر ہے
کہ وہ حواریون کے وقت مین بھی پیدا ہونے لگے تھے۔

قدیم عیسائیون کے درمیان جو بدعتین اور اختلاف کی باتین پیدا ہوئین
اون سب کو سلسلہ وار مفصل بیان کرنا کتاب کو بے فائدہ طول دینا ہے ماسوا
اسکے اونکا ٹھیک ترتیب دینا بھی بہت مشکل ہے کیونکہ بہتیری اونمین سے گو منفرد
بنا پر چلین جدا جدا طریقون سے ایسے نتیجون مین آملین کہ پھر اونمین ظاہر کچھہ فرق باقی
نرہا اور بہتیری ایسی تھین کہ اول تو وہ خود مغلق اور مبہم اور دوسرے ہمکو اسقدر اونکی
کیفیت معلوم نہین ہو سکتی کہ جس سے ہم ٹھیک کہہ سکین کہ کس قسم مین اونکا شمار کرنا
واجب ہے اور نہ کچھہ اس تفتیش سے ہمارا کوئی عمدہ مطلب نکلتا ہے بس اس مقام پر

اس لکھنے سے اور پھر بعض توابعین کے اوسکی نقل کرنے سے کہ اس بدعت والون کے سردار کو دیوتا سمجھہ کر تعظیم و تکریم کی راہ سے اوسکی ایک مورت بنائی گئی تھی نکوس نے جو اون سات دیاقونون مین سے تھا جنکا اعمال مین تذکرہ ہے کہتے ہین کہ نکولیتی فرقہ کو گمراہی پر چلایا سرنتھس ایک دوسرے نسطقی سرگروہ کو مقدس یوحنا کا ہمعصر بتلاتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ نوشتے کچھہ کسیقدر اوسکے عقیدون کے برخلاف تصنیف ہوئے[۵۱]۔

قردو اور اوسکے بعد مرکیین نے کہ جو اپنے زمانہ کا نہایت نامی بدعت والا تھا اور جسکا ذکر اعمال الرسل کے آٹھوین باب مین ہے انتونینس پیس[۵۲] کے عہد مین بھی خیالات خام روم مین جاری کرنے چاہے مگر وہان اون عقیدون سے فورًا اوس کلیسیا کے اسقفون نے انکار کیا اور جسٹن شہید اور ترتلیان نے اونھین باطل ٹھہرایا اسکے تھوڑے ہی دنون بعد ۱۷۲ء عیسوی مین جسٹن شہید کے ایک شاگرد تاتیان نے جسے کچھہ علم تھا اسی نسطقی بنا پر انکرا تیتس کی بدعت چلائی اس فرقہ کے آدمی درویشی کی سیدھی سادھی اصلون پر استغراق اور ریاضت جسمانی[۵۳] کے طالب تھے انکے اصولون سے کلیسیا نے انکار کیا اور مطلق کسیطرح کا سہارا نہ دیا کیونکہ دینداری اور عبادت قلبی کے زمانہ مین خانقاہی درویشی نشو و نما نہین پا سکتی تھی اوس نے جب نشو و نما پائی وہ نشو و نما کچھہ برابر ٹھیک نہین بنی رہی مذہب کی خرابی اور کلیسیا کی تحقیر کے ساتھہ قدم بقدم چلی گئی۔

قبول کیا اپنے اون عقائد کو بالکل ترک کر دینا نچاہا بلکہ اونکو انجیل کے عقیدون سے
شامل کرنے کی اور انجیل کی تواریخ پر اونکی بنا قائم کرنے کی کوشش کی عقل کو
ایسے اولٹے طور پر بیجا کام مین لانے سے یہہ عجیب و غریب نتیجہ نکلا کہ یہودیونکا
خدا بدی کی اصل تھا اور عیسی مسیح کو نیکی کی اصل نے زمین پر اوسکی سلطنت موقوف
کرنے کو بھیجا اسلیے اون لوگون نے عہد عتیق سے انکار کیا اور عہد جدید کے فقرونکو
غلط لگایا اونھون نے مسیح کے انسان ہونے سے انکار کیا اور اس بات کا اقرار
کہ وہ بدن انسانی سے مجسم نہ تھا اوسنے کچھہ تکلیف نہین اوٹھائی اور وہ ظاہر مین
جو کچھہ کہ اوسمین ہیولائی معلوم ہوتا تھا صرف خیالی غیر مجسم مادہ تھا اونھون نے
جسم کے پھر جی اوٹھنے مین تکرار کی اور کہتے ہین کہ بعضون نے اونمین سے ہر قسم کی
آلودگی جائز رکھی اسطرح کی زیادتیان خصوص مصر کی نسطقی بدعتون سے منسوب[۹۱]
کی گئی ہین لیکن ہمکو اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ بہتون نے ان بدعت والون
مین سے اوسی ہمت اور استقلال کے ساتھہ تکلیف اور ایذا برداشت کی کہ جسکے ساتھہ
اونکے کلیسیا کے بھائی جو اہل جماعت تھے برداشت کرتے تھے —

نسطقی بدعت والون مین سامری شمعون ماگس کے پیروون کو بھی شمار
کرنے کا دستور ہے عیسائی عقیدہ کا یہہ پہلا خراب کرنیوالا تھا کہتے ہین کہ روم مین
اسکے بہت پیرو تھے گو اُرجن لکھتا ہے کہ اوسکے زمانہ مین شاید تمام دنیا مین بھی
تیس[۳۰] نہونگے اسمین شک نہین کہ اونکے اوستاد کی شہرت زیادہ تر جسٹن شہید کے

تسطقی فلسفی اسقدر بھری ہوئی تھی کہ اونھین بدعت کہنا بھی صرف اوس لفظ
کے قدیم اور وسیع معنی مین جائز ہو سکتا ہے اور جن توابعین نے اونھین عیسائی
کہنے سے انکار کیا بہ مشکل سختی کے ملزم ہو سکتے ہین حقیقت مین وہ کچھ بھی ہماری توجہ
کے لائق نہ تھین صرف اس باعث اونکے جانب ہوئی کہ عہد جدید کی کتابون مین
اونکا کچھہ اشارہ درج ہے اور اوسکی دریافت اور تفتیش ہمین ضرور ہے۔

انھین فرقون کے متعلق ایک بدعت ہے کہ جسکا بیان علٰحدہ ہونا چاہیے
اوسکا بانی مانس ایران مین قریب ۲۴۰ء عیسوی کے پیدا ہوا تھا وہ عیسائی تھا
مگر نوجوانی ہی مین جماعت عامہ سے خارج کر دیا گیا تھا وہ مجوسیون کے اکثر عقیدونکا
قائل تھا اور عقائد عیسوی سے اونھین مطابق کرنیکے لیے الہامی رسول ہونیکا
دعوی رکھتا تھا غرض دونون مین سے اسقدر اوسنے اختیار کر لیا تھا کہ جنکی تطابق
مین ظاہراً کوئی بات بعید از عقل نہ معلوم ہو جبکہ اوسنے اس طرح پر زردشت کے
مذہب مین احداث کیا حاکمان ایران کو برا لگا مانس اور مجوسیون کا مہر کا کیجا ب
سے ایک مناظرہ ٹھہرایا گیا اور اوس مناظرہ مین مجوسیون کی جیت اور مانس کی ہار
قرار دیکر ۲۷۶ء یا ۲۷۷ء عیسوی مین اوسے اس جرم مین قتل کر ڈالا۔

مانس کے پیرو صاف صاف مسیح کی پوری الوہیت اور عقیدہ تثلیث کے
قائل تھے اور اصطباغ اور عشاء ربانی کے سکرامنٹ اور کلیسیا کی عیدون کو مانتے
تھے لیکن اس مجوسی عقیدہ کے باعث کہ بدی کی اصل ہیولی ہے اونھین اون

نسطقی فیلسوفون مین سے بعضون نے اس خیال سے کہ نیکی کی اصل ہیولی سے بہت دور رکھین بہت سے مخلوق فوق الانسان اسطرح کے ٹھہرائے کہ جو خدا اور دنیا خواہ خالق و دنیا کے درمیان متوسط تھے وہ مخلوق خدا سے نکلتے اور امیون کہلاتے تھے اور اونمین ایک بڑے درجے کا بلکہ شاید سب سے بڑا مسیح تھا مگر اس مقام سے نسطقیون کے درمیان دو شق ہوگئین جو آپسمین مختلف بلکہ ایک دوسرے کے عکس تھین بہتون نے یہہ قیاس کیا کہ عیسیٰ صرف آدم زاد تھا اوسکے اصطباغ کے وقت امیون مسیح اوسپر اوترا اور ٹھیک اوسکے مصلوب ہوتے ہی اوس آدم زاد عیسیٰ کو چھوڑ گیا یعنی مسیح کو فی الواقع نہ کچھہ تکلیف ہوئی اور نہ وہ مرا اور بہتون نے یہہ قیاس کیا کہ وہ جسم جس سے مسیح مجسم معلوم ہوتا تھا فی الحقیقت انسانی اور اثر پذیر نہ تھا بلکہ غیر مادی خواہ غیر ہیولائی یعنی آسمانی تھا اس اخیر فرقہ والے دوقیتی کہلاتے تھے لیکن اوس بات کو جو کلیسیا کی راے مین دین عیسوی کا خاص عقیدہ اور مقصود تھا دونون فرقہ والون نے خلاف سمجھا کیونکہ دونون اس اعتقاد پر متفق تھے کہ مسیح کی رسالت سے بجز علم خداے برحق ظاہر کرنے کے اور کچھہ غرض نتھی اونھون نے حشر و نشر سے انکار کیا اور مسیح کے موت کی اپنی تعبیرات سے اونھون نے دین عیسوی کو عقیدہ کفارہ سے خالی کر دیا۔

نسطقی بدعتون کے اس مختصر اور مجمل بیان سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ کسقدر دور از حق اور بعید از عقل تھین فی الواقع اونکے درمیان بہ نسبت عقائد عیسوی کے

اور ملتو ان سب کی تحریرون سے ثابت ہے کہ اس عقیدہ نے روم کے درمیان خواہ فرنگستان کے کسی کلیسیا مین ابتک مطلق جگہہ نہ پائی تھی اور یوسیبیوس کے لکھنے بموجب یہہ سب کلیسیا مسیح کی الوہیت کے مقر تھے۔

تیسری صدی مین انطاکیہ کے اُسقف سموستہ والے پولس نے اس بدعت کو پھر زندہ کیا سنہ ۲۶۹ عیسوی مین اس خطا کا ملزم ٹھہرانے کو اُسقف اور قسیس اور خادمان دین کی انطاکیہ مین ایک مجلس ہوئی اور یوسیبیوس لکھتا ہے کہ مسیح کے گلے کے خراب کرنیوالے کا مقابلہ کرنے کو ہر جانب سے یہہ لوگ بڑی تیزی سے دوڑے ایشیا کوچک کے وسطی اور مغربی تمام صوبون سے وکلا وقت معین پر اوس مجلس مین آئے اور پنطس سے لیکر عرب تک بالکل دینی امورات مین ایک ہلچل مچگیا اون دونون مین انطاکیہ کے ایک اُسقف کی بدعت کا انکشاف اور ثابت کرنا ایک بڑا بھاری دلیری کا کام تھا کیونکہ وہ اُسقفی ایشیا مین ابتک مقدم سمجھی جاتی تھی پولس کے ذاتی اختیار بیحد اور فخر کے باعث اور بھی زیادہ دشواری ہوئی پولس بہت سے سپاہیون کو اپنے ہمراہ لیکر بڑی شان و شوکت سے نکلتا تھا حواریون کی انکساری کو اوسی قدیم زمانہ مین گویا متروک کردیا تھا اور اپنی حفاظت کا مدار نہ صرف حکمتی اور فطرتی دلائل پر رکھا تھا بلکہ اپنے ہمراہیون کے زور جسمانی پر تمام مجلس نے اوسپر بدعت کا فتوی دیا اور اوسکی معزولی کے حکم پر ستر اُسقفون نے دستخط کیا اس حکم کے اجرا کو اوسنے کسطرح جبر باز رکھنا چاہا اور پھر وہ حکم کسطرح بمدد دست قیصر رومیکے

دو قیتیون کا قیاس قبول کرنا پڑا نجات دہندہ کو مجسم ماننا اونکے نزدیک
گویا اوسے گنہگار ٹھہرانا تھا اور اسیلیے اونھون نے اوسکا مصلوب ہونا اور پھر ۵۱ اسی مجازی خیال کے سبب اونھین فنتسی وادی بھی کہتے تھے ۱۱۰
جی اوٹھنا اصلی نہ تصور کرکے صرف نقلی خیال کیا اونکی یہہ راے ہر صدی مین اور
ہر کلیسیا مین ممنوع اور رد قرار دی گئی اور سلطنت روم مین اوسکی جڑ بھی نہ جمنے
پائی تھی کہ دیو کلیشیان قیصر کے خونخوار حکم کے بموجب اون پر حملہ ہوا جب دین
عیسوی روم مین قیصرون کا دین قائم ہوگیا خود قیصرون نے اونکا تعاقب کیا ۵۲ یہہ بھی ایک فرقہ تھا جو پیچھے سے پیدا ہوا ۱۳۱
اور اونکے بوتی ہونیکے باعث مشرقی حاکمون نے بھی اونھین سخت تنگ کیا

دوسری جبکہ کچھ لوگ مسیح کے جامئہ انسانی مین ہونے کی بحث و تکرار
کر رہے تھے بعضون نے اوسکی الوہیت سے انکار کیا انمین سب سے قدیم
ابیونی تھے اس فرقہ ابیونی کے کچھہ لوگ مسیح کو صرف ایک آدم زاد مانتے تھے
اور کچھہ لوگ اوسکے قدم اور حمل معصوم کے قائل تھے لیکن انجیل صرف متی کی
مانتے تھے اس فرقہ مین وہی لوگ تھے جو قبل عیسائی ہونیکے یہودی تھے
اور وہ یہودیون کی رسومات کے برابر سخت پابند رہے۔

دوسری صدی کے خاتمہ کے قریب تھیودوتس اور آرتمین نے ابیونیون
کے یہودی عقیدے چھوڑکر صرف مسیح کی آدم زادی برقرار رکھی وکٹر کی اتفقی
مین تھیودوتس اس خطا کے باعث روم کے کلیسیا سے خارج کیا گیا یوسیبیوس
اوسے بے دینی ارتداد کا باپ لکھتا ہے جسٹن ملطیادس تاتیان کلیمنس ازینیوس

خدا کے بیٹے یعنی انسان عیسیٰؑ کے شامل ہو گیا اور اسیطرح پراوس نے روح القدس کو بھی ایک جز ازلی باپ خدا کا تصور کیا اس غلطی سے کہ جسمین وہ تین خدا ماننے کے خوف سے پڑ گیا تھا یہہ نتیجہ نکل سکا کہ جو شخص مصلوب ہوا وہ فی الحقیقت باپ خدا تھا اور اسی باعث اوسکے پیرو پیٹری پاسین کہلائے اوسے اسکندریہ کے اسقف دیونسیوس نے رد کیا۔

تیسری کہین کہین کلیسیا مین جو طرح بہ طرح کی صرف حرارت دینی بطور دیوانگی کے ظہور مین آگئی تھی یہان اوسکا بیان ضرور نہین ہے کیونکہ بیوقوف مجنون خواہ مجذوبون کے خیالون کا ہم اس مقام پر تذکرہ کرنا واجب نہین سمجھتے شاید بعض ہلکی ہلکی بدعتین اسی تیسری قسم مین شمار ہو سکتین اور بعض مانتنس کے پیروون کے عقیدون کی بھی جڑ وہی بتلاتے ہین لیکن ہم یہان صرف منتنس کے عقیدون کا کچھہ ذکر کرین گے وہ ایک بیہودہ سرگرم متعصب تھا سنہ ۱۷۰ عیسوی کے قریب اوسنے فروگیہ اور ایشیاے کوچک کے دوسرے صوبون مین غیب گو ہونے کا اور روح القدس سے الہام پانیکا دعویٰ کیا اور اپنے تئین وہ فارقلیط یعنی تسلی دینے والا روح القدس قرار دیا جسکے ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسرے بار آنے کے پیشتر الہام ربانی کے تکملہ کے لیے بہتیرے دینداد کر رہے تھے اور اوسکا گرمی دماغ سے وجد مین آکر بیہوش ہو جانا اور مجنونانہ بکنا غالباً سریع الاعتقاد اور حیرت زدہ عوام الناس کی نظرون مین الہام

ذریعہ سے تعمیل ہوا سابق کسی باب مین مذکور ہو چکا ہے دین عیسوی کا بیان جو مجلس نے
مشتہر کیا اوس خط مین جو یوبس کے نام لکھا گیا تھا اور ابتک موجود ہے مندرج ہے
اور اوسکے درمیان صاف صاف مسیح کی اصلی الوہیت اوسکا قدم اور اوسکے کرمتی
تجسم کا اور اس بات کا کہ اوسکا علاقہ خدا سے نہ بطور مخلوق کے ہے بلکہ بطور فرزند
کے اور دنیا اوسیکے ہاتھ سے مخلوق ہوئی اقرار کیا ہے —

زمین پر مسیح کے وجود کی کیفیت کے نسبت جو بحث اوٹھی اور پھر اتنی شاخون
مین منقسم ہوئی کہ اوسمین تثلیث اور تجسم کا عقیدہ بھی شامل ہوا اول ہی اول اوسے
پراکسیاس ایک یونانی فرقہ کے مصنف نے توضیح کے ساتھ تخمیناً سنہ ۲۰۰ عیسوی
مین ترتیب دیا اور تھوڑے ہی دنون بعد ترتلیان نے اوسکا جواب لکھا اور
اوس جواب مین جماعت عامہ کا عقیدہ بہت صفائی سے بیان کیا پراکسیاس
کی بدعت کے قریب پچاس برس بعد سبلیوس کی بدعت شروع ہوئی ظاہرا دونون
کی بدعت اس مشکل کے باعث ہوئی کہ جو اونھون نے فی الواقع بسبب ضعف و ناتوانی
عقل انسانی کے تثلیث کو توحید الوہیت سے مطابق کرنے مین پائی عقل انسانی
بیشک اس اشتمال کی کیفیت دریافت کرنے سے بالضرور عاجز و قاصر ہے سبلیوس
افریقہ کا تھا اور کیرنیکا کا اسقف یا قسیس تھا اوس نے تثلیث کے دوسرے اور
تیسرے یعنی بیٹے اور روح القدس کے علاحدہ تشخص سے انکار کیا اور اسکا مقر ہوا
کہ باپ خدا سے صرف ایک خاص قوت نکلکر خواہ ذات خدا مین سے ایک خاص جز جدا ہو کر

کافی ہے ایشیا کے عیسائیون نے جو ایسے نرم نہ تھے بار دیگر اونکا اصطباغ ہونے پر اصرار کیا اور یہی طریقہ سنہ ۲۱۵ عیسوی مین کرتاگو کی ایک کونسل نے جائز رکھا تھا اور افریقیہ کے کلیسیاؤن مین کوپریان نے اوسے رائج کیا اور روم کے اسقف استفنس نے جو اسکے خلاف رائے والون کا سرگروہ تھا اپنا مقابلہ بطور زورآوری کے ساتھ کیا اور زمانہ دراز کے بعد گیگا اپنے جانشینون کے لیے گویا ایک دوسری نظیر زورآوری کی چھوڑ گیا۔

تیسری صدی کے شروع مین کلیسیا کا یہہ دستور تھا کہ جو کوئی تکلیف اور ایذا کے خوف سے دین چھوڑ دیتا تھا ایک طریق معین پر توبہ کرنے کے بعد اوسے پھر جماعت مین شامل کر لیتے تھے لیکن کوپریان کے عہد مین کانفیسر یعنی شہید ہونیوالے گو خادم دین نہ تھے اس استحقاق رکھنے کے مجاز کیے گئے تھے کہ کفارہ کو کسیقدر معاف کردین اور اوس بیدین کو فوراً جماعت مین شامل کرلین کوپریان اس اختراع کا جانب دار تھا تاہم یہہ نہین چاہتا تھا کہ جو لوگ دل سے توبہ کرین جماعت مین داخل نہونے پاوین اور سنہ ۲۵۱ اور سنہ ۲۵۲ عیسوی مین جو اوسنے اسکے لیئے مجلسین کین اونکا قصد تھا کہ وہی رعایت کے طریقے بحال رہین۔

اوسی زمانہ کے قریب روم کا ایک قسیس جو عالم تھا لیکن سختی کے ساتھ بسر کرتا تھا نوتیس نام اس کوشش مین ہوا کہ کلیسیا کا انتظام کچھ زیادہ سخت کرے اوسنے اس باب مین حجت کی کہ جو لوگ لغزش کھا کر دین سے منحرف ہوجاین کبھی

ربانی کا یقینی نشان تھا بیشک بہتیرے اون ملکون مین اوسکے پیرو ہوگئے اور
دو عورت غیب گو یعنی پکسیملا اور پرسکلا کے باعث جنھون نے اوسکی رسالت
کی شہادت دی اور اوسکے طور طریقہ پر چلین وہ زیادہ کامیاب ہوا سوا ے
اوسکے سخت ریاضت و پرہیز گاری کی جو وہ تعلیم دیتا تھا وہ بھی کچھہ دنون تک
اوسکے فرقہ کی شہرت کا باعث ہوئی نو مریدون سے وہ بہت سخت روزے
رکھواتا تھا اور پاکدامنی یہانتک کہ ممانعت ازدواج کی اون پر تاکید کرتا تھا
اسوجہ سے اوسکے فرقہ مین ایک پاکی کی نمود سی ہوگئی اور معلوم ہوتا ہے کہ
اوس نمود نے ترتلیان کے مادہ خوض کو زائل کردیا تھا کیونکہ جلد ہی ترتلیان
نے اپنے معتقد ہوجانے کا اقرار کیا بلکہ شاید خاص کرکے اسی سبب سے اس
بدعت نے شہرت پائی ایشیا کی کئی ایک مجلسون نے اس بدعت کو اوسکے اوج ہی پر
رد اور ناپسند کیا اور معلوم ہوتا ہے کہ دوسری صدی کے بعد اوسنے کم ترقی
پائی اور جہان سے وہ بدعت شروع ہوئی تھی اوسکے باہر کبھی کسی وقت مین
لوگون نے بالعموم اوسکو نہین مانا گو وہان دو تین زمانہ تک اوسکا کچھہ اثر باقی رہا۔

تیسری صدی مین کلیسیا کے درمیان یہہ ایک بحث پیدا ہوئی کہ جو بدعتی پھر الا
مومنون کی جماعت مین شامل ہونا چاہے وہ کسطرح پر شامل کیا جاے مغربی
کلیسیا والے زیادہ تر اس راے پر قائم تھے کہ بدعت والون کا اصطباغ جائز ہے
اور صرف ہاتھون کا سر پر رکھنا اور دعا مانگنا اونھین پھر جماعت مین شامل کرلینے کے لیے

دائمی اختلاف رہتے اور کبھی کبھی بحث و تکرار ہو جانے کے سبب کبھی کیا عقیدہ اور
کیا عمل دونون مین قدیم کلیسیا کے درمیان ایک صاف اور سیدھا طریقہ بنا رہا
اور جن لوگون کو بدعتی سمجھتے تھے کلیسیا والے اونکی تردید مین مستعدی اور دلدہی سے
اور اکثر اپنے قواعد کے مطابق کوشش کرتے تھے وہ اپنی لڑائی روح کی تلوار اور
فصاحت اور بلاغت کے ہتھیارون سے لڑتے تھے اور چونکہ کبھی کسی کو جسمانی
تکلیف نہین پہونچتی تھی وہ نہایت موثر اور کارگر ہوتے تھے اونکی تاثیر اور
کارگیری کچھ نام کے لیے اتحاد قائم کرنے مین یا عقیدۂ قلبی کا اظہار باز رکھنے مین
کام نہین آتی تھی بلکہ دین کے پاک و صاف رکھنے مین اور مومنون کی جماعت
کے درمیان محبت اور اتفاق بنا رکھنے مین اور تمام عقیدونکو جو متواتر کتاب مقدس کے
برخلاف کلیسیا کے مقابل برپا ہوئے فی الفور سب کو رد یا ایسا کر دینے مین کہ جلد وہ متروک
ہو گئے دوسرا نتیجہ کہ زیادہ تر قدیم بدعتین انجیل کے صاف اور سہل الہام کے ساتھ
بت پرستون کی ناپاک فلسفی ملجانے کے باعث ظہور مین آئی تھین اور اسی سے
وہ لاحاصل دقیق مباحثے ایسی چیزون کے بہ نسبت جو حیطۂ ادراک انسانی سے
باہر ہین پیدا ہوئے کہ اگر صرف انسان کی عقل آزمائی سے تعلق رکھتے اور اوسکے
کینہ و عناد کو کام مین نہ لاتے اسقدر ضرر ہرگز نہ پہونچاتے اونکے اثمار تلخ تب تک
پختگی پر نہ آئے تھے تاہم پھولتے ہی بہتیرے پارسا عیسائیون کی موافقت مین
خلل آ گیا اور اونکا ایمان تذبذب مین پڑ گیا اور تیسرا نتیجہ کہ بہ نسبت طریق نجات

اسیطرح پر کلیسیا کی جماعت مین پھر شامل نہ کیے جائین اور جلد ہی اپنی سختی
کے لحاظ سے اول تو اوسنے یہہ بات جو اوسنے پہلے صرف ایک قسم کے مجرمون
کے واسطے رکھی تھی تمام خطا کارونکے لیے اوسے کام مین لانی پڑی اور دوسرے
اس سخت اور عام حکم اخراج کے جواز کے لیے اوسے توبہ کے دنیاوی اثر سے انکار
کرنا پڑا اور کفارہ اور نجات کا دستور بھی متروک کرنا پڑا اوسکے پیرو جنہون نے
اسقفی حکومت اختیار کی کتھری یعنی طاہر کہلاتے تھے اور اونکے درمیان کیا
مغرب اور کیا مشرق مین بہتیرے عیسائی بڑے نفس کش اور آزاد منش تھے لیکن
اوس قدیم زمانہ مین بھی ابتدائی زمانہ کی سی بیداغ دینداری اور اخلاق کی صفائی
کے پھر قائم کرنے کی یہہ کوشش اون خرابیون سے جو جاری ہو گئی تھین اوسکے
برعکس ہونے کے باعث بالکل رائگان گئی اور بڑے بڑے اسقفون کے نزدیک
صرف خیالی اور لاحاصل اور مشتبہ متصور ہوئی گو کبھی کبھی نواشیان کے پیروون کو
بدعت کا الزام لگایا گیا ہے لیکن کلیسیا سے عقیدے مین ظاہرا کسی اختلاف کا
الزام اونکو نہین دیا گیا تثلیث کے بڑے مسئلہ پر اونھون نے جماعت والون کو
بڑی مستعدی سے مدد دی بڑی شکایت اونکی یہی ہے کہ اونکے قواعد ایسے
سخت تھے کہ جنکے باعث اکثر گنہگار توبہ اور استغفار کرنے پر بھی پھر جماعت مین
داخل نہین ہو سکتے تھے اور وہ خود کلیسیا سے علیحدہ ہو گئے تھے۔

جو کچھ کہ اس باب مین لکھا گیا اسپر غور کرنے سے اول یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ

کسی دوسری طرح پر اونکی پرستش کی جاے اور روم کی سلطنت جمہوری کے
قدیم زمانون مین حاکمون کو اختیار دیا گیا تھا کہ بالکل غیر ملکون کی پرستش سے
لوگون کو باز رکھین اونکے خادمان دین کو عدالت اور تماشاگاہ اور شہر سے باہر
نکالدین اونکی مذہبی کتابین تلاش کرکے جلادین اور سواے معمولی اور قومی
کے کسی دوسرے طریقے پر قربانی نہونے دین پس جس بنا پر کہ سات سو برس
سے عمل درآمد رہا تھا قیاصر روم کیونکر اوسے چھوڑ سکتے تھے مکینس نے بہت گرمی
کے ساتھ انغسطوس سے استدعا کی کہ غیر ملکون کے تمام مذہبون سے نفرت کر
اور اونکے لیے سزا دے کیونکہ اونسے خرابی اور خطرہ پیدا ہوتا ہے اور تمام
آدمیون کو حسب دستور قوم پرستش کرنے پر مجبور کرے اور تواریخ سے دریافت
ہوتا ہے کہ اس تجویز بموجب اغسطوس اپنی حکومت مین کاربند ہوا اور اوسکے
جانشین بھی اوسپر عمل کرتے رہے یہہ جو آگے لکھا جاتا ہے رومی قانون کا ایک
جز اعظم مذکور ہے یعنی وہ لوگ جو نئے مذہبون کو خواہ ایسے مذہبون کو کہ جنکی
کیفیت اور جنکے آثار سے واقفیت نہین جاری کرتے ہین اور اونسے لوگون کے
دلون مین اضطراب اور بیچینی پیدا کر دیتے ہین اگر اعلی درجہ کے ہوتے تھے
اونکا درجہ گھٹایا جاتا تھا اور اگر کم درجہ کے ہوتے تھے سزا مین قتل کیے جاتے تھے
پس اس سے صاف ظاہر کہ جس سلطنت مین ایسے اصول قوانین مروج تھے
دین عیسوی کا جسنے لوگون کے ایمان مین ایسا بھاری انقلاب پیدا کیا تھا کہ جب

تب تک کوئی برملا تکرار پیش نہین آئی تھی اور نہ تب تک تقدیر اور فضل کے بھاری مسئلون کے بہ نسبت کوئی بحث اوٹھی تھی بلکہ تثلیث اور تجسیم کے سوا اور کسی اصلی عیسائی عقیدے کا مقابلہ نہین ہوا تھا۔

باب چھٹا

پہلی تین صدیون مین کلیسیا کی تکلیف اور ایذا رسی

رومیون کے درمیان مذہب کا انتظام بمنزلہ صیغۂ ملکی ہوا کرتا تھا غیر ملکون کے دیوتا اور دستورات اونکے درمیان داخل ہو سکتے تھے لیکن اوسیوقت کہ جب قانوناً اسکا جواز حاصل ہو جاتا تھا پس جبکہ احکامات مذہبی ملکی قوانین کے تابع ہوئے کسی نئے اور ناجائز مذہب کا اختیار کرنا سرکار کا مجرم ٹھہرنا تھا۔ سسرو رومی پرانے پرانے قانون سے یون انتخاب کرتا ہے کہ کوئی شخص کسی جدا طور پر پرستش نکرنے پاوے اور نہ کسی نئے دیوتا کو مانے اور نہ کسی غیر کے دیوتا کی جبتک کہ وہ قانوناً مجاز نہ ٹھہر جائین کوئی گھر مین پرستش کرے لوگ اونھین مندرون مین پرستش کو جاوین جو اونکے بزرگون نے بنائے ہین الی آخرہ اسیطرح لوی کے لکھنے سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح سے چارسو برس پیشتر ایسا حکم ہو گیا تھا کہ رومی دیوتاؤن کے سوا اور کوئی نہ پوجا جاوے اور نہ سواے معمولی اور مقرر کے

مذہب پھیلانے کا اشتیاق شعلہ زن تھا اس اعتقاد پر کہ نجات صرف عیسیٰ المسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوسکتی ہے اونھون نے بدل تمام دنیا کو اوس ایمان پر لانے کی کوشش کی مگر کسی کو اپنے دین مین لانے کی کوشش کرنا یہہ اصول سلطنت رومیہ کے عین برعکس تھا پس اسوجہ سے منادی انجیل کی حیرت انگیز کامیابی منتج حسد اور اشتباہ ہوئی اور جلد ہی اوسکے دبانے کی کوشش کی گئی حسد بڑہنے کا یہہ بھی ایک بڑا باعث تھا کہ دین عیسوی کی عبادت اور رسومات مین کوئی علامت یا نشان دوسرے مذہبون کی طرح ظاہر اور نمودار نتھا یہودیون مین بھی ہیکل اور قربانیان تھین جنکی بت پرست تعظیم کرتے تھے مگر یہان ایسی کوئی چیز نتھی جو انکھون سے محسوس ہو پس لوگون نے خیال کیا کہ اس دنیا سے نرالی عجیب و غریب پرستش کے اندر ضرور در پردہ کوئی خطرناک بات ہے چنانچہ قلس کہتا ہے کہ عیسائیون کے درمیان ہیکل اور مورت اور قربان گاہ کچھہ بھی نہونے کے باعث یہہ ثابت ہوگیا کہ وہ اپنا طریق لوگون کی نگاہون سے مخفی رکھنا چاہتے ہین مدبران ملک روم اس بعید الفہم وسیلہ اتحاد کے سمجھنے سے جسنے تمام عیسائیون کو مضبوطی کے ساتھہ باہم متفق کر رکھا تھا قاصر تھے اور اونکی ایسی جلد ترقی سے خوف کھا کر اس شبہہ مین پڑے کہ اونکا مطلب کچھہ ملکی ہے اور اوسکے توڑنے کے لیے وہ حسد والے خود مختار ہمیشہ مستعد اور تیار رہے ــ

دوسرے دین عیسوی کا سب سے علیحدہ رہنا اور کسی دوسرے کا تسلیم نہ کرنا

روم کے مدبران ملکی کی سمجھ سے بالکل باہر تھا فوراً نئے اور ناجائز مذہبون کی فہرست مین درج ہونا ضرور تھا۔

باوجود اس تعصب کے سلطنت روم نے نئے معبودون کا دیسی معبودون مین دخل کرنے مین بڑی آسانی دکھلائی اقوام مفتوحہ کے معبودون کو اونکی پرستش مجاز کر دینے سے گویا راضی کر لیتے تھے ہر قوم کے آدمی کو اپنے ملک کی حد سے باہر بھی اپنے اپنے مذہب بموجب پرستش کرنے کی پوری اجازت تھی اور اسی باعث روم مین جہان تمام دنیا کے آدمی جمع تھے ہر قسم کا مذہب قائم تھا اجنبی دیوتا اور غیر غیر ملکون کے رسم و دستور بے روک ٹوک اور بلا دقت حکماً رومی دیوتاون کے زمرہ اور وہان کے رسم و دستورون مین شامل ہوجاتے تھے اور جب ایک مرتبہ مقبول ہوگئے لوگ اون نئے طریق پرستش اور دستورون پر پھر بے کھٹکے چل سکتے تھے خود قیصر یکے بعد دیگرے معبود بنائے جاتے تھے اور عہد سلطنت کی قسم کھانے مین یہہ بھی ایک رسم تھی کہ اونھین قیصرون کی مورتین پوجنی پڑتی تھین۔

لیکن دین عیسوی کے درمیان چند ایسی علامتین تھین کہ جنکے باعث نہ تو ارکین سلطنت اوسکے ساتھہ اسطرح پر بہ سلوک پیش آسکتے تھے اور نہ اوسے مہربانی کی نظر سے دیکھہ سکتے تھے۔

اول دین عیسوی کے پھیلنے کی خاصیت اگلے عیسائیون کے دل مین

برتری برقرار رکھنا سب سے مقدم تھا پس مستقل مزاج ایمانداروں کے لیئے قتل کی سزا جاری ہوئی اور یہہ طریقہ چاہے صرف روم کے پُرانے قانون پر مبنی تھا اور چاہے خاص حکمون سے جاری ہوا ہو کبھی کم اور کبھی زیادہ جب تک کہ دین عیسوی بت پرستی کے ویرانہ پر خوب آباد نہین ہو گیا اہلکاران سلطنت کا ہادی رہا ہمین شک نہین کہ اکثر قیصرون کے عہد مین اِن اصول کی سختیان ڈھیلی ہو گئی تھین تاہم اونکے ماتحت صوبہ دار اپنے اپنے تعصب اور اوہام کے بموجب قانون مجریہ کی حمایت مین عیسائیون کے تکلیف دینے اور ضرر پہونچانے کا اختیار رکھتے تھے ۔

پر تکلیف دہی اور ضرر رسانی کچھہ صرف قیصر اور صوبہ دارون ہی کی جانب سے ظہور مین نہین آتی تھی بلکہ تمام لوگ ان عیسائیونکو اپنے دیوتاؤن کا دشمن سمجھتے تھے اور وہ اکثر عوام الناس کے غضب مین پڑکر تباہ ہوتے تھے وہ بُون خبرین جو چند بدعت والے فرقون کی بہ نسبت اوڑی تھین بت پرستون نے بالعموم عیسائیون سے بھی منسوب کین اونھون نے مشہور کیا کہ عیسائی لوگ اپنی مجلسون مین ایسے گناہون کے مرتکب ہوتے ہین جو خلاف طبیعت بشری ہین اور اپنے بچون کو مار مار کر کھاتے ہین اور ایسے مکروہ الزامون کے سچ ثابت کرنے کے لیئے اور عوام الناس کا غضب واجب ٹھہرانیکے لیئے اون ذلیل غلامونکو اور اون آدمیونکو گواہ بنایا کہ جن سے بہ عقوبت اور بہ اذیت خاطر خواہ باتین

کیونکہ جسنے مسیح پر ایمان لانے کا اقرار کیا خواہ مخواہ اوسکو تمام دنیا کے مذہبون سے انکار کرنا پڑا عیسائیون نے ہر طرح کی بت پرستی سے اختلاف اختیار کیا اور اسلیے وہ رومیون کے ملکی مذہب کے دشمن ٹھہرے اور پھر یہ نتیجہ جلد حاصل ہو گیا کہ اونکا قصد و ارادہ کچھ سلطنت کے برخلاف ہے بت پرستی کی رسومات اور عید اور میلے وغیرہ جو قانون کے زور سے جاری تھے عیسائیون نے اونمین شریک ہونیسے انکار کیا اور ترغیب اور تخویف کو مطلق خیال مین نہ لائے اس باعث خرابی اور جہالت اور ہٹ دھرمی کا الزام اونپر عاید ہوا اونھون نے قیصرون کی خدائی نمانی اور جسطرح پر کہ بت پرست اونکے لیے معابد بنا کر اونکی مورتون کے سامنے خوشبو جلایا کرتے تھے عیسائیون نے اونکی پرستش سے مطلق انکار کیا عیسائی لوگ اس بات کو سمجھا سکتے تھے کہ اونکا خداوند صرف ایک ہی ہے جو آسمان پر ہے اور جو جو باتین کہ خدا کے آئین کے برخلاف نہیں ہین سب مین عیسائی لوگ سرکار کا حکم ماننے کو مستعد تھے اور بجا لاتے تھے لیکن قیصر کو نہ پوجا اور بت پرستی کی قسم نہ کھائی کیونکہ اوسمین قیصر کی خدائی ماننی پڑتی تھی غرض اس اصرار اور ہٹ سے لوگون نے اونکو قیصر کی عدول حکمی کا الزام دیا اسلئے مذہب دین عیسوی نے ایک نئی قدرت پیدا کی تھی جو کیسی دنیاوی حکومت سے زیر ہونیوالی نہ تھی پس دنیاوی حکومت نے وسوسہ اور خصومت مین پڑکر سزا اور عقوبت کے وسیلون سے اپنی برتری قائم رکھنی چاہی رؤسائے سلطنت کے نزدیک قانون کی عزت اور

شہرون مین سے جاتا ہوا دیکھا چلّا اوٹھا کہ منکر اور عیسائی تمام صوبہ مین بھر گئے ہین اور لوگون کو اشتعالک دی کہ اگر دیوتا اون کے غضب سے بچنا چاہتے ہو اونکو سنگسار[سله] کرو پس وہ بھی عیسائیونکے برخلاف خلقت کو آمادہ کرنے کے لیے مستعد تھے —

یہودی لوگ جو دین عیسوی کے سب سے پُرانے اور ثابت قدم دشمن تھے اکثر شہرون مین بافراط موجود تھے اور جیسا کہ پہلے باب مین مذکور ہوا متواتر لوگون کو عیسائیون کے برخلاف اوبھارتے رہتے تھے اور خوبی قسمت دیکھنی چاہیے ان عیسائیون کی کہ باوجود اس دشمنی کے وہ بھی اکثر اون مصیبتون مین گرفتار ہو جاتے تھے جو یہودیون پر پڑتی تھین دین عیسوی یہودیہ سے شروع ہوا خود مسیح یہودی تھا اور یہودیون کے بادشاہ کے نام سے مصلوب ہوا تھا ابتدا مین جو لوگ مسیح پر ایمان لائے اور جنھون نے تعلیم دین عیسوی اختیار کی تھی زیادہ تر یہودی تھے پس اوس اوائل زمانہ مین اون لوگون کا خیال جو اچھی تحقیقات کی کچھ پروا نہ رکھتے تھے یہی تھا کہ عیسائی ہونا گویا لازم و ملزوم ہے[سله] یہودی ہونے سے چنانچہ ابھی ذکر ہوا ہے کہ قیصر قلودیوس نے جو ۵۳ع مین قوم یہود کو شہر روم سے باہر نکالدینے کا حکم جاری کیا تھا عیسائی بھی اوس مین مشمول ہوئے اور سیوٹونیوس لکھتا ہے کہ اوس قیصر نے یہودیون کو شہر روم سے اسلیے نکلوا دیا کہ وہ کرسطس کی ترغیب سے فساد اوٹھاتے تھے اسمین شک نہین

سله وہ لوگون سے ساحر [illegible] ہوئے [illegible] شروع [illegible] عیسائی [illegible] فوراً بیان سے [illegible] ۲۱۲

کہلاتے تھے اگر کبھی افریقہ کے ریگستان مین مینہ نہ برستا اور خشک سالی ہوتی یا دریاے نیل اسقدر نہ بڑہتا کہ جس سے ملک مصر کو سیرابی حاصل ہو یا دریاے ٹیبر کی باڑہ سے سیلاب ہوجاتا یا زلزلہ آتا یا وبا آتی یا قحط پڑتا یا کوئی اور آفت ناگہانی حادثہ ہوتی لوگ عیسائیون پر غضب ناک ہوتے اور یہہ سب اونھین کا قصور سمجھتے وہ یہی تصور کرتے کہ یہہ فرقہ ناپاک ہے اسکے پھیلنے سے دیوتاؤن کا غضب ملک پر پڑتا ہے اور کبھی کبھی اسطرح پر پکار کر کہ ان عیسائیون کو شیرون کو کھلاؤ اون پر ایسا گرتے کہ جیسا کوئی شکار پر گرتا ہے اور پھر جھٹ پٹ لیجا کر اونھین شہید کر ڈالتے اور ایسی حالت مین کیا یہہ کچھہ تعجب کی بات ہوسکتی ہے کہ حکیم پورفیری نے بھی ایک مہلک وبائی بیماری کی سختی کا سبب یہہ تجویز کیا کہ دین عیسوی کے پھیلجانے سے ایسکولاپیوس دیوتا کی طاقت زمین پر زائل ہوگئی۔

علاوہ اسکے بعض فرقہ ایسے تھے جنکی منفعت مین عیسوی مذہب کے سبب نقصان پہونچا اور اسی باعث انھون نے خلقت کا غضب عیسائیون پر بھڑکایا یعنی پوجاری جنکا بت خانون سے کام چلتا تھا دمتریوس کی طرح کاریگر بھی جو بت پرستی سے فائدہ اوٹھاتے تھے[1] اور فلپی کے فال گو اور رمالون کی طرح جنھون نے پولس اور سیلس پر لوگون سے حملہ کرادیا تھا[2] جادوگر جنکے فن و فریب کی قلعی اس نئے مذہب کے باعث کھل گئی تھی چنانچہ لوشیان منطس کے ایک جادوگر کا اس ڈہب بیان کرتا ہے کہ جب اوس نے اپنے فن کا اعتبار

[1] اس شخص کا ذکر پہلے باب مین ہوچکا ہے ۱۹ باب ۲۴ آیت
[2] اعمال الرسل ۸ باب ۹ آیت ۱۳ باب ۶ آیت

اس آفت سے بتیس تیس برس تک عیسائی چپ چاپ بے کھٹکے اپنا مذہب
پھیلاتے رہے دومیشیان ظالم کے زمانہ مین جسکا جلوس سنہ ۸۱ عیسوی مین
ہوا یقین ہوتا ہے کہ دین عیسوی قبول کرنیکا جرم جرائم سنگین مین گنا جاتا تھا
اور اس علت مین بہتیرے آدمی جلاوطن ہوگئے جائدادین اونکی ضبط ہوئین
اور قتل بھی کیے گئے چنانچہ سنہ ۹۵ عیسوی مین رسول یوحنا اسیطرح خدا کے
کلام کے واسطے اور عیسیٰ مسیح کی شہادت کے لیے اوس ٹاپو مین بھیجا گیا جسکا
نام پطموس ہے —

یہودی لوگون کے اوس انتظار سے جو وہ ایک بادشاہ کے آنے کا
کر رہے تھے اور مسیح کی دنیوی سلطنت کے خیال سے جو اوسکی روحانی بادشاہی
کے عقیدے کی غلط فہمی پر مبنی ہوا دومیشیان کے دل مین رشک وحسد پیدا
ہوا اور اوس نے اورشلیم کے خاندان شاہی کا حال دریافت کرنے کے لیے
تحقیقات کا حکم دیا اور مسیح کے بھائی حواری یہودا کے دونون پوتون کو اپنے
سامنے طلب کیا لیکن جب اونکی غریبی اور سادگی کو اپنی آنکھون سے مشاہدہ
کیا اوسکا رشک وحسد جاتا رہا اون دونون کے ہاتھ روزمرہ کی محنت سے سخت
ہوگئے تھے اور اونکی بالکل جائداد پچاس بگھہ زمین تھی جب قیصر نے اون سے
پوچھا کہ تم اپنی پیشگوئیون سے کس طرح کی امید رکھتے ہو اور وہ کیسا بادشاہ
ہوگا جو تمہارے درمیان ہونیوالا ہے اونھون نے جواب دیا کہ اوسکی بادشاہی

کہ یہہ اشارہ اوس انتظار سے ہے کہ جو یہودیون کی قوم ایک مسیح کا کر رہی ہے
اور نیز اوس بے سر و پا احوالون سے جو اونسنے عیسی مسیح کا سنا ہو۔

۵۷ پہلا بادشاہی ظلم و تشدد جو عیسائیون پر ہوا نیرو کا تھا وہ سنہ ۶۴ عیسوی
سے کہ جب صعود مسیح کو کچہہ اوپر تیس ۳۰ برس ہوئے تھے شروع ہوا اوسکا مفصل بیان
طاسیطس نے جو لکھا ہے کسی پہلے باب مین مفصل ترجمہ ہو چکا ہے اوسکے بیان
سے اور اور مصنفون کے خبر دینے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ آفت اور مصیبت
عیسائیون پر کچہہ اونکے کسی قصور کے باعث نہین نازل ہوئی بلکہ اوس علانیہ جھوٹے
الزام کے باعث جو اونکو آگ لگانے کا دیا تھا حالانکہ عوام کے نزدیک اوس
آگ لگنے کا موجب خود وہی خفقانی قیصر تھا اوس ظالم نے کوئی بات سنگدلی
اور بیرحمی کی اون بیچارے عیسائیون کے حق مین باقی نرکھی وہ جنگلی جانورون
کے چمڑے مین لپیٹ کر کتون سے پھڑوائے گئے سولی پر چڑہائے گئے روغنی
چیزین اونکے بدن مین چپڑ کر وہ آگ سے جلائے گئے اور اونکے بدن کی
مشعلون سے شہر مین روشنی ہوئی گو کہتے ہین کہ جب تک نیرو جیتا رہا یعنی چار
برس تک عیسائیون پر یہہ ظلم اور تشدد ہوتا رہا لیکن حقیقت مین اوسکی ٹھیک مدت
معلوم نہین ہے اور نہ یہہ معلوم ہے کہ وہ سلطنت روم کے اطراف مین بھی جاری
رہا یا نہین لیکن جو کچہہ کہ عیسائیون پر دار السلطنت مین گذری ضرور کسی نہ کسی طرح
دوسرے صوبون مین بھی اونکی حالت پر موثر ہوئی ہوگی۔

اونکے حق مین بھی اثر پذیر سمجھا گیا اور سید رم سے کہ جب ایسے ایسے قانون سے دین عیسوی پر اثر پذیر ہونے کی نظیر قائم کی گئی عیسائیون کو ہر وقت خوف و خطر مین رہنا پڑا کیونکہ اونکا نیک و بد صرف مرضی قیصر پر موقوف نہ رہ کر صوبہ داروں کے اختیار مین جا رہا وہ جب چاہتے اوس قانون کو ان مصیبت زدہ عیسائیون پر جاری کر دیتے اور جب چاہتے ملتوی رکھتے اسی باعث گو تراجان کا منشار خاطر اس حکم دینے سے اوس قانون کی سختی کا گھٹانا تھا لیکن نتیجہ اوسکا آخر مین عیسائیون کے برخلاف نکلا کیونکہ اوسنے اونکی ایذا رسانی کو جائز ٹھہرایا اور اس مضر قاعدہ کو حکم شاہی سے پختہ کر دیا کہ صرف دین عیسوی کا اختیار کرنا ہی داخل جرائم سنگین ہے چنانچہ یوسیبیوس لکھتا ہے کہ اس حکم کے جاری ہونے کے بعد ایذا رسانی کی نہایت شدت مین کسیقدر کمی معلوم ہوئی لیکن جو لوگ کہ ہملوگون کو ایذا دینی چاہتے تھے اونکے لیے بہانون کی کچھ بھی کمی نہوئی کبھی رعیت کبھی حاکم جابجا ہملوگون کے پھنسانے کی کوشش کرتے تھی پس برملا گو ایذا رسانی بند تھی مفصل مین کچھ نہ کچھ ہوتی ہی چلی جاتی تھی اور اکثر ایمانداروں نے مختلف طور پر شہادت پائی ہم اوپر لکھ آئے ہین کہ اس قیصر کے عہد مین دو اسقف مارے گئے ایک تو ارشلیم کا بڈھا اسقف شمعون سنہ عیسوی مین مصلوب ہوا اور دوسرا اگناشش روم کی تماشا گاہ کے درمیان شیروں سے پھڑوایا گیا۔

اسکے بعد جو قیصر ہوئے اونکی تواریخون سے اس بات کا درست ہونا بخوبی

دنیا کی نہین ہے بلکہ آسمانی اور روحانی ہے اور جب دنیا کا زمانہ پورا ہوگا وہ جلال مین آویگا تاکہ مُردون اور زندون کی عدالت کرکے ہر ایک کو اوسکے کام کے موافق جزا دیوے قیصر نے بلا مزاحمت اونھین رخصت کیا اور پھر تھوڑے ہی دنون بعد مر گیا —

وہ مشہور خط جو پلنی نے تراجان کو لکھا تھا اور کسی سابق باب مین اوسکا ترجمہ درج ہوا ہے ماجراے مذکور کے دس یا بارہ برس بعد لکھا گیا تھا اور اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ بیطونیہ کے اور ظن غالب ہے کہ مشرق کے ہر ایک صوبہ کے عیسائیون کو بہت اذیت اور تکلیفین اوٹھانی پڑین پلنی نے جو ہدایت کی درخواست کی تھی اوس پر قیصر نے اس مضمون کا حکم دیا کہ عیسائیون کو تلاش نہ کرنا چاہیے اور نہ اونکو بے نام نالش ہونے پر چھیڑنا چاہیے لیکن اگر ثابت ہو ضرور سزا دینی چاہیے ترتلیان نے اس حکم کی بے انصافی اور اوسکے اختلاف مضمون کو بخوبی ظاہر کیا ہے کیونکہ اگر دین عیسوی کا قبول کرنا جُرم تھا عیسائیون کو تلاش کرنا اور اونھین سزا کو پہونچانا چاہیے تھا اور اگر اونکی تلاش نہ تھی تو اونھین سزا دینی پھر کب واجب تھی ان دونون کاغذون کے مقابلے سے ایک تو یہہ بات نکلتی ہے کہ اس مرتبہ عیسائیون کی ایذا رسانی کے موجد اونکے ہم ملکی بت پرست تھے نہ کہ خود قیصر اور دوسری یہہ کہ جس قانون کے بموجب اونکو سزا دیجاتی تھی وہ کچھ نیا عیسائیون کے لیے نہین جاری کیا گیا تھا بلکہ ملک کا قدیم قانون تھا کہ جو

آدریان کے مرنے پر اوسکے حکم کا زور جاتا رہا انتونینس پیس کی سلطنت
مین جو عرصۂ دراز تک رہی سرکار کی جانب سے عیسائیون پر عمدًا و قصدًا کچھ ظلم
اور جبر نہوا لیکن عوام الناس کی ہنگامہ پردازی سے تکلیف اور اذیت کا سامان
بنا رہا جب کبھی جو کچھ آفت وہان نازل ہوتی لوگ اوسے عیسائیون سے منسوب
کرتے اور کہتے کہ یہہ ہمارے مذہب کی تحقیر کرتے ہین اسی باعث آفتین نازل ہوتی
ہین چنانچہ جب قحط پڑا دریاے ٹیبر کی باڑہ آئی ایشیاے کوچک اور جزیرۂ
رودس مین زلزلہ آیا روم انطاکیہ اور کرتاگو مین آگ لگی لوگون نے اپنا غضب
انھین عیسائیون پر نکالا قیصر نے اونھین عوام الناس کے اس غضب سے بچانے
کے لیے احکامات جاری کیے اور اوسکے عہد مین عیسائیون کا شمار اور درجہ بڑہتا
گیا اور اونکی کتابون نے جو بلاغت اور فصاحت سے بالکل معرا تھین زیادہ شہرت
پائی اکثرونکا یہہ خیال ہے کہ جسٹن شہید نے دین عیسوی کی تائید مین جو کتابین لکھی
تھین قیصر کے دل پر اونھون نے اثر کیا۔

سنہ ۱۶۱ عیسوی مین مرقس انتونینس تخت پر بیٹھا اور اوسنے اپنے عہد سلطنت
مین اونیس ۱۹ برس تک خوب عیسائیون کو اذیت اور تکلیف پھونچائی مرقس حکمت اور
فلسفی مین بہت دخل رکھتا تھا یہانتک کہ اپنی رعیت کو اوسمین درس دیتا تھا
نرم مزاجی اور عدل و انصاف کے لیے بھی مشہور تھا لیکن وہ اپنے بزرگون کی
بت پرستی کے مذہب پر ثابت قدم تھا اور اوسکے رسم اور دستورات کی پیروی

ثابت ہے کہ جو ہم ابھی اوپر لکھہ آئے یعنی عیسائیون کی ایذا رسانی کے موجب اونکے ہم ملکی بت پرست تھے نہ کہ بالکل خود قیصر چنانچہ سنہ ۱۲۰ عیسوی کے قریب ایشیا کے صوبہ دار نے قیصر آدریان کو لکھا کہ میرے نزدیک یہہ نامناسب معلوم ہوتا ہے کہ صرف لوگون کا شور و غوغا دبانے کے لیے بلا تحقیقات اور بغیر کوئی جرم ثابت ہوئے عیسائی قتل کیے جاوین اور اوس قیصر کا ایک حکم ہے جسمین صوبہ دار کی اس تحریر کا بھی حوالہ دیا ہے کہ لوگونکے شور و غوغا مچانے سے عیسائی قتل نہ کیے جائین غرض آدریان کے عہد حکومت مین کسیقدر عیسائیون پر مہربانی رہی لیکن اونپر ایک دوسری جگہہ سخت بلا نازل ہوئی یعنی یہودیون نے برکوکب نام ایک شخص کو مسیح مان لیا تھا اور اوسکے تحت مین رومیون سے پھر گئے تھے مگر ملک یہودیہ کے عیسائی اوسکے بہکانے سے اپنا ایمان چھوڑنے پر راضی نہوئے اور بغاوت مین بھی اوسکا ساتھہ نہ دیا اس باعث اوسنے خفا ہوکر تمام عیسائیون کو جو اوسکے ہاتھہ لگے بڑی بیرحمی اور عقوبت سے قتل کر ڈالا اور جب اوس مکار نے رومیون سے شکست کھائی اور کشت خون کا ہنگامہ گرم ہوا یہودیون کے ساتھہ یہودیون کے دھوکے سے عیسائی بھی بہت سے مقتول ہوئے اور آفت مین پڑے جو جلادون سے بچے شہرون کے پالے پڑے غرض اون پر ہر جانب سے مصیبت آئی لیکن جب یہودی بالکل مغلوب اور مفتوح ہوگئے عموماً کلیسیا کو کسیقدر اطمینان حاصل ہوا یہودی اونکے سب سے بڑے دشمن تھے اور وہی سب سے زیادہ اونکو الزام لگاتے تھے—

عمل مین لاتے ہین ان لوگون کو گرفتار کرو اور اگر وہ ہمارے دیوتاؤن کی
قربانی سے انکار کرین اونھین سزا دو اور ہر طرح بر انواع و اقسام کی عقوبت اور
اذیت مین ڈالو کہ جسمین انصاف کے ساتھہ تمھاری سختی بھی شامل رہے اور اس
جرم کی بیخ کنی سے قانون کا انتقام پورا ہو کر تھم جاوے ملیطو نے جو عرضی انٹو نائنس
اس قیصر کو لکھی تھی اوس مین یون تحریر کرتا ہے کہ ہم لوگون پر ایک تازہ مصیبت
ایسی نازل ہوئی ہے کہ جو بیشتر کبھی نہین ہوئی تھی کیونکہ اب نئے نئے اور حیرت انگیز
حکمون سے عیسائیون کو اذیت دیجاتی ہے اور ایشیا مین وہ ہر طرف مارے مارے
پھرتے ہین بے غیرت مخبر اور وہ لوگ جنھین دوسرون کے مال کی طمع اور ہوس ہے
ان قیصری حکمون سے موقع پا کر علانیہ چوری کر رہے ہین اور شب و روز اونھین
لوٹتے ہین کہ جنکے ذمہ کسیطرح کا قصور نہین ہے وہ پھر یہہ بھی لکھتا ہے کہ اگر یہہ باتین
آپ کے حکم سے ہو رہی ہین تو اتنا تو کیجیے کہ وہ انصاف کے ساتھہ واجب طور پر
ہون کیونکہ منصف بادشاہ کو کبھی کوئی حکم خلاف انصاف نہ دینا چاہیے ہم لوگ بہت
شوق سے ایسی موت کی جزا گوارا کرتے ہین لیکن آپ سے صرف یہہ عرض ہے کہ
آپ خود بیشتر ان مفسدون کی تحقیقات کیجیے اور عدل کی راہ سے تجویز فرمایئے
کہ وہ سزا اور قتل کے مستوجب ہین یا امن چین کے لیکن اگر یہہ بیرحمی کا حکم کہ جو وحشی
دشمنون کے لیے بھی جائز نہونا چاہیے آپ نے صادر نہین فرمایا ہے تو ہم اور بھی
زیادہ ملتجی ہین کہ آپ ہم لوگون کو خلقت کی اس بے قاعدہ غارتگری مین فراموش نفرمایئن

نہایت تعصب کے ساتھہ کرتا تھا اسی باعث اوسکے دل مین دین عیسوی کی جانب سے نفرت پیدا ہوئی اوس نے دین عیسوی کو بالکل نیست و نابود کرنا چاہا اوسکے حکم کی یہہ عبارت تھی کہ جو شخص دین عیسوی سے انکار کرے جان کی امان پاوے باقی سب قتل کیے جائیں ابتک اکثر قیاصرہ روم ترحم کی راہ سے زیادہ تر قانون کی سختی کے مٹانے اور عوام الناس کے غضب کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش مین رہے لیکن مرقس انتونینس نے تخت پر بیٹھتے ہی عیسائیونکو سزا دینا اور اذیت پہونچانا سب سے مقدم اپنا کام ٹھہرایا اور جبتک تخت پر رہا کبھی اس مین فرق نہ آنے دیا اوس نے سوچ بچار کر یہہ منصوبہ باندھا اور یہہ منصوبہ کچھہ کسی خاص صوبہ اور شہر کے لیے نہ تھا بلکہ اوسکی ساری سلطنت کے لیے تھا اوس نے اس قانون کو سب جگہہ نہایت سختی سے جاری کیا اور جسپر عیسائی ہونے کا جرم ثابت ہوا فوراً اوسکا جان و مال معرض تلف مین آگیا تراجان کے حکم بموجب کہ جو خالی از انسانیت نہ تھا عیسائیون کے تلاش کی ممانعت تھی لیکن اب اونکی تلاش مین بڑی سعی اور کوشش ہوئی اکثر اون بیچارون کو اپنی جان بچانے کے لیے چھپنا اور روپوش ہونا پڑا سابق حکم بر حکم دینے سے بھی جب عیسائی اپنا مذہب نہین چھوڑتے تھے قتل کے مستوجب ہوتے تھے اب اونھین عقوبت اور اذیت کا خوف دیا گیا کہ اپنے مذہب سے انکار کرین غالباً اسی قیصر کا ایک یہہ حکم ہے کہ ہمنے سنا ہے کہ وہ لوگ جو ہمارے زمانہ مین اپنے تئین عیسائی بتلاتے ہین خلاف قانون

۵۷ پیوسیس ۱۵۰ ع

۵۸ ... ۱۶۱ع

یہان والے کون تھے کہ جو خدا کی طلبی کے منتظر رہتے کیونکہ دیکھو فرطِلس نام ایک شخص
خود بخود صوبہ دار کے پاس گیا اور اپنے عیسائی ہونیکا اقرار کیا لیکن جب صوبہ دار نے اوسے
تنگ کیا اور جنگلی جانور اوسکے سامنے منگائے اوسنے خوف مین آکر دین عیسوی سے
انکار کر دیا اور قیصر کے مورت کی قسم کھائی اور اوسکے سامنے قربانی چڑہائی چنانچہ
اسی پر ازمرنہ کی جماعت اوس خط مین لکھتی ہے کہ اس باعث ایسونکو ہم پسند نہین
کرتے کہ جو اپنے تئین آپ حوالہ کر دیتے ہین کیونکہ انجیل مین کچھ ایسی ہمارے لیے
تعلیم نہین ہے۔

ازمرنہ کے اسقف یوحنا حواری کے شاگرد معزز پلوکرپ کی کارروائی اسکے
بالکل برخلاف تھی اوسنے جب اون لوگون کا شوروغل سنا جو اوسکے خون کے
پیاسے تھے اوسنے پہلے ارادہ کیا کہ شہر ہی مین رہے اور خدا کی مرضی کا انتظار
کرے لیکن وہان کی جماعت نے جب بہت منت کے ساتھ التجا کی اوسنے شہر کے
باہر جا کر ایک مکان مین پناہ لی وہان وہ اپنے چند دوستون کے ساتھ رہا اور
رات دن اپنے معمول موافق تمام دنیا کے کلیسیا اور جماعتون کے لیے دعا مانگا کیا
جب لوگون نے اوسکا سراغ پایا وہ وہان سے اوٹھکر دوسرے مکان مین جا رہا
اوسکے اوٹھ جاتے ہی اوسکے متلاشی وہان آن پہونچے اور اوسکے دو نوکرون کو
وہان پاکر ایسی عقوبت مین ڈالا کہ اونھون نے اوسکا ٹھکانا بتلا دیا جب وہ وہان
پہونچے جہان وہ چھپا ہوا تھا اگر وہ چاہتا کوٹھے پر سے دوسرے مکان مین

اب اس بات کی توضیح کے لیے کہ مرقس عیسائیون پر کیسا برا ظلم کرتا رہا
اور عیسائیون نے اوسکے برداشت کرنے مین کیسا عمدہ تحمل اور استقلال دکھلایا
معتبر مورخون کی تحریرون سے لیکر کچھ بیان اون ظلمون کا کرتے ہین —

سنہ ۱۶۷ عیسوی مین ازمرنہ کے کلیسیا پر ایذارسانی کی ایک سخت مصیبت
پڑی اور اوس کلیسیا کی جماعت نے اوسکا حال اور سب کلیسیاؤن کے پاس
بھیجنے کے لیے ایک خط مین درج کیا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ازمرنہ
کے بت پرستون نے یہودیون سے ملکر عیسائیون سے اپنا کینہ نکالا اور اونھین
کھینچ کر حاکمون کے سامنے لے گئے ایشیا رکوچک کے صوبہ دارون نے
اون قیدی عیسائیون کو جنگلی جانور اور عقوبت کا خوف دکھلا کر سمجھایا کہ دین
عیسوی سے انکار کرین اور اگر اونھون نے انکار نہ کیا اونسے بڑی بیرحمی سے اونکی
جان لی ایسی سخت عقوبت مین کہ جسے دیکھکر بت پرستون کا بھی جی پگھلتا تھا
عیسائی شہیدون نے اپنا کمال استقلال اور تحمل ظاہر کیا اوس خط مین لکھا ہے
کہ اونھون نے ہم سب کو دکھلایا کہ اس عقوبت مین خداوند مسیح اونکے پاس کھڑا تھا
اور اون سے باتین کرتا تھا اور وہ فضل مسیح پر تکیہ کرکے دنیا کی بالکل عقوبتون
سے بے پروا تھے ایسے وقت مین اسکا فرق بخوبی ظاہر ہوگیا کہ وہ جوش و
خروش کی عارضی تحریک والے کون تھے کہ جو بے اندیشہ خود خطرہ کی تلاش مین
نکلکر جب موت کے سامنے پہونچتے اکثر ہمت ہار کر بزدلے بنجاتے اور وہ ثابت قدم ۱۶۷ء

گالی دے میں تجھے چھوڑ دونگا اوس پیر سال اُسقف نے جواب دیا کہ چھیاسی
برس میں سے مسیح کی خدمت کی ہے اور اوسکے ہاتھ سے کبھی کچھ برائی نہین
ہوئی ہے پس مین اپنے بادشاہ اور نجات دہندہ کو کیونکر گالی دون اور جب
اسپر بھی صوبہ دار اوسے سمجھاتا رہا اوس نے پکار کر کہا کہ اگر آپ جاننا چاہتے
ہین کہ میرا کیا دین ہے تو سنیے مین آپ سے برملا کہتا ہون کہ مین عیسائی ہون
اور اگر آپ جاننا چاہتے ہین کہ دین عیسوی کیا ہے ایک دن مقرر کیجیے اور مجھسے
سنیے صوبہ دار نے یہی کہا کہ تمھین خلقت کو راضی کرنا ہوگا لیکن پلوکرپ نے
کہا کہ نہین مجھے اپنا حساب آپکو سمجھانا چاہیے کیونکہ ہمنے اون امیر اور حاکمون
کی جنھین خدا نے ایسا بنایا جہانتک ایمان مین فرق نہ آوے تعظیم و تکریم کے
لیے تعلیم پائی ہے مگر انکا مجھپر دربارۂ صفائی کچھ بھی فرض نہین ہے جب صوبہ دار
نے دیکھا کہ فہمایش لاحاصل ہے جنگلی جانورون کا اور آگ مین جلانے کا خوف
دکھلایا پلوکرپ بولا کہ آپ مجھے اوس آگ کا خوف دکھلاتے ہین جو ایک گھنٹہ
جلتی ہے اور جلد ہی بجھ جاتی ہے کیونکہ آپ روز قیامت اور دوامی سزا کی
اوس آگ سے ناواقف ہین جو بے دینون کے لیے رکھی گئی ہے لیکن اب دیر
کیون کرتے ہین جو آپ کا جی چاہے تیاری کیجیے اس کہنے پر جب تماشاگاہ
کے درمیان سے نقیب تین مرتبہ قتل کے الفاظ پکارا کہ پلوکرپ نے اپنے
مسیحی ہونے کا اقرار کیا ہے پلوکرپ کا چہرہ نور آسمانی سے چمکنے لگا اور

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر خلقت راضی ہوتی صوبہ دار پلوکرپ کو بچانا چاہتا تھا

جا سکتا لیکن اوس بوڑھے اسقف نے یہی کہا کہ خدا کی مرضی پوری ہوا اور کوٹھی
پر سے نیچے اوتر آیا اور جو لوگ متلاشی اوسکی گرفتاری کے لیے آئے تھے اونکے
لیے کھانا پینا موجود کرکے اون سے ایک گھنٹے کی مہلت تنہائی مین دعا مانگنے
کے لیے چاہی لیکن اوسکا جی ایسا بھرا ہوا تھا کہ اوسمین دو گھنٹے لگ گئے اور
اوسکی عبادت کا طریق اور دعا مانگنے کا جوش دیکھکر بت پرستونکے دل پر بھی اثر ہوا

جب وہ جناب باری مین اپنے عجز وزاری سے فارغ ہوا اوسے گدہے پر
چڑہاکر شہر کی طرف لے چلے شہر مین داخل ہوتے ہی کوتوال اپنے باپ سمیت
اوسکے ملنے کو آیا اور اوسے اپنی گاڑی مین بٹھلاکر مہربانیکے ساتھ دوستانہ گفتگو کرنے
لگا اوسنے پلوکرپ سے کہا کہ اتنا کہنے مین کہ قیصر ہمارا رب او راوسے قربانی چڑہانے
مین اور اسطرح پر اپنی جان بچانے مین تمھاری کیا خطا ہوگی پلوکرپ پہلے تو خاموش
رہا لیکن جب دوسری جانب سے اصرار ہوا اوسنے بڑے استقلال سے جواب دیا
کہ آپ جس بات کی صلاح دیتے ہو مین نہ کرونگا غرض جب اونھون نے دیکھا کہ یہہ
ہمارے دم مین نہ آویگا خفا ہوئے اور گالیان دیکر اوسے گاڑی پر سے نیچے
ڈھکیل دیا اوسکے پیر مین چوٹ آئی مگر وہ چین بہ جبین نہوا اور مطلق اس تذلیل کا
خیال نکیا اور اوٹھکر خوشی اور مستعدی سے اوس طرف چلا جہان خلقت اوسکی
منتظر جمع ہوکر شور وغل مچا رہی تھی صوبہ دار نے اوسکی پیرانہ سالی پر رحم کھاکر
اپنے دین سے انکار کرنے کے لیے بہت سمجھایا اور کہا کہ قیصر کی قسم کھا اور مسیح کو

لازوال آسمانی تیرے محبوب بیٹے عیسیٰ مسیح کے ساتھ کہ جسکے ساتھ تجکو اور روح القدس کو اب اور ہمیشہ کے لیے جلال ہو آمین۔

چتا مین آگ لگائی لیکن جب جلنے مین دیر ہوئی جلاد نے اوس شہید کو تلوار سے چھید ڈالا جسم کے خاک ہو جانے پر عیسائیون نے ہڈیان اوٹھالین وہ اونکو سونے اور جواہرات سے بھی عزیز تر تھین اور دفن کین وہ اونکے کلیسیا والے لکھتے ہین کہ خداوند کی مرضی ہو کہ ہم لوگ اوس مقام پر جمع ہوا کرین اور اونکی شہادت کے دن خوشیان منایا کرین تاکہ جنھون نے اپنی لڑائی اچھی لڑی اونکی یادگار رہے اور جنکو ابھی لڑائی لڑنی باقی ہے انتباہ اور مستعدی حاصل ہووے

خلقت کا غصہ اس صدقہ دیے جانے سے کچھ ٹھنڈا ہونے لگا اور صوبہ دار نے پھر کچھ زیادہ تلاش نہ کی اسوجہ سے عیسائیون کو دم لینے کی ذرا مہلت ملی۔

چند سال بعد ملک گالیہ مین وئینہ اور لیونس کے شہرون کے درمیان عیسائیون پر ایک بڑی آفت آئی یہان والونکا غضب ازمرنہ والون سے بھی کچھ بڑہ کر تھا اور یہان یہہ نیا شگوفہ کھلا تھا کہ حکام نے بھی خلقت کا ساتھ دیا غرض خلقت کا غضب اور ہنگامہ یہانتک بڑہا کہ جہان کہین عیسائی باہر نظر پڑتے لوگ اونھین مارتے اور بیعزت کرتے بلکہ اونکے گھرون مین بھی گھسکر لوٹ مار مچاتے ان دونون شہرون کے عیسائیون نے اپنی مصیبت کا مفصل حال ایک لمبے خط مین ایشیا کے

خلقت یہودیون کے ساتھ بڑے زور شور سے چلائی کہ یہی کفر کا سکھلانے والا
عیسائیون کا باپ ہمارے دیوتاؤن کا دشمن ہے جسنے ایک جم غفیر کو تعلیم دی ہے
کہ نہ قربانی کرین اور نہ دیوتاؤن کو پوجین اور جون ہی صوبہ دار نے اونکی یہہ
استدعا منظور کی کہ پلوکرپ زندہ جلایا جائے بت پرست اور یہودی سب
دوڑ دوڑ کر بازار اور حماموں سے لکڑی جمع کر لائے اور جب اونھون نے چاہا
کہ اوسے جلانے کے لیے کھمبے پر کیلون سے لگاوین اوس بوڑھے شہید نے
عذر کیا اور کہا کہ مجھے اسیطرح رہنے دو جسنے مجھے آگ سہنے کی قدرت دی ہے
وہی مجھے چتا پر مستقل رہنے کی طاقت دیگا لوگون نے اوسکی مشکین باندھین
تب اوس نے یہہ دل انگیز دعا پڑھی یارب خدا قادر مطلق اپنے محبوب اور مبارک
بیٹے عیسیٰ مسیح کا باپ کہ جسکے وسیلے سے ہمکو تیرا علم حاصل ہوا یا خدا فرشتون
اور تمام خلقت کا اور اون سب مومنون کا جو تیرے حضور مین رہتے ہین مین تیرا
شکر کرتا ہون کہ تو نے آج اسوقت مجھے اس لائق سمجھا کہ مین تیرے مسیح کے
پیالے مین دائمی حیات روح اور جسم کے حشر و نشر مین اور روح القدس کی لازوالی
مین تیرے شہیدون کا شریک ہونے پاؤن کامل اور پسندیدہ قربانی مین کہ جیسی
تو نے تیار کی پہلے سے دکھلائی اور پوری کی تیرے حضور مین آج اونکے درمیان
مقبول ہونے پاؤن یا وفادار سچے خدا اسکے لیے اور سب باتون کے لیے مین
تیری حمد گاتا ہون مین تیری ستائش کرتا ہون مین تیرا جلال بڑھاتا ہون او

کہ عیسائیون کے مجمع مین کبھی کوئی بات ایسی نہین ہوتی کہ جو کسی جرم مین داخل ہو
مگر حاکم نے صرف اتنا ہی پوچھا کہ کیا تو بھی عیسائی ہے اور اوسکے اقرار کرتے
ہی یہہ جرم اوسکے ذمہ ٹھہرا کر یہہ عیسائیونکا وکیل یعنی شفیع ہے اوسے
بھی مجلس مین بھیجدیا لیکن کلیسیا والے کہتے ہین کہ شفیع تو اوسکے دل مین تھا
یعنی روح القدس اور اوسکو اوس نے اپنے بھائیون کے ساتھہ پوری محبت
کے ساتھہ ظاہر کیا یہانتک کہ اونکے لیے اپنی جان دینے کو موجود تھا وہ بیشک
مسیح کا سچا مرید تھا اور بیشک جدھر میمنا جاتا تھا وہ بھی اوسکی پیروی کرتا تھا
کئی ایک بت پرست غلامون نے عقوبت کے خوف سے اپنے مسیحی مالکون کی
نسبت یہہ ظاہر کیا کہ جن سب جرمون کا لوگون نے اونھین ملزم ٹھہرایا تھا
وہ فی الحقیقت سچ تھے گو ایسا اظہار ہرگز لائق اعتبار نہین ہو سکتا تاہم لوگون
نے عیسائیون کی ایذا رسانی کو عین انصاف ہونیکی ایسے بڑی خواہش سے
ایک دلیل ٹھہرایا نہ عمر کا خیال تھا نہ عورت ہونیکا لحاظ تھا غرض بچہ عورت
کوئی بھی چھوڑا نہ جاتا تھا وہان کے کلیسیا والے لکھتے ہین کہ اسکے بعد پاک
شہیدون نے ایسی اذیتین برداشت کین کہ جنکا کچھہ بھی بیان نہین ہو سکتا ہے
اور تبھی ہمارے خداوند کا یہہ مقولہ پورا ہوا کہ وہ دن آویگا جب ہر ایک شخص
جو تجھے ماریگا سوچیگا کہ وہ خدا کی خدمت کرتا ہے اس سخت عذاب مین اکثر
عیسائیونکا استقلال اور اطمینان صاف اس بات کو دکھلاتا تھا کہ وہ او

۴ یہ الفاظ انجیل یوحنا ۱۶ باب ۲

کلیسیاؤن کو لکھا ہے اوسی سے منتخب کر کے ہم یہان مختصر حال لکھتے ہین وہ
عیسائی اوس خط مین لکھتے ہین[۱] کہ ان مظلوم عیسائیون نے تمام خرابیان کیا شور و
غوغا اور کیا زد و ضرب کیا لوٹ کھسوٹ اور کیا چوری اور ڈکیتی کیا سنگساری
اور کیا حبس و قید جو خلقت کے ہاتھ سے اون پر نازل ہوئین بہت عمدہ بہادری
سے گوارا اور برداشت کین ایسی خرابیان برغبت شاید جنگلی اور وحشی آدمیون
کے ہاتھ سے اونکے دشمنون پر نازل ہوتی ہین جسکو دنیا برا سمجھتی ہے اوسکی
مطلق قدر نکر کے وہ مسیح کی جانب دوڑ کے رجوع لائے اور فی الواقع دکھلا دیا
کہ اسوقت کی تکلیفین ہرگز اوس جلال کے ساتھ مقابلہ کیے جانیکے لائق نہین ہین
کہ جو ہملوگون پر منکشف کیا جائیگا آخر الامر جو لوگ زیادہ مشہور تھے اونھین گرفتار
کر کے حاکم کے پاس لائے اور جب اونھون نے اپنے عیسائی ہونے سے اقرار کیا
قید مین ڈالے گئے حاکم نے تب تفتیش شروع کی اور عقوبت اور اذیت کے
ساتھ اونھین اونکے دین سے انکار کرانے کا ساعی ہوا اور بلکہ اسبات کے
اقرار کا کہ جو سب جھوٹے بدکاریون کے الزام اونھین لوگون نے لگائے تھے
وہ سب سچ ہین وطیوس اپاگتھیس نام ایک معزز اور نیک روش نوجوان گو
اونمین سے نتھا جو گرفتار ہوئے تھے یہہ جھوٹی تہمت اور بہتان سنکر اپنے بھائیون
کی بے گناہی ثابت کرنے کو خود بخود حاکم کے پاس آیا اور اوسنے اپنی فریاد سُنی
جانے کے لیے استدعا کی اور اِس بات کے ثابت کر دینے کا وعدہ کیا

[۱] یوسیبیس وغیرہ کا ۵—۱ دیکھو بلکہ اگر متقدمین عیسائیون کی تکلیف اور اذیت کا حال پورا جاننا چاہتے ہو تو اوس مقام کو بالکل پڑھ جاؤ ۱۳

وہان جو جنگلی جانورون کے لقمے ہوتے تھے زیادہ تر سزائین مکرر سلسلہ کر دیجاتی
تھین اور چھوٹے اور کم سن ہر روز اس نظر سے عیسائیون کی سزا دیکھنے کے
لیے بلائے جاتے تھے کہ شاید اپنا دین چھوڑ دین لیکن ایسا کب ہو سکتا تھا

قیدیون کا شمار بہت بڑھ گیا اور اونمین روم کے شہر والے بھی تھے
اور اونکو وہان کے قانون بموجب مفصل کا کوئی حاکم قتل کی سزا نہین دیسکتا تھا
اسی باعث صوبہ دار نے اونکے مقدمہ کو روم مین بھیجدیا اور قیصر کی تجویز اور
ہدایت کا منتظر رہا آخرالامر قیصر کا حکم اس مضمون سے صادر ہوا کہ جو اپنا دین
چھوڑے سو آزاد کیا جاوے باقی سب قتل ہون وہ موسم کسی بڑے تہوار کا تھا
اور خلقت ہر طرف سے وہان اکٹھا ہوئی تھی شہیدون کو تماشا بنا کر باہر لاتے
جو اپنے تئین روم کے شہر والے ثابت کرتے تھے قتل کیے جاتے تھے باقی
جنگلی جانورون سے پھڑوائے جاتے تھے جن لوگون نے مسیح کا انکار کیا تھا
اب رہائی کے لیے پیش ہوئے لیکن اس عرصہ مین خدا کے فضل سے اور
دوسرون کی مثالون سے اونکے مزاجون مین ایک عجیب تبدل اور تغیر ہو گیا
اور لوگون کی حیرت اور غصہ اوسوقت جب اونھون نے مسیح کا اقرار کیا اور
اوس اقرار سے گویا اپنی شہادت کا فتوی اسجل کر دیا بیان سے باہر ہے
کلیسیا والے کہتے ہین کہ صرف وہ لوگ جنھین کبھی کوئی نشان ایمان کا نہ تھا
اور نہ شادی کا جامہ اونھون نے پہنا تھا وہی اپنے دین سے منحرف رہے

آسمانی زندہ پانی کے منبع سے جو مسیح سے جاری ہے تر و تازہ ہوئے اور
تقویت پائی اور ثابت کرتا تھا کہ جہان اوس باپ کی محبت ہے کچھ بھی خوفناک
نہین ہے اور جہان مسیح کا فضل ہے کچھ بھی دردناک نہین ہے پوتھینیس لیونس
کا اُسقف کہ اب نوّے برس کے اوپر پہونچ گیا تھا اور پیرانہ سالی اور بیماری سے
کمزور ہوگیا تھا حق کی گواہی دینے کے لیے مستعد اور موجود تھا اوسے حاکم
کے روبرو کھینچ لے گئے حاکم نے پوچھا مسیحیون کا خدا کون ہے اوس بوڑھے
شہید نے جواب دیا اگر آپ اوسکی پہچان کے لائق ہوتے آپ اوسے جانتے
سب کے سب اوس پر ٹوٹ پڑے اور اوسے کوڑون سے مارا یہانتک کہ
جابجا اوسکا بدن چھل گیا کیونکہ اونھون نے تصور کیا تھا کہ اسطرح اپنے دیوتا کا
انتقام لینگے المختصر ادہ مُوا کر کے اوسے قیدخانہ مین ڈالدیا اور وہان دو دن
کے بعد وہ مر گیا۔

پہلی تحقیقات مین قریب دس عیسائیون کے عقوبت کے ڈر سے مغلوب
ہوکر اپنے دین سے منکر ہوگئے تاہم وہ اورون کے ساتھ مقید رکھے گئے
قیدخانہ مین غلاظت اور پیر ٹھونکنے کے کاٹھ سے سب کو نہایت سختی اُٹھانی
پڑی جو کچھ مصیبت اور اذیت اونپر گذری بیان سے باہر ہے کسی کو کوڑے
لگائے جاتے تھے کسیکو جلتے ہوئے لوہے کی کرسی پر بٹھادیتے تھے
سوائے اسکے اکثرون کو کیا مرد اور کیا عورت کھمبے سے باندھ دیا تھا اور

جھابے مین سانڈ کے سامنے رکھی گئی اور اوسکے سینگ سے بڑی خوفناک
طرح سے پھاڑی گئی تو بھی استحکام امید و توکل و ایمان اور مسیح کے دھیان مین
اوسکو کچھہ خبر بھی نہوئی تب اوسے بھی قتل کیا خود بت پرستونے اقرار کیا ہے کہ
اتنی زیادہ اور ایسی بھاری سختیان اور تکلیفین اونمین کبھی کسی عورت نے نہین جھیلین

خلقت کا غصہ اون بیچارے شہیدون کی اعضا شکنی اور کئی دن تک اونکے
میدان مین پڑے رہنے اور پھر اونھین آگ مین جلانے سے بھی فرو نہین ہوا یہانتک
کہ اونکی راکھہ کو بھی رہون ندی مین بہا دیا تاکہ اونکے دیوتاؤن کے دشمنون کی راکھہ
بھی اونکے ملک کی زمین سے ملکر اوسکو ناپاک نہ کرے عیسائیون نے بہت چاہا کہ
اپنے شہیدون کی عزیز راکھہ اور ہڈی دفن کرنے کے لیے اجازت حاصل کرین کیا
الحاح وزاری اور کیا صرف زر کچھہ باقی نچھوڑا مگر نہ ملی بلکہ بت پرستون نے مذمتانہ یون
جواب دیا کہ اب ہم لوگ دیکھین گے وہ (مُردے) پھر اوٹھتے ہین یا نہین اور اونکا
خدا اونکی کچھہ مدد کر سکتا ہے یا نہین اور اونکو ہمارے ہاتھہ سے چھوڑا سکتا ہے یا نہین اخر الامر
عیسائیونکی کثرت اور اونکا استقلال اس درجہ کو پہونچا کہ خلقت اونکی خونریزی سے تھک گئی
اور اس ظلم و زیادتی پر بھی اوس کلیسیا کی ایک شاخ باقی بچ رہی۔

جہان عیسائیون کی قلت تھی لوگ ایسا جلد اونکے حسد پر مستعد نہین ہوجاتے
تھے تاہم جب کوئی شخص کسی خاص سبب سے بت پرستی کا دشمن ثابت ہوتا تھا و
وہان بھی اوسکو نہین چھوڑتے تھے چنانچہ لیونس کے نزدیک شہر آٹن مین ایساہی

اتالس کو روم کا شہر والا تھا دو مرتبہ جنگلی جانوروں کے سامنے کیا گیا
اور جب اوسے لوہے کی گرم کرسی پر بٹھایا وہ چلا اوٹھا کہ دیکھو آدمیونکا پھاڑ کھانا
یہی ہے جو تم کر رہے ہو اور ہم لوگ تو نہ آدمی کو پھاڑ کھاتے ہین اور نہ کوئی
دوسرا خراب کام کرتے ہین (یہہ اون جھوٹے الزامون کی جانب اشارہ
ہے جو عیسائیون کی بہ نسبت قائم کیے گئے تھے) اور جب اوس سے پوچھا
کہ تیرے خدا کا نام کیا ہے جواب دیا کہ انسان کی طرح خدا کا نام نہین ہے بلنڈینا
ایک لونڈی تھی اوسے بہت دن سے بہت اذیت دے رکھی تھی اوسکے بھائی
پانٹیکس کے ساتھ جسکی عمر پندرہ برس کی ہوگی اورون کی عقوبت اور تکلیف
دکھلانے کے لیے ہر روز باہر لیجاتے تھے اون دونون کو دیوتاؤن کی
قسم کھلانے کے لیے کوئی بات جبر اور قہر کی باقی نہ چھوڑی لیکن اونھون نے
نہ کھائی پانٹیکس نے اپنی بہن کا سہارا پاکر اوسکے استقلال لانے سے سب
سختیان اور تکلیفین بہت مردانگی سے برداشت کین اور شہید ہوا اور آخر کو
متبرک بلنڈینا بھی مثل اوس شریف ما کے جس نے اپنے لڑکون کا دل بڑہا کر
فتحمند بڑے بادشاہ کے سامنے بھیجا ہو تمام سختیون کا مقابلہ کرتی ہوئی جیسے
کوئی کسی شادی کی دعوت مین جانے کی جلدی کرتا ہے اون لڑکون سے
ملنے کو جنگلی جانورون کے سامنے پڑنے کے لیے مستعد ہوئی یہانتک کہ وہ
کوڑون سے پیٹی گئی جنگلی جانورون کے سامنے ڈالی گئی جلائی گئی اخرکار

اور دستگیری کی مرقیہ جو اس قیصر کے محل مین داخل ہوگئی تھی نہ معلوم کس وجہ سے
عیسائیون پر مہربان تھی اور سنے قیصر کو بھی اون پر مہربان کردیا تاہم عیسائیون کا
خوف و خطر نہ رفع ہوا روم کی مجلس المدبرین سنے اپولونیس کو جو انھین کے درمیان
سے ایک مُدبر تھا عیسائی ہونے کے جرم پر قتل کا حکم دیا صوبجات مین جہان کہین
حاکم کو مذہب عیسوی سے دشمنی ہوتی عیسائیون کو ظلم و زیادتی کا خوف تھا۔ مثلاً
ایشیاے کوچک مین جب حاکم نے تحقیقات شروع کی صرف کثرت اژدہام
کے باعث کہ جو گرفتاری مین آیا خوف زدہ ہوکر اپنے منصوبہ سے باز رہا اور چند
عیسائیون کو قتل کرکے ٹھنڈا ہوگیا باقیون سے یون کہنے لگا کہ یا جی کمینے
اگر تمھین مرنا پسند ہے کیون نہین پتھرون سے کہ جسکی کمی نہین اپنا سر پھوڑتے ہو
اور کیون نہین رسیون سے اپنا گلا گھونٹتے ہو ارنیوس جو اسی عہد سلطنت مین
تصنیف کر رہا تھا لکھتا ہے کہ عیسائی لوگ دربار شاہی مین جاتے آتے تھے رومی
عملداری کے سب معمولی فائدون مین شریک تھے خشکی اور تری کی راہ جہان
جی چاہتا تھا پھرتے گھومتے تھے تاہم کلیسیا سے ہر زمانہ مین خود اوسکے زمانے
مین بھی وہ لکھتا ہے کہ بہتیرے شہید برابر بہشت مین اپنے آسمانی باپ کے پاس
پہونچتے رہے اس اختلاف کا اطمینان اون بیانون سے ہوجاتا ہے جو
ابھی اوپر اس عہد سلطنت کی ایذادہی کے باب مین قلمبند ہوئے۔

کومدس کی قتل کے بعد جو سنہ ۱۹۲ عیسوی مین ہوئی ملک مین بڑا بکھیڑا اوٹھا

ناچار ہوا وہان والے بڑی دھوم دھام اور ازدحام سے غل شور مچاتے ہوئے
اپنی سیبیل دیبی کا تیوہار منا رہے تھے اور اوسکی مورت کو ایک رتھ پر چڑھا کر
گلی کوچون مین پھرا رہے تھے جو سامنے آتا تھا گھٹنے ٹیک کر دیبی کا سجدہ کرتا
تھا سمفرنیس ایک عزت دار نوجوان تھا اوسنے اس بت پرستی سے انکار کیا اور
صاف کہدیا کہ ایسی باتین بے فائدہ اور پوچ اور لغو ہین غرض اوسے پکڑ کر حاکم
کے پاس لے گئے حاکم نے کہا تم شاید عیسائی ہو سمفرنیس نے جواب دیا کہ ہان
مین عیسائی ہون سچے خدا سے جو آسمان پر حکومت کرتا ہے دعا مانگتا ہون بتون
سے دعا نہین مانگ سکتا بلکہ میرا اختیار ہوتا تو مین اونھین ٹہاک کر ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالتا قصہ کوتاہ وہ دین اور ملک دونون کا دشمن اور مجرم قرار دیا گیا اور جب
بیم و امید دونون سے اوسنے اپنا ایمان نہ چھوڑا اوسکے حق مین قتل کا حکم
صادر ہوا جب اوسے جلاد مقتل مین لیجاتا تھا اوسکی ماں نے چلا کر اوس سے کہا
میرا بیٹا زندہ خدا کو اپنے دل مین رکھ ہم ایسی موت سے نہین ڈر سکتے جو یقین
جانب حیات لیجاتی ہے بیٹا جی مضبوط رکھ اور اوسکی طرف دیکھ جو اوپر حکومت
کر رہا ہے بیٹا آج تجھسے تیری حیات نہین لی جاتی ہے بلکہ تجھے بہتر حیات کی جانب
لیجاتے ہین اس انتقال مبارک سے بیٹا آجکے دن تو آسمانی حیات حاصل کریگا۔

۱۸۰ سنہ عیسوی مین مرقس مرگیا اور کومدس اوسکا جانشین ہوا اوسنے
اپنی بارہ برس کی سلطنت مین عیسائیون پر کچھ سختی روا نہ رکھی بلکہ اونکی حفاظت

پیدا ہونے لگا تھا مگر نتیجہ اوس اشتہار کا اون خادمان دین کے لیے جو نہایت
جانفشانی سے کام کرتے تھے تکلیف اور جانکندنی ہوا اور خلقت کا تعصب اور غضب
تمام دینداروں کے بہ نسبت اور بھی مشتعل ہوگیا نیچے لکھی ہوئی مثالوں سے ظاہر
ہوجائیگا کہ اسوقت مین اون عیسائیون کی حالت کیسی بے ٹھور ٹھکانے تھی
سنہ ۲۰۰ کے قریب نومیدیہ کے صوبہ دار کے سامنے سیلطنہ شہر کے
کچھ عیسائیون کو لے آئے اور اوسنے اونسے کہا کہ اگر تم مستعدی سے ہمارے
دیوتاؤن کی طرف پھر رجوع ہوجاؤ ضرور قیصروں سے تم معاف پا سکوگے اون مین
سے ایک نے جسکا نام سپیراطس تھا جواب دیا کہ ہمنے کسی شخص کا کچھ نقصان نہین
کیا ہے بلکہ تمنے جسقدر زیادتیان ہمپر کی ہین ہمنے اونکے لیے صرف تمھارا شکر ادا
کیا ہے ہم لوگ اپنے حقیقی خداوند اور بادشاہ کی جو کچھ کہ رنج و راحت اوس سے
پہونچے سب کے لیے حمد ادا کرتے ہین صوبہ دار نے کہا کہ ہم بھی دیندار ہین ہم لوگ
اپنے خداوند قیصر کے مورت کی قسم کھاتے ہین اور اوسکی سلامتی کی دعا مانگتے
ہین اور یہہ بات تمھین بھی ضرور کرنی پڑے گی اسیر سپیراطس نے جواب دیا کہ مین
اس زمین کے کسی حاکم کی کوئی مورت نہین جانتا مگر مین اپنے آسمانی خدا کی پرستش
کرتا ہون جسکو نہ کسی آدمی نے دیکھا ہے نہ دیکھہ سکتا ہے مین نے کسی کی کچھ چوری
نہین کی جو کچھ محصول اور خراج مجھے دینا واجب ہے مین کوڑی کوڑی ادا کرتا ہون
کیونکہ مین قیصر کو اپنا حاکم مانتا ہون لیکن مین پرستش صرف اپنے خداوند بادشاہ کی

اور اوسکا اختتام سیتمیس سویرس کے تخت پر بیٹھنے سے ہوا اسکا نتیجہ بھی عیسائیون
کے لیے مثل اور سب ملکی آفتون کے بد تھا ایسے ملکی بکھیڑون مین خلقت کے
غضب اور صوبہ دارون کے بغض و کینہ کو بھی عیسائیون سے اپنا انتقام لینے کا
بڑا موقع اور قابو ملجاتا تھا کلیمنس اسکندری جسنے کومدس کی وفات کے
تھوڑے ہی دنون بعد تصنیف کی ہے لکھتا ہے کہ ہم لوگ ہر روز اپنی آنکھون
سے دیکھتے ہین بعض شہید جلائے جاتے ہین بعض مصلوب کیے جاتے ہین
اور بعض کا سر کاٹا جاتا ہے ۔

سیتمیس سویرس ۱۹۳ عیسوی مین تخت پر بیٹھا اوسنے کئی نامی عیسائیون پر
آثار مہربانی دکھلائے اور اونکے فرقہ پر جو خلقت کا غضب تھا برملا دبائے رکھا
ترتلیان لکھتا ہے کہ یہہ مہربانی اس فرقہ پر پرو کلس کے اختیار کے باعث
تھی وہ ایک عیسائی غلام تھا اوس نے قیصر کو ایک بیماری سے چنگا کیا تھا
اور ہمیشہ اوسکے پاس محلون مین رہا کرتا تھا لیکن یہہ بات صرف اوسکے شروع
عہد سلطنت کی ہے کیونکہ ۲۰۲ عیسوی مین یعنی قریب اوس زمانہ کے کہ
ترتلیان نے اپنی کتاب تائید مشتہر کی اوسنے ایک اشتہار جاری کیا جسکے
باعث بالتخصیص مصر مین عیسائیون نے انواع واقسام کی سخت سزا پائین ظاہرا
مطلب اوس اشتہار کا صرف لوگون کو مذہب یہود و نصارا کی طرف رجوع ہونے
سے منع کرنا تھا کیونکہ عیسائیون کی ترقی عظیم دیکھکر قیصر کے دل مین خوف

عشاء ربانی لیگئے تھے روپیہ دیکر ایک بہتر کوٹھری اونھین دلوادی کہ جسمین اوے
قیدیون سے علیحدہ رہسکین پرپیٹوا نے اپنا بچہ بھی دودہ پلانے کے لیے پایا
یہہ بھی اوسی کا کلام ہے کہ اتبو یہہ قیدخانہ میرے لیے محل شاہی ہوگیا اوسکی ما
عیسائی تھی اور اوسکا بڈھا باپ بت پرست سوائے اس غم کے کہ ایک پیاری لڑکی
ہاتھہ سے جاتی تھی اوسکے دل کو اس بے عزتی کا بھی خوف تھا کہ جو عیسائی ہونیکے
باعث قتل ہونے سے اوسکے ذہن مین سمائی ہوئی تھی جب سنا کہ اوسکا مقدمہ
عنقریب حاکم کے سامنے پیش ہونیوالا ہے دوڑکر اوسکے پاس گیا اور نہایت دلسوزی
سے منت کرنے لگا کہ بیٹی میرے سفید بالون پر نگاہ کر بیٹی اپنے باپ پر رحم کھا
اگر مین اس لائق ہون کہ تیرا باپ کہلاؤن مین نے تجھے پال پوس کر اتنا بڑا کیا مین نے
تجھے تیرے بھائیون سے بھی زیادہ عزیز رکھا لوگون مین مجھے ایسا رسوا نکر اپنی ما اور
اپنی خالہ کی جانب دیکھ اپنے دودہ پیتے بچے کی طرف نظر کر تیرے پیچھے وہ بھی جلد
مرجائیگا اگر تو اس طرح سے ماری جائیگی ہم مین سے پھر کوئی بھی سب نیچا سر کیے
کبھی کسیکے سامنے زبان نہ کھول سکے گا اور یہہ کہکر اوسنے اپنی لڑکی کا ہاتھہ چوما
اور اوسکے پاؤن پر گر پڑا پرپیٹوا کا جی بھر آیا لیکن وہ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہی
جب اونھین حاکم کے سامنے لائے وہ بڈھا اپنی آخری فہمایش آزمانے کے لیئے
پھر اپنی بیٹی کے پاس گیا حاکم نے پرپیٹوا سے کہا کہ اپنے باپ کے سفید بالون پر رحم کھا اپنے معصوم
بچے پر رحم کھا قربانی دے پرپیٹوا نے جواب دیا کہ مین یہہ نہین کرسکتی تب حاکم نے استفسار کیا

بادشاہ تمام قوموں کے خداوند ہی کی کرسکتا ہون جب صوبہ دار کے سمجھانے بوجھانے نے کچھ اثر نہ کیا اوسنے اونکو سوچنے سمجھنے کے لیئے تین دن کی مہلت دی لیکن سطیرلس نے سبکی جانب سے جوابدیا کہ مین ایک عیسائی ہون اور ہم سب عیسائی ہین ہم لوگ آیٔنہ خداوند مسیح کا دین نچھوڑینگے جو تمہاراجی چاہے سو ہمارا کرو اونکے حق مین قتل کا حکم صادر ہوا جب وہ مقتل مین پہونچے اپنے گھٹنے ٹیک کر اونھون نے خدا کا شکر ادا کیا اور قتل ہوئے۔

کچھ برسون کے بعد دو عورتین کمسن اور تین مرد شہر کرتاگو مین گرفتار ہوئے ایک عورت کی گود مین جسکا نام پرپٹیوا تھا ایک لڑکا شیرخوار تھا اور دوسری فلسطیا پورے دنون سے حاملہ تھی موت کا مقابلہ تو تمام انسان خاکی بنیان کو کرنا پڑتا ہے مگر ان بیچاریون کو اوسکے سوا اور بھی رقت انگیز یون سے مقابلہ پڑا تھا موت کا ڈر تو خدا نے جسکو گوشت و خون دیا ہے سبھی کو ہوا کرتا ہے لیکن ان دو بیچاریون کے جی کی حالت دیکھنی چاہیئے گو دین عیسوی طبیعت انسانی کے صاف و پاک جوشش اور ولولون کا زور نہ صرف مانتا ہے بلکہ اور بھی بڑہاتا ہے تاہم اوس ایک کے سامنے جس سے سب نیچے ہین اون سبکی قربانی چاہتا ہے غرض وہ پانچون قید ہوئے اور قیدخانہ مین اون پر بڑی مصیبت گذری پرپٹیوا نے کہا کہ مین اس باعث ڈرگئی کہ مین نے ایسا اندھیر کبھی پیشتر نہ دیکھا تھا آہ وہ کیسا کمبخت دن تھا اودھر قیدیون کے ہجوم سے گرمی کے مارے دم کا گھٹنا ادھر سپاہیون کی سختی اور بے مروتی کا سہنا اور سب سے پرے اپنے بچے کا اندیشہ خادمان دین نے جو قیدخانہ مین اونکے لیئے

حامی تھا مگر اوسکا جانشین ڈیشیس عیسائیون کے لیے بڑا ہی بیرحم ظالم ہوا اوسکا انتظام اس باب مین سویرس سے بھی زیادہ وسیع بنا پر تھا اسکا یہہ دعوی تھا کہ تمام اپنی رعایا کو جو اوسکے نزدیک غلطی مین پڑ گئی تھی پھر اونکے آبا و اجداد کے دین پر لاوے اور اوسنے یہہ بات اپنی تمام عملداری کے لیے تجویز کی کچھہ خصوصیت کسی صوبہ یا فرقہ کی نہ تھی ایک ادنی اسے ادنی عیسائی سے لیکر اُسقفون تک کے لیے وہی بات تھی ہمین کسیطرحکا شک نہین کہ اس قیصر نے دین عیسوی کو جڑ مول سے نیست نابود کرنا چاہا تھا اوسنے حکم دیا کہ تمام آدمیون کی جنپر ملکی مذہب چھوڑ دینے کا شبہہ ہو تحقیقات کیجاوے اور جو عیسائی ٹھہرین جبراً معمولی رسومات کے پابند کیے جاوین جو ثابت قدم رہے اور خصوصاً اُسقف مستوجب قتل ٹھہرائے گئے روم کے اُسقف فبیانس اور یروشلیم کے اُسقف اسکندر اور انطاکیہ کے اُسقف ببولاس کی اسی تکلیف مین جان گئی اور اُرجن قید مین پڑا اور مورد عقوبت ہوا اس سلطنت سے سال بھر پیشتر اسکندریہ مین بت پرستون نے ہجوم لاکر طمع یا عداوت کے باعث چند عیسائیون کو قتل کرا دیا تھا پس جبکہ ڈیشیس کی سلطنت مین حکمی ظلم کے سوا ایسی زیادتیون کی بھی کچھہ پرسش نہوتی تھی سمجھہ لینا چاہیے کہ گو اوسکی سلطنت تین ہی سال رہی کیسی کچھہ آفت عیسائیون پر گذری ہوگی اگر صرف اون مرتدون کے کثرت شمار پر نظر کرین جو اس سلطنت مین ہوئے ثابت ہو جائیگا کہ بہ نسبت سابق کے ڈیشیس کا ظلم و جبر کیسا حیطہ برداشت سے باہر تھا پہلے ڈیشیس کا یہی ارادہ تھا کہ فہمایش اور تحکم اور تخویف اور خفیف سزاون سے

۴ لکھا ہے ... [illegible]

کہ تو عیسائی ہے اوسنے کہا کہ ہان مین عیسائی ہون اور سب نے اسطرح پر اقرار کیا اور
سب کے لیے یہی حکم ہوا کہ قیصر کے روز جلوس کے آیندہ جشن مین فوج اور رعایا کی دل لگی
اور تماشے کے واسطے وہ جنگلی جانورون کے سامنے ڈال دیے جائین اس عرصہ مین
جب وہ قیدخانہ مین واپس آئے اور فلتاس کو دردزہ شروع ہوا داروغہ محبس نے
کہا کہ اگر تو اس درد کو برداشت نہین کرسکتی ہے جب جنگلی جانورون کے سامنے پڑیگی
کیا کریگی اور تسپر اونکی پروا نہین کرتی اور پوجا کرنے سے انکار کرتی ہے فلتاس
نے جواب دیا کہ اوسوقت دوسرا ہی کوئی ہوگا کہ جو مجھہ مین برداشت کریگا کیونکہ مین
اوسکے لیے برداشت کرتی ہون روز معین کو اونھین جنگلی جانورون کے سامنے
رکھا جانورون نے اونھین خوب زخمی کیا مگر تاہم جان نہین نکلی تب اونھون نے
عیسائی شفقت کے ساتھہ آپس مین ایک دوسرے سے بغل گیر ہوکر بوسہ برادرانہ
لیا اور تلوار سے قتل ہوئے۔

یھہ سویرس کا اشتہار جب تک کہ وہ زندہ تھا قریب نو برس کے جاری رہا
اور اوسکے بعد اگر ہم اوسکو جو میکسیمن نے ۲۳۵ سنہ عیسوی سے ۲۳۸ سنہ عیسوی تک
بالتخصیص معلمان دین و ناظمان کلیسیا پر ظلم کیا چھوڑ دین و نیشس کے جلوس یعنی
۲۴۹ سنہ عیسوی تک عیسائیون کو سرکار کی بے انصافی کی کچھہ ایسی شکایت نہ تھی
گو کبھی کبھی خلقت کی جانب سے اون پر کسیقدر زیادتی ہو جاتی تھی۔

قیصر فیلیوس جسنے ۲۴۴ سنہ ع سے ۲۴۹ سنہ عیسوی تک سلطنت کی دین عیسوی کا

خود کوئی کام بت پرستی کا نہ کرین صرف دوسرون سے کہلا دینے مین کہ اونھون نے کیا ہے اونکی سچائی مین کچھ فرق نہین آسکتا لیکن کلیسیا نے اسکو سکوت کے ساتھ مذہب چھوڑنا قرار دیکر ہمیشہ داخل گناہ کیا۔

اسکندریہ مین اس سلطنت کے درمیان جو ظلم و زیادتیان ہوئین بشپ ڈیونسیوس نے اونکا کچھہ بیان قلمبند کیا ہے وہ خود گرفتار کیا گیا تھا اور مورد ذلت و خواری ہوا تھا وہ فرمان قیصری کے جاری ہونے سے پیشتر کی لوٹ مار کا اول بیان کرتا ہے ایک بوڈھے متراؔ اور ایک عورت کوناؔ کے تازیانے لگنے اور سنگسار کیے جانے کا حال لکھتا ہے اون دونون نے بت پرستی کی رسوم ادا کرنے سے انکار کیا تھا جبکہ عیسائیون پر عام حملہ ہوا عیسائی بھائی لوگ گھر بار چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے اور مال و اسباب کی لوٹ کھسوٹ اونھین لوگون کی خوشی کے ساتھ دیکھتے رہے جنکی پولوس نے ایسی ہی حالت مین شہادت دی ہے علاوہ برین بت پرستون نے اوس بے نظیر کنواری اپولونیا کو جو اوسوقت بڈھی ہو گئی تھی پکڑ لیا اور اوسکے مُنہ مین ایسا مارا کہ اوسکے دانت ٹوٹ گئے اسکے بعد اونھون نے شہر کے سامنے آگ روشن کی اور اوسے دھمکایا کہ اگر وہ اونکا کفر کا کلمہ اپنے مُنہ سے نہ نکالے گی جیتی جلا دیجائیگی پہلے تو وہ کچھہ ذرہ سی جھجکی معلوم ہوئی مگر پھر اکبارگی وہ آگ مین کود پڑی اور جل گئی مگر اونکی بات قبول نکی اونھون نے متراؔ مین نام ایک شخص کو اوسکے گھر مین گرفتار کر لیا اور نہایت

اپنا مطلب حاصل کرے لیکن بتدریج اوسمین سختی ہونے لگی اور یہہ سختی اور
ایذا دہی آہستہ آہستہ دارالسلطنت سے صوبجات مین پھیلی اور دارالسلطنت
مین وہ اول ہی اول قیصر ڈیشیس کے موجود رہنے کے باعث ظہور مین آئی جہان کہین
قیصر کے حکم کی تعمیل ہوئی اول ایک دن معین ہوکر تمام عیسائی حاکم کے روبرو
بلائے جاتے تھے تاکہ اپنے مذہب سے انکار کرین اور بت پرستی کی رسم کے
بموجب قربانی چڑہاوین جو بھاگ جاتے تھے اونکی جائداد ضبط ہوکر حکم ہوتا تھا
کہ اگر پھر آئین قتل کیے جائین جو لوگ اس باب مین متامل ہوتے تھے اور انہین خودیا
چلے آتے تھے گرفتار کیے جاتے تھے اور جب وہ حاکم اور شہر کے پانچ رئیسون کے
سامنے جو اوس محکمہ مین پنچ کے طور پر حاکم کے ساتھ بیٹھتے تھے پیش ہوتے تھے اور
اپنے دین کا اقرار کرتے تھے انکار کرانے کے لیے متواتر اونھین مورد سیاست و
عقوبت کرکے قیدخانون مین ڈال دیتے تھے کہ جسمین وہان بھوک پیاس کی سختی
سے اپنا استقلال چھوڑ دین بہرکیف ایسا نہین معلوم ہوتا کہ قتل کی سزا بے تامل
دیجاتی ہو بہتیرے حاکم جنکو تعمیل حکم قیصر سے محبت زر کا زیادہ پاس و خیال تھا
یا شاید فی الحقیقت عیسائیون کے بچانے کی خواہش تھی اونکو بتون کے سامنے
قربانی چڑہانے سے معاف رکھکر جھوٹ موٹ سند دیتے تھے کہ انھون نے قربانی
چڑہائی ہے یا قربانی دینے والون کی فہرست مین اونکا نام درج کرلیتے تھے کیونکہ
بعض عیسائی اپنی ناواقفیت کے باعث اس غلطی مین پڑجاتے تھے کہ جب تک وہ

سلہ وہ نقل سات سو نواون کی ایک صلح کرکے ان ظلمون سے تعلق رکھتی ہے کہتے ہین افسس کے رہنے والے سات جوان ڈیکیس کے ظلم کی سختی سے شہر چھوڑکر پاس ہی کسی غار مین جا چھپے تھے اور وہ وہان دوسو برس تک برابر سوتے رہے اور پھر جب جاگے اور اونمین سے ایک شہر [illegible] مین گیا تو [illegible] وہان تمام [illegible] عیسائی [illegible] اصحاب کہف [illegible] قرآن مین بھی [illegible] ۲۳ باب کا آخر دیکھو ۱۲

متبرک اور مضبوط کھمبے تھے اور جنکو اوسنے زور دیا اور جنھون نے اپنے ایمان کے موافق طاقت اور قوت پائی اوسکی بادشاہی کے حیرت انگیز شاہد ہوئے اسکے بعد وہ بھتون کی موت کا حال جو ایذادہی کے بعد آگ مین جلائے گئے تھے اور خصوصًا چار عورتون کا جو تلوار سے قتل کی گئین بیان کرتا ہے ایک اونمین سے بہت بڈھی تھی۔

دوسرے ملکون مین خصوصًا کرتاگو مین مصیبت کے وقت مومنون کے استقلال کی مثالین بعض ایسی ہین کہ جنسے کمال رقت آتی ہے لیکن اب اونکا زیادہ حال لکھنے سے موجب طول ہوگا پس ہم اس سلطنت کا بیان اوس خط کے انتخاب پر ختم کرتے ہین جو روم کے چند مومنون نے جنھین سال بھر قید مین گذر گیا تھا کپریان کو لکھا تھا وہ اوسمین اول اوس تقویت کا شکرانہ ادا کرتے ہین کہ جو کپریان کے خطون سے اونھین حاصل ہوئی تھی اور پھر بہت آب و تاب کے ساتھ شہادت کی خوشی کا بیان کرتے ہین وہ لکھتے ہین کہ اس سے زیادہ انسان کے لیے اور کیا عظمت اور برکت ہوگی کہ جلاد کے ہاتھ مین بھی پڑکر بلا خوف خداوند خدا کا اقرار کرے اور نہایت تکلیف اور جانکنی کے درمیان بھی کہ بدن کی دھجیان اوڑ گئی ہون اور روح چلدینے پر ہو آزادانہ خدا کے بیٹے مسیح کا اقرار کرے اور مسیح کے نام پر ایذا اوٹھانے مین مسیح کا ساتھی ہو۔

اسکے بعد انجیل سے بہتیرے عبرت انگیز مقامون کا اقتباس کرکے وہ

سنگدلی کے ساتھ اوسے ایذا اور تکلیف دی اور اوسکے تمام اعضا توڑ کر اوسے
کسیقدر بالاخانے سے نیچے پھینک دیا ماسوا اسکے کوئی ایسی سڑک یا گلی کوچہ
نہ تھا کہ جسمین ہم لوگ دن کو یا رات کو چل پھر سکتے کیونکہ وہ ہر جگہہ ہر وقت یہی پکارتے
رہتے تھے کہ جو کوئی اونکا وہ کلمۂ کفر پڑہنے سے انکار کریگا فوراً گھسیٹ کر جلا دیا
جائیگا آخر ملکی بکھیڑون کے باعث لوگون کی توجہ اوسطرف جارہی اور عیسائیون کو
ذرہ دم لینے کی مہلت ملی مگر اسی عرصہ مین ڈیشیس تخت پر بیٹھا اور ساتھ ہی اوسکا
حکم جاری ہوا ڈیونسیوس لکھتا ہے کہ اس ہولناک حکم سے سب کے سب گھبرا گئے
بہتیرے اعلےٰ درجہ کے فوراً حاضر ہوگئے کوئی تو اپنے خوف سے ہوئے اور کوئی
اپنے دوستون کے اصرار سے لیکن جب ایک ایک نام بنام پکاری جاتے تھے کانپتے ہوئے
پوجا کی قربان گاہ کے سامنے جاتے تھے گویا جسقدر مرنے سے ڈرتے تھے
اوسیقدر پوجا کی قربانی چڑہانے سے بھی خوف کھاتے تھے اور بعضے لوگ
دوڑ کر قربان گاہ کے نزدیک جاتے تھے اور ڈھٹائی کے ساتھ اقرار کرتے
تھے کہ ہم عیسائی کبھی نہین ہوئے ہین اور اونکے بہ نسبت ہمارے خداوند (عیسیٰ مسیح) کا
یہہ کہنا صادق آتا تھا کہ خدا کی بادشاہی مین دولتمند مشکل سے داخل ہوسکینگے
جو باقی بچے اونمین کچھہ بھاگ گئے کچھہ گرفتاری مین آئے جو گرفتاری مین آئے
بعضون نے اونمین سے بیڑی دیکھتے ہی اپنے مذہب سے انکار کر دیا اور بعضون نے
چند ہی روز قید رہ کر اور بعضون نے سیاست اور عقوبت سہنے کے بعد لیکن جو خداوند کے

ستانے لگا پہلے اوسنے یہہ حکم جاری کیا کہ عیسائی لوگ عبادت کے لیے اکھٹا نہون اور خادمان دین اور معلم بالتخصیص اُسقف جماعتون سے دُور باہر نکال دیے جائین اس حکم سے عیسائیونکو بہت تکلیف پہونچی قیصر کو امید تھی کہ جب کلیسیاؤن سے اونکے اُسقف جدا ہو جائینگے آپ سے آپ اونمین ضعف آکر نیست و نابود ہو جائینگے لیکن یہہ اوسکی غلط فہمی تھی وہ اُسقفون کا تعلق اونکی جماعتون سے منقطع نہ کرسکا اونکے درمیان نامہ و پیام جاری رہا بلکہ جلاوطنی کے باعث وہ اور بھی زیادہ اپنی جماعتون کے عزیز ہوئے اور اونکی جلاوطنی حقیقت مین دُور دُور ملکون کے درمیان انجیل پھیلنے اور نئے نئے کلیسیاؤن کے قائم ہونیکا موجب ہوئی چنانچہ دیانوسیس جسے اسکندریہ سے جلاوطن کیا تھا لکھتا ہے کہ قفرو مین ایک بڑی جماعت ہمارے ساتھ جمع ہوئی کچھہ تو اونمین وہ عیسائی بھائی تھے جو اسکندریہ سے ہمارے ساتھ آئے تھے اور کچھہ وہ تھے جو مصر سے ہمارے شامل ہو گئے تھے اور سطرح پر خدا نے وہان بھی اپنے کلام کے لیے ایک دروازہ کھول دیا شروع مین بیشک لوگون نے ہمکو تکلیف دی اور پتھر بھی مارے لیکن آخر مین بہت سے بت پرست اپنے بتون کو چھوڑکر خدا کی جانب پھرے کیونکہ اوسکا کلام پہلے ہی پہل اونکے درمیان پہونچا تھا قبل ازان اونھون نے کبھی نہین سنا تھا گویا خدا نے اسی کام کے لیے اونتک پہونچایا تھا اور جب ہم اُس کام کو کر چکے پھر دوسری جگہہ پہونچائے گئے۔

پولس رسول کے ہمزبان ہوکر پکارتے ہین کون ہمکو مسیح کی محبت سے جدا کرسکتا ہے کیا تکلیف یا دکھہ یا لوگون کی ایذادہی یا قحط یا عریانی یا خوف وخطر یا تلوار سے یہہ ہوسکتا ہے جیساکہ لکھا ہے تیرے واسطے تمام دن ہم قتل کیے جاتے ہین اور جیسے بھیڑی ذبح کے لیے ہوتی ہے ہملوگ شمار مین آتے ہین مگر نہین ان تمام باتون مین اوسکے وسیلے سے جسنے ہمین پیار کیا ہملوگ فتحمندون سے بھی بڑھ کر ہین ۵۷ پس اے پیارے بھائیو دعا مانگو کہ خداوند اپنی قدرت کے زور سے ہر روز ہمکو تقویت اور استقلال بخشتا رہے تاکہ وہ بڑا فوجدار ہم لوگونکو کہ جو ابتک مجلس کے لشکرگاہ مین قواعد سیکھتے رہے ہین میدان جنگ مین لیجاوے وہ ہمکو ایسے بہشتی ہتھیار دے کہ جو کبھی مغلوب نہین ہوسکتے صداقت کا چار آئینہ ایمان کی ڈھال اور اوس روح کی تلوار ۵۸

رومیون کو آٹھوان ۸ باب ۳۵ — ۳۷ * ۱۲ *

افسس والون ۶ * ۱۲ * ۱۳ * ۱۶

گالس اور دسیس کی سلطنتون مین یہہ تکلیف وایذا گو کسیقدر کم رہتی تاہم اوسکی سختی نہ مٹی کارنلیس جو اپنی جان خطرہ مین ڈالکر دسیس کی سلطنت مین روم کا اسقف ہوا تھا آخر شہر بدر کیا گیا اور پھر اوسکے حق مین قتل کا حکم نافذ ہوا لوشیس جسنے اوسکی جانشینی کی ہمت کی جلد ہی جلاوطنی اور شہادت مین بھی اوسکا جانشین کیا گیا۔

۲۵۳ء عیسوی مین ولیریان تخت پر بیٹھا شروع مین اوسنے عیسائیونکو کچھہ نہین چھیڑا لیکن ۲۵۷ء عیسوی سے اوسکی کارروائی بالکل بدل گئی اور عیسائیونکو

جب دوسرا اشتہار جاری ہوا گرفتاری مین آیا کپریان نے کہا کہ اب میرے دن آپہونچے بہت مستعدی اور استقلال اور بشاشی کے ساتھ فوراً سکستی مین چلا گیا وہ مقام کرتاگو سے چھہ میل کے فاصلہ پر تھا اور صوبہ دار اوسوقت اوسی جگہہ رہتا تھا اوسکا مقدمہ اوس روز ملتوی رہا اور وہ ایک عہدہ دار کے مکان مین رکھا گیا وہان اوسنے رات بسر کی لیکن کسی بات کی تکلیف نہین پائی اوسکے دوست اوسکے پاس جانے پاتے تھے جب اوسکی گرفتاری کی خبر کرتاگو مین پہونچی عیسائی اور بہت سے غیر عیسائی بھی وہانکے رہنے والے سکستی مین آئے کپریان کے ہمراہی تمام رات اوس عہدہ دار کے دروازے پر پڑے رہے گویا اوسکے دیاقون پانٹیس کے لکھنے بموجب وہ اپنے اسقف کے یوم شہادت کی پہلی شب کا فرض ادا کرتے رہے دوسرے روز صبح کو اوسی صوبہ دار کے مکان پر لیگئے اوسکے گرد ہر قسم کے آدمیون کی بھیڑ تھی اور اوسکے ساتھ سپاہیون کا ایک مضبوط پہرا تھا کچھہ دیر بعد صوبہ دار دیوانخانہ مین برآمد ہوا جب کپریان کو پیش کیا اوسنے کہا تو ہی تھا شیوس کپریان ہی کپریان نے جواب دیا کہ مین ہی ہون صوبہ دار نے کہا کہ قیصران اقدس نے تجھے قربانی کے لیے حکم دیا ہے کپریان نے جواب دیا کہ مین قربانی نہین کرتا صوبہ دار نے پھر کہا کہ اچھی طرح صلاح کرلے کپریان نے جواب دیا کہ جو تجھے حکم ہے کر ایسے واجب معاملہ مین تجھے شورہ کی کچھہ ضرورت نہین ہے صوبہ دار اپنے مشیرون سے شورہ کرکے

۹
کپریان اور ...
۲۵۸ء

دوسرے سال یعنی ۲۵۸ عیسوی مین جب قیصر نے دیکھا کہ جو نتیجہ سوچا تھا وہ اوسکے حکم سے نہین نکلا تو یہہ وحشیانہ اشتہار جاری کیا کہ اسقف اور چھاپان دین فی الفور قتل کیے جائین مدبران ملکی مردمان ذی عزت اور بہادران نامی سب بے عزت کیے جائین اور اونکی جائداد معرض ضبطی مین آوے اور اگر اسطرح پر جائداد ضبط ہونے پر بھی وہ لوگ عیسائی رہین وہ اسکی سزا مین قتل کیے جائین عورتین جو عزت دار ہین بعد ضبطی جائداد جلاوطن کر دیجائین وہ لوگ جو سرکاری نوکر ہین خواہ اونھون نے سابق مین اپنے عیسائی ہونیکا اقرار کیا ہے خواہ اب کرین پکڑ کر پابزنجیر کر دیے جائین اور جہان جہان سرکاری کام جاری ہو محنت کرنیکے لیے بانٹ دیئے جائین۔ ۵۸ کپریان اور سکسٹس ۲۵۸ء

اس خونی اشتہار کے بموجب اسقف روم سکسٹس اور اوسکے کلیسیا کے چار دیاقون سب سے پہلے مقتول ہوئے اور پھر جلد ہی کپریان کے سر پر بھی تاج شہادت رکھا گیا اوسکی شہادت کی حکایت اسطرح پر ہے کہ۔

قیصر ڈکیشس کے ظلم و زیادتی کے زمانہ مین کپریان کچھہ دنون کے لیے کسی دوسرے ملک مین ٹل گیا تھا تاکہ اوسکے رہنے سے کرتاگو کے کلیسیا پر دشمنون کے غضب کی آگ نہ پڑے جب قیصر دلریان تخت پر بیٹھا وہ اپنی اسقفی مین لوٹ آیا اور اوس قیصر کا پہلا حکم جاری ہونے پر پھر ناچار جلاوطن ہوا لیکن تو بھی اپنے خطون سے اپنی خیرات سے اور اپنی مثال سے کلیسیا کو ہمت اور تعلیم دیتا رہا

لیکن مشرق مین اس باعث کہ ایک دعویدار کھڑا ہو گیا تھا اس اجازت اور جواز کا لوگون کو اسقدر جلد فائدہ نہ پہونچا وہان عیسائیون پر جو کچھ بیتی اوسکا نمونہ اسی ایک روایت سے معلوم ہو جائیگا فلسطین مین مرنیس نام ایک عیسائی سپاہی کسی کمپنی کی افسری پر ترقی پانیوالا تھا کہ اسی عرصہ مین ایک امیدوار نے اوسے عیسائی ہونیکا الزام دیا کیونکہ قیصر کی مورت کے سامنے قربانی نہ دینے سے عیسائی اوس عہدہ پر مقرر نہو سکتا تھا مرنیس نے اپنے عیسائی ہونے کا اقرار کیا اور اسپر غور و تامل کرنے کے لیے تین گھنٹہ کی مہلت پائی اُسقف اوسے گرجا مین لے گیا اور ایک جانب وہ تلوار دکھلا کر جو اوس سپاہی کے پرتلے مین تھی اور دوسری جانب کتاب مقدس کی جلد دکھلا کر جو وہان رکھی تھی کہنے لگا کہ اب ان دونون مین سے ایک کو پسند کرو مرنیس نے ہاتھہ اوٹھا کر کتاب پکڑ لی تب اُسقف کہنے لگا کہ اب خداوند کا مضبوط سہارا لے اور اوس سے تقویت پا کر جسے تو نے پسند کیا ہے تیرے لیے حاصل ہو سلامت چلا جا مہلت گذر گئی مرنیس نے برملا اقرار کیا کہ مین اپنا مذہب نچھوڑونگا اور اس بات پر قتل کیا گیا۔

قریب پچاس برس تک عیسائیون کی ترقی اور اونکے آرام چین مین کچھہ چنداں فرق نہین پڑا ۳۰۳ء مین ہنتیک ولریان نے عیسائیون کی ایذا رسانی کے لیے ایک اشتہار تیار کیا تھا لیکن قبل اس سے کہ وہ اپنے منصوبون کو

خفگی کے ساتھہ کپریان کی طرف مخاطب ہوا اور اوسے دیوتاؤن کا دشمن اور آدمیون کا ورغلانے والا ٹھہرایا اور پھر اوسکے بہ نسبت ایک تختی سے یہہ حکم پڑھ کر سنایا حکم ہوا کہ تھاسیئوس کپریان کا سر کاٹا جاوے کپریان بولا الحمدللہ اوسکے عیسائی بھائیون کا ہجوم جو وہان موجود تھا چلا اوٹھا کہ آؤ ہم لوگونکو بھی اسکے ساتھہ قتل کرو اسکے بعد اوسے شہر کے باہر ایک میدان مین لیگئے اور وہان بھی جلد تماشائیون کی بھیڑ لگ گئی اوسکے کلیسیا کے ماتحت جو خادم تھے اونھون نے اوسے اوسکے اوپر کے کپڑے اوتارنے مین مدد دی اور اوسکے نیچے ایک چادر بچھادی تاکہ اوسی پر اوسکا خون پڑے اور تبرکاً اوسکا قیمتی یادگار رہے اس شہید نے اپنی آنکھین اپنے ہاتھہ سے بند کین اور پہلے ہی ضرب مین اوسکا سر زمین پر گر پڑا اوسکی لاش تمام دن اوسی جگہہ پڑی رہی تاکہ بت پرستون کا اژدہام بخوبی دیکھے رات کے وقت بہت سے اوسکے مرید وہان آکر اوسکی لاش اوٹھا لیگئے اور بہت اعزاز و احترام کے ساتھہ دفن کی۔

قیصر ولیریان کو جب ۲۵۹ء عیسوی مین ایرانی فوج قید کر لیگئی گلینس تخت پر بیٹھا اور ان سب سختیون کو جو عیسائیون پر ہوتی تھین فوراً بند کیا اجازت تھی کہ جو چاہے بے کھٹکے اپنے عیسائی مذہب پر چلے اور عیسائیون کی زمین اور اونکے مکانات جو ضبطی مین آئے تھے وہ بھی اونھین واپس کر دیے پس عیسائی مذہب یہہ اول ہی مرتبہ ملک کے مذہبون مین ایک مذہب جائز گنا گیا

منبر پر کھڑا ہو گیا اور اپنے عہدہ کی چھڑی اور اپنا پرتلہ اور ہتھیار پھینک کر یون پکارا کہ مین اب سے تمھارے قیصرون کا سپاہی نہین ہون مین تمھارے کاٹھ اور پتھر کے دیوتاؤن کو گونگی اور بہری مورتون کو پوجنا حقیر اور ذلیل سمجھتا ہون اگر سپاہی ہونیکے لیے ہمپر فرض ہے کہ دیوتا اور قیصرون کے سامنے قربانی چڑہاوین مین اپنی چھڑی اور پرتلہ بھی پھینکتا ہون اور اپنے جھنڈے کو چھوڑتا ہون مین اب سپاہی نہین ہون اوسپر یہہ جرم قائم ہوا کہ اوسنے برملا ایسی باتین کہین جو قیصر اور دیوتاؤن کے حق مین مضر تھین اور قتل کیا گیا۔

سنہ ۳۰۳ عیسوی مین نیقومیدیہ کے درمیان گلیریوس نے دیوکلیشیان سے اس بات کا اصرار کیا کہ دین عیسوی کے نیست و نابود کرنے کے لیے بالعموم کوئی زیادہ سخت تدبیر ہونی چاہیے وہ مسن اور ضعیف قیصر اوسکے کہنے مین آگیا اور مورخ گبن لکھتا ہے کہ یہہ جو پوشیدہ اسقدر صلاح اور مشورے ہوتے رہے اوس جاڑے کے موسم بھر عیسائی لوگ مغموم اور مضطرب اونکے نتیجے کے منتظر تھے آخر قیصرون کی مرضی سے اونھین اطلاع دی گئی علی الصباح ہی وہان کا حاکم کئی جنرل اور عہدہ دار اور عمال کو ساتھ لیے ہوئے وہان کے بڑے گرجا مین آیا وہ گرجا ایک بلندی پر ناف شہر مین واقع تھا بہت اچھے موقع پر تھا فوراً اوسکے دروازے توڑ ڈالے اور اوسمین گھس پڑے اور بیفائدہ اوسمین کسی محسوس معبود کی تلاش کرنے لگے اور

عمل مین لاسکے مفسدون کے ہاتھ سے مارا گیا۔

سنہ ۲۸۴ء عیسوی مین دیوکلیشیان تخت پر بیٹھا اور چند ہی سال کے بعد
مکسمیان اور گلیریوس اور کانسٹنٹیس ان تین کو بھی اپنے ساتھ سلطنت مین
شامل کر لیا شروع سلطنت مین وہ کچھ عیسائیون کے برخلاف نہ تھا کانسٹنٹیس
مغرب کے صوبون پر حکومت کرتا تھا اگرچہ وہ دین عیسوی کا واقعی طرفدار نتھا
اپنی انسانیت اور مروت کے باعث ہمیشہ عیسائیونکو بلامزاحمت اپنے
مذہب پر چلنے دیتا تھا لیکن مکسمیان اور خاص کر کے گلیریوس کو عیسائیون
سے نفرت بالطبع تھی پہلے آثار ایذارسانی کے عیسائی سپاہیون کے نسبت
جو بافراط تھے ظاہر ہوئے اونکی نمک حلالی اور وفاداری آزمانیکے لیے
اونھین قربانی دینے کا حکم ہوا بہتون نے اپنے خدا کے سامنے نمک حرام
ثابت ہونے پر فوجی نوکری کے تمام حقوق اور عزت و احترام سے دست بردار
ہونے کو ترجیح دی کمتر قتل ہوئے قتل کی سزا اول اونھین کے لیے رکھی گئی
تھی جنپر غالباً اونکے عیسائی اقرار واظہار کی سرگرمی سے جرم انحراف و بغاوت
کا کسیقدر بطور اتہام قائم ہو سکتا تھا چنانچہ مارسیلس کا معاملہ جو ملک افریقیہ
مین تنگی یعنی تنجرس کے درمیان ایک کمپنی کا افسر تھا اسکی نظیر ہے اور وہ
معاملہ یہہ ہے کہ وہان قیصر کے نام سے ایک دعوت ہوئی تھی اور اوسمین
بتون کے سامنے قربانیان چڑہائی گئی تھین مارسیلس سپاہیون کے کھانیکی

حوالہ کردین اور حاکمون کو نہایت تخویف کے ساتھہ تاکید تھی کہ اونکو برملا
عبرت انگیز طور پر جلوا دین اوسی اشتہار کے بموجب کلیسیا کی جائداد یکبارگی
ضبط ہوگئی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی کچھہ نیلام ہوگئی کچھہ املاک شاہی کے شامل
ہوگئی کچھہ شہرون سے یا جماعتون سے متعلق کردی گئی اور کچھہ غارت گرد یا انکو
جنھون نے چاہی دیدی گئی سواے اسکے عیسائی ہر طرح کی عزت اور سرکاری
عہدون سے محروم کیے گئے عیسائی غلامون کے حق مین حکم ہوگیا کہ کبھی آزاد
نکیے جائین اور کل عیسائی قوانین مجریہ کے احاطہ سے خارج کردیے گئے
حالت مصیبت کے باعث جبکہ جاسوس اور اونکے دشمن اونپر تہمت اور
الزام لگاتے تھے اونکو قانون کے بموجب کسیطرحکی دادرسی کا سہارا نتھا۔

جون ہی یہہ اشتہار جاری ہوا کسی عیسائی نے اپنی شدت و حدت
سرگرمی سے اوسے اوتار کر پارہ پارہ کرڈالا اور چلایا کہ دیکھو یہہ نئی فتحین وحشی
قومون پر ملی ہین کہ جنکا اشتہار جابجا آویزان کیا جاتا ہے قیصر ہم لوگون کو
اپنی عیسائی رعیتون کو ایسا سمجھتا ہے کہ گویا ہم لوگ گوتھہ اور سارمیشیا کے
وحشی ہین جو تسخیر مین آ گئے وہ مجرم قیصر ٹھہرایا گیا اور گو ہلکی آنچ پر جلایا گیا
مطلق اوسکے استقلال مین فرق نہ آیا اور جب تک کہ اوسکی جان نہ نکل گئی
برابر اوسکے چہرے پر تسکین اور قرار کے ساتھہ مسکراہٹ بنی رہی۔

تھوڑے ہی دنون کے بعد وہان قصر شاہی مین آگ لگی لوگون نے عیسائیونکو

بمجبوری صرف کتاب مقدس کی جلدون کے جلانے پر قانع ہوئے دیوکلیشیان
کے عمال اور عہدہ دارون کے بعد بہت سے سپاہی اور بیلدار آئے وہ اسطرح پر
چلتے تھے کہ گویا لڑائی لڑنے کو جاتے ہین اور قلعون کے توڑنے کا جو کچھہ سامان
ہے سب لیے ہوئے تھے یہہ پاک عمارت کہ جو قصر قیصری سے بھی سر بلند تھی اور
مدت سے بت پرستون کے انفعال اور حسد کا موجب ہو رہی تھی دیکھتے ہی دیکھتے
چند گھنٹون مین اونکی محنت سے زمین کے برابر ہو گئی۔

دوسرے روز عیسائیون کی ایذارسانی کا اشتہار جاری ہوا اور اگرچہ
دیوکلیشیان خونریزی کے برخلاف تھا اور اوسنے گلیریوس کا غضب کہ جو
تمام قربانی سے انکار کرنیوالونکو زندہ جلا دینا چاہتا تھا کسیقدر فرو کر دیا تھا
تاہم عیسائیون کے ہٹ کی سزا کافی سخت اور موثر متصور ہو سکتی ہے اوس
اشتہار مین حکم تھا کہ سلطنت روم کے تمام صوبون مین عیسائیون کے گرجا
جڑ بنیاد سے مسمار کر دیے جائین اور جو لوگ مذہبی عبادت کے لیے خفیہ جمع
ہونے کی جرأت کرین قتل کیے جائین فیلسوفون نے اب یہہ نالائق کام اختیار کیا
کہ ایذارسانی کی سرگرمی کو ہٹ اور نرے تعصب سے اشتعال تک پہونچانے
لگے اور جبکہ اونکو اس بات سے خوب واقفیت تھی کہ دین عیسوی کے عقائد
رسول اور حواریون کی کتابون مین مندرج ہین ظن غالب ہے اونھون نے
اس حکم کی صلاح دی کہ اسقف اور خادمان دین تمام اپنی کتب مقدس حاکمون کے

تبھی ہو سکتا تھا کہ جب کوئی نالائق دغاباز عیسائی اونکا نشان دیتا مگر عبادتخانون
کی مسماری سرکار کے حکم سے اور بت پرستون کی محنت مشقت سے سہل مین ہوگئی
کسی کسی صوبہ مین حاکمون نے عیسائیون کے عبادت خانے بند کر دینے پر قناعت
کی کسی کسی صوبہ مین حاکمون نے اوس اشتہار کے حرف حرف کی تعمیل کی اور
عبادت خانون کے دروازے اور چوکی مونڈھے وغیرہ اور ممبر یکجا جیتا کی طرح
جلا کر اون عبادت خانون کو بالکل مسمار کر دیا فریگیہ کے ایک چھوٹے قصبہ مین حاکم
اور تمام باشندے عیسائی ہو گئے تھے پس خیال تھا کہ اشتہار کی تعمیل مین کہین
کچھ مقابلہ نہو اس نظر سے وہان کے صوبہ دار کی مدد کو سپاہیون کے تمن
آگئے تھے جب یہہ فوج پہونچی شہر والے گرجا مین چلے گئے اور عزم بالجزم کیا
کہ یا تو اپنا پاک عبادت خانہ بچاوین اور یا اوسیکے ساتھہ اپنی جان دیوین اونھین
اطلاع اور اجازت ملی کہ وہان سے نکل جاوین لیکن وہ نہ نکلے یہانتک کہ سپاہیون
نے ہر طرف سے اوس عبادتخانہ مین آگ لگا دی اور جو لوگ اوسکے اندر تھے
مرد عورت بال بچون سمیت جل بل کر خاک ہو گئے شام اور ارمنیہ مین کچھہ ذرا سا
فساد ہو گیا تھا گو وہ فوراً دب گیا تاہم کلیسیا کے دشمنون کو اس تہمت لگانیکا
ایک معقول موقع ملگیا کہ وہ فساد در پردہ اسقفون کی سازش کے باعث اوٹھا
غضب خواہ خوف نے دیوکلیشیان کو حد اعتدال سے باہر نکالا اور دیوکلیشیان
نے سب بے دردی اشتہار ون کے سلسلہ سے عیسائیون کا نام معدوم کر دینے کا

ف مورخ گبین [illegible]

اس کتاب کے مصنف نے اسی بیرہ اس ایذارسانی کا حال جو گبین کی عبارت سے انتخاب کیا ہے کیونکہ اوسپر بلحاظ کا کچھ الزام عائد نہین ہو سکتا لیکن اس انتخاب مین تجاوز بھی جا بجا اختصار سے کام لیا گیا ہے ۱۳

* * * * * * * * * * * * * * *

سازش کی تہمت لگائی لیکن اگرچہ ہر طرح کی سیاست اور عقوبت کام مین لائے اور شہر کے کتنے ہی بے گناہون کے خون سے ناپاک کیا تاہم اوس تہمت کا کوئی ثبوت ہاتھہ نہ لگا۔

صوبون مین اس اشتہار کی تعمیل کے لیے حکام سزاے قتل کے دینے سے اول باز رکھے گئے تھے لیکن اور سب سختیان کام مین لانے کی اونکو اجازت تھی بلکہ حسن کارگذاری مین داخل تھی افریقہ کے ایک اسقف فیلکس نے اپنی کتب مقدس کے دینے سے انکار کیا اوسکی اطالیہ کو چالان ہوئی اور وہان وہ قتل کیا گیا یہہ ایک ایسی نظیر ہوئی کہ تمام حاکم اور صوبہ دارون نے ایسے انکار کی سزا مین قتل کرنا جائز سمجھہ لیا اکثرون نے اسطرح پر شہادت پائی لیکن ایسے بھی بہت تھے جنھون نے کتب مقدس تلاش کرکے اور بت پرستون کے حوالہ کرکے رسوائی کے ساتھہ اپنی جان بچائی اور اس گناہ کے باعث ترادیٹر[۱] کے خراب نام سے مشہور ہوئے۔

لیکن کلام ربانی کے معدوم کرنے کی یہہ سعی و کوشش محض بیفائدہ تھی

مورخ گیبن لکھتا ہے کہ کتب مقدس کے ترجمے اور نقلین اس زمانہ مین بھی سلطنت روم کے درمیان اسقدر پھیل گئی تھین کہ سخت سے سخت جستجو بھی اب اونکے زوال کی منتج نہین ہوسکتی اور کتب مقدس کی اون جلدون کا ضائع ہونا بھی جو ہر ایک جماعت مین عوام الناس کے استعمال کے لیے موجود تھین

کے ساتھ مارے جانے کا ذکر ہے کسی کی آنکھ نکالی جاتی تھی کسی کی بوٹی بوٹی
کاٹی جاتی تھی کوئی شکنجے پر چڑہائے جاتے تھے کوئی دوسری طرح کی عقوبت
مین ڈالے جاتے تھے کوئی ڈوبائے جاتے تھے کوئی صلیب پر چڑہائے
جاتے تھے کسی کی گردن کاٹی جاتی تھی کسی کی ہڈی توڑی جاتی تھی خلاصہ
یہہ کہ بیدردی و بیرحمی کا کوئی عقدہ باقی نچھوڑا تھا اگر ان سختیون کا مفصل
ذکر کرین اور اوس عیسائی تحمل اور بردباری اور امید کو جسکے ساتھ وہ برداشت
اور گوارا کی گئین لکھنے لگین کتاب بہت بڑہ جائیگی اسیقدر کہنا کافی ہے
کہ جو کچھہ تکلیف اور مصیبتین تمام زمانۂ سلف مین عیسائیون پر گذرین اون سب کا
گویا مجموعہ اس دس برس کے عرصہ مین ظہور مین آگیا جون جون عیسائیونکی
مخلصی اور آزادی کے دن نزدیک آتے جاتے تھے اونکی تکلیف اور ایذا
کی آگ زیادہ بھڑکتی جاتی تھی یہانتک کہ برداشت کے لائق نرہی۔

سنہ ۳۰۵ عیسوی مین قیصر دیوکلیشیان تخت و تاج سے دست بردار
ہوا اور سلطنت مین فساد اوٹھا آپس مین لڑائی ہونے لگی دوسرے سال
کانستانشس یارک مین مرگیا اور اوسکی جگہہ پر ممالک مغربی مین قسطنطین قیصر
ہوا قسطنطین بھی اپنے باپ کے مانند نرم مزاج اور دین عیسوی کی جانب
مائل تھا بتدریج قسطنطین کو دوسرے قیصرون سے لڑنا پڑا اور سلطنت
روم مین اون دنون ایک مرتبہ پانچ تک قیصرون کا شمار پہونچ گیا

اپنا ارادہ ظاہر کر دیا انمین سے پہلے اشتہار مین صوبہ دارون کو حکم تھا کہ تمام
خادمان دین کے فرقہ کو گرفتار کرلین اور قیدخانے جو باجی گنہگارونکے لیے تھے
جلد اُسقف اور قسیس اور خادمان دین اور قاریون کے ہجوم سے بھر گئے
دوسرے اشتہار مین حاکمون کو حکم ہوا کہ ہر قسم کی سختی جس سے وہ لوگ اپنا دین
چھوڑکر پھر دیوتاؤن کی پوجا کرنے لگین کام مین لاوین اور یہہ سخت حکم پھر ایک
تیسرے اشتہار کے بموجب تمام عیسائیون کے لیے جاری ہوگیا اور اونکے لیے
عموماً نہایت ظلم و جبر کا موجب ہوا ہر عہدہ دار شاہی پر یہہ فرض و واجبات
سے ٹھہرا اور اوسنے اپنا فائدہ بھی اسی مین دیکھا کہ عیسائی دینداروں مین جو
سب سے زیادہ لائق تھے اونھین کو تلاش کرین اور اونکا تعاقب کرین اور
اونھین ایذا اور عقوبت کو پہونچاوین اور اون سبھون کے لیے سخت سزائین مقرر
کی گئی تھین جو کبھی ایسی جرأت کرین کہ اونکو دیوتا اور قیصرونکے غضب سے بچاوین [۵۱]
یوسیبیوس کی تواریخ کی آٹھوین اور نوین جلدین جن و حوش سیرت خونخوارئیون
کے ساتھ ان اشتہارون کی تعمیل ہوئی [۵۲] اونکا مفصل بیان درج کیا ہے اکثر
نہایت آزار اور اذیت کی عقوبتین کہ جنکے تذکرہ سے رونگٹے کھڑے ہون کام
مین لاتے تھے قتل بھی بیشک عیسائی بکثرت ہوئے اپنی آٹھوین جلد کے
تیرہوین باب مین قسیس اور خادمان ادنی کے سوا جن اُسقفون کا مارا جانا
یوسیبیوس درج کرتا ہے تیرہ [۱۳] سے کم نہین ہین سیکڑون بلکہ ہزارون کا جمی

[۵۱] گیبن باب ۱۶ *

[۵۲] کیونکہ یوسیبیوس شہید عیسوی مین پیدا ہوا ایس شاید ہمعصر تھا اور بعض مقدمات قتل و عذاب کا ذکر اسطرح کرتا ہے کہ جس سے پایا جاتا ہے کہ وہ یوسیبیوس خود شاہد حال تھا ۱۲ * * *

میلان شہر کا مشہور اشتہار جاری کیا اس اشتہار مین ہر ایک مذہب کے لیے کھلی اجازت تھی لیکن اوسکے فائدے بیشک اول عیسائیون ہی کو پہونچے کیونکہ صرف اونھین کا مذہب آفت مین پڑا تھا اونھین وہ سب ملکی اور مذہبی حقوق جو چھین گئے تھے پھر ملگئے بلا بحث و توقف یا کسی طرح کے خرچ کے اونھین وہ سب عبادت خانے ملگئے جو مسمار کیے گئے تھے اور وہ زمین بھی ملگئین جو معرض ضبطی مین آئی تھین ہر شخص کو بلا قید پورا اختیار ملگیا کہ جس مذہب کو چاہے اختیار کرے اور پھر جلد ہی عیسائی مذہب سلطنت روم مین ملکی مذہب بنا گیا۔

مذہب عیسوی کی تواریخ اب اوس زمانہ کو پہونچی کہ وہ قائم ہوگیا پس مناسب ہے کہ اس کتاب کا خاتمہ چند عام تذکرون پر کیا جائے۔

اول یہہ کہ مذہب عیسوی کسی دنیاوی اختیار کی مدد کے بغیر سلطنت روم مین قومی مذہب ہوگیا اس تصنیف سے خوب واضح ہے کہ وہ بیشتر ادنے درجہ والون کے دل مین جاگزین ہوا اور وہی بیشتر ایمان لائے درجہ بدرجہ وہ تمام درجہ کے اعلے درجہ والون مین پھیل گیا اور قبل اسکے کہ کوئی بادشاہ یا قیصر عیسائی ہو ایک جم غفیر عیسائی ہوگیا تھا پس دنیاوی اختیار صرف اس تبدیل مذہب کے جو ہوچکا تھا موافق ہوا نہ کہ اوسکے وقوع اور وجود کا باعث۔

خوامخواہ طبیعت ترقی دین اسلام سے اسکا مقابلہ کرنیکو [illegible] ہوجاتی ہے جب سے محمد صاحب نے رسالت شروع کی دس ہی بارہ برس کے اندر اوسکا

سنہ ۳۱۲ عیسوی مین اوسنے مکسنیشس پر ایک فتح نمایان پائی اور روم والون نے وہان اوسکے اپنے شہر مین داخل ہونے کی بڑی خوشی منائی لسینیوس مشرق مین کئی برس تک کسیقدر مقابلہ کرتا رہا لیکن سنہ ۳۲۴ عیسوی مین وہ بھی بالکل مغلوب ہوا اور سلطنت روم پھر بالکل ایک قیصر قسطنطین کے تحت مین آگئی۔

جون جون قسطنطین بڑھتا گیا عیسائیون کی مدد اور حفاظت کا موجب ہوتا گیا لیکن جبتک کہ تمام اطراف کی بالکل سلطنت اوسکے قبضہ مین نہین آگئی اونکا خوف وخطر نہین رفع ہوا سنہ ۳۰۳ عیسوی مین ممالک مشرقی مین سخت اشتہار جاری ہوئے کہ جبرًا لوگ قربانیان چڑھاوین اور دیوتاؤن کا چڑھاوا گوشت کھاوین پھر خونریزی شروع ہوئی اور پھر سیاست وعقوبت کام مین آئی اسکے بعد سنہ ۳۱۰ عیسوی مین ایک نیا تشدد وقوع مین آیا عیسائی قیدی جنھین اوس حالت مصیبت مین کسیقدر آسایش ملی تھی حکم شاہی کے بموجب ایک دوسرے سے جدا کیے گئے اور مشقت اونکے لیے زیادہ سخت تجویز ہوئی اور ۳۹ ایماندار جنھون نے بہت سختیان جھیلنے کے بعد کچھ دم لینے کی مہلت پائی تھی قتل کیے گئے قیصرون کی ایذارسانی مین یہہ آخری خونریزی تھی مغربی عیسائیونکو اس سے پیشتر آرام ملگیا تھا۔

سنہ ۳۱۲ عیسوی مین روم کے نزدیک فتح پانیکے بعد قسطنطین برملا عیسائی ہوگیا اور سنہ ۳۱۳ عیسوی کے مارچ مہینے مین لسینیوس کے ساتھ اوسنے

مقابلہ مین لڑتے ہوئے ثابت ہو جاؤ نہ صرف یہودی بلکہ رومی قیصرون نے بھی
جہانتک آدمی کا قابو چل سکتا ہے دین عیسوی کے نیست نابود کرنے کی کوشش کی
لیکن وہ اوسے خراب نکر سکے کیونکہ وہ خدا کا تھا اور وہ خدا کے دشمن خدا کے
مقابلے مین لڑے ماسوائے اسکے یہہ بھی لائق لحاظ ہے کہ باوجود اس تمام ظلم و
زیادتی کے عیسائیون نے ایک مرتبہ بھی اپنے ستانے والون پر ہتھیار نہین اوٹھایا
مسیح نے حکم دیا ہے کہ شریر کا مقابلہ مت کرو اور جبکہ خود اوسے ظالم کے سامنے
لائے تھے اوسنے اپنی سلطنت کا مطلب اسطرح پر بیان کیا کہ میری سلطنت اس
دنیا کی نہین ہے اگر میری سلطنت اس دنیا کی ہوتی تو میرے نوکر لڑائی کرتے
تاکہ مین یہودیون کے حوالے نکیا جاتا لیکن اب میری سلطنت یہان کی نہین ہے
اس تمام آفت و مصیبت کی مدت دراز مین کہ قریب تین سو برس رہی ہمکو ایک بھی
ایسی مثال نہین ملتی کہ جسمین عیسائیون نے اپنے ایذا دینے والون کی نسبت
کچھہ سازش کی ہو یا اپنے بچاؤ کے لیے کبھی تلوار کھینچی ہو گو جب اونکا شمار بڑھ گیا
تھا وہ بیشک کامیاب ہونے کی امید کے ساتھہ ایسا کر سکتے تھے ظاہراً مذہب
عیسوی ایسا کمزور اور بیچارہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کوئی بکری شیر کے پنجے مین
پھنس جائے تاہم وہ برقرار رہا اور فتحیاب ہوا کیا اسمین بھی ہمکو کسیطرح کا شبہہ
ہو سکتا ہے کہ خود خدا اوسکا محافظ اور مددگار تھا۔

یہان بھی اس معاملہ مین پھر دین اسلام کے ساتھہ برابر مقابلہ ہو سکتا ہے

مین سو آدمی کی فوج جمع ہو گئی اور چند ہی سال بعد اونھون نے دس ہزار سپاہیونکا لشکر لیکر اپنے شہر مکہ پر چڑہاؤ کیا اور زبردستی کعبہ کا پُرانا مذہب بدل دیا محمد صاحب کی وفات کے بعد عرب لوگون نے بلوہ جمہوری کیا اور نیا مذہب بالکل چھوڑ دینا چاہا لیکن جون ہی وہ بلوہ بزور شمشیر دبایا گیا امیرالمومنین نے عرب کے جھنڈون کو ہمراہ لیکر ہمسر حدی ملکون پر چڑہاؤ کیا اور بزور شمشیر سبکو معتقد قرآن بنایا۔

غرض دین اسلام بزور شمشیر پھیلا اور دین عیسوی صرف بزور حق

دوسرے یہہ کہ مذہب عیسوی نہ صرف دنیاوی اختیار کی مدد سے محروم تھا بلکہ سرکاری احکامات وقتاً فوقتاً بڑی شد و مد سے اوسکے مضر جاری تھے اور یہہ مشکل اور مصیبت اور آزمایش اور تجربہ کے زمانے اکثر مدت تک پہنچے ہوئے تھے دین عیسوی کے نیست نابود کرنے کے لیے اور اوسکا نام صفحۂ روزگار سے محو کرنے کی نیّت سے کوئی ایسی سیاست وعقوبت اور ذلت و اذیت اور قتل و خواری نہین ہے کہ جو باقی رکھی گئی ہو جب یہودی سردار حواریون کے قتل کرنیکو جو مسیح کے جی اوٹھنے کی منادی کرتے تھے مستعد ہوئے اونکے ایک عالم فاضل معلم گملیل نے اونھین بہت راست اور درست نصیحت کی تھی اور وہی نصیحت پہلی تین صدیون کی تواریخ پر راست آسکتی ہے یعنی ان آدمیون سے باز آؤ اور اونھین چھوڑ دو کیونکہ اگر یہہ مشورہ یا یہہ معاملہ آدمیون کا ہے وہ آپ ہی خراب ہو جائیگا لیکن اگر وہ خدا کا ہے تم اوسے خراب نہین کر سکتے اور کہین ایسا نہو کہ تم خدا کے

کہ جنکو لوگ حقارت سے دیکھتے تھے اوسکے مذہب کا خود وہ نشان یعنی مسیح کا
صلیب کہ جو اوسکے تمام امیدون کی بنیاد تھا لوگون کی آنکھون مین ذلیل اور خوار
تھا چنانچہ پولس حواری لکھتا ہے کہ ہم مسیح مصلوب کی منادی کرتے ہین کہ جو یہودیون
کے لیے ٹھوکر اور یونانیون کے لیے حماقت ہے اور پھر لکھتا ہے کہ مین
خیال کرتا ہون خدا نے ہم حواریون کو سب سے پچھلا ٹھہرا کے قتل ہونیوالون
کی طرح ظاہر کیا کہ ہم دنیا اور فرشتون اور آدمیون کے لیے تماشا ٹھہرے ہین
ہم اس گھڑی تک بھی بھوکے اور پیاسے اور ننگے اور مظلوم اور آوارہ ہین
وے برا کہتے ہین ہم بھلا مانتے ہین وے ستاتے ہین ہم سہتے ہین وے
گالیان دیتے ہین ہم گڑگڑاتے ہین ہم اجتک دنیا کے کوڑے اور سبکی
جھاڑن کے مانند ہین۔

پہلا قرنطیون کو ۱ باب ۲۳

پہلا قرنطیون کو ۴ — ۹ ۱۳

چوتھا یہہ کہ عیسے مسیح نے خود اپنے پیروون کو ان سختیون کے منتظر
رہنے کا انتباہ کر دیا تھا اور پہلی تین صدیون مین جو عیسائیون پر مصیبت پڑی
اوس سے اوسکے کلام کی کماحقہ تصدیق ہو گئی تھی اوسکا کلام ہے کہ میرے
نام کے سبب وہ تمپر اپنے ہاتھ ڈالین گے اور تمھین ستا دین گے
اور عبادت گاہون اور قید خانون مین حوالے کرین گے
کہ بادشاہون اور حاکمون کے آگے کھینچے جاؤ اور تم ماباپ اور بھائیون اور
رشتہ دارون اور دوستون کے باعث گرفتار ہوگے اور وے تم مین سے

دین عیسوی قبول کرنے کے ضرر و نقصان کے بدل دین محمدی قبول کرنیوالون کو دنیاوی ترغیب بشدت دی گئی تھین قرآن کے صفحون مین دیکھو کسقدر غنائم اور لوٹ کے مال کے وعدے کیے ہین جو انکار کرتا تھا بعزت ہوتا تھا نیچا دیکھتا تھا یہانتک کہ کبھی کبھی قتل بھی کیا جاتا تھا جو قبول کرلیتا تھا اوسکے لیے سلامتی اور عزت اور دولت اور ثروت سب کچھ تھی—

دین محمدی کے شروع مین اکثر ایسا ماجرا ہوا ہے کہ جب کبھی کسی مومن نے کسی منکر کو قتل کیا دیکھنے والون نے رعب مین آکر دین اسلام قبول کرلیا اودھر دین عیسوی کے شروع مین یہہ مومنون کا وقت شہادت استقلال اور تحمل تھا کہ جسے دیکھکر دیکھنے والے مسیح پر اعتقاد لے آتے تھے—

تیسرے یہہ کہ جیسی عیسائیون کو خلقت سے تکلیف اور اذیت پہونچتی تھی اگرچہ کے روزمرہ چال چلن مین بھی اونھین ہنسی اور بدنامی برداشت کرنی پڑتی تھی سوای یہودیہ کے کہ وہان بھی عیسائیونکی ایسی ہی خرابی تھی اوسوقت تمام دنیا بت پرستی مین ڈوبی ہوئی تھی ہر جگہہ ہر کام مین بت پرستی سمائی ہوئی تھی عیسائی کو خواہمخواہ اپنے تمام بت پرست ساتھیون کے رسوم و آداب اور اپنے آبا و اجداد کے طریقے اور اپنے ملک کے قدیم دستور چھوڑنے پڑتے تھے عیسائی ہوجانے کے باعث سابق دوست اور رشتہ دار اونکے شامل نہین رہ سکتے تھے اوسے اون مظلوم اور مصیبت زدون سے ملنا پڑتا تھا اور اونکے رنج و غم کا شریک ہونا پڑتا تھا

بعضون کو مار ڈالینگے اور میرے نام کے سبب سب لوگ تم سے کینہ رکھینگے

اور یہہ بھی لوقا کا کلام ہے تب وے تمھین دُکھہ پانے کے لیے حوالے کرینگے

اور تمھین مار ڈالینگے اور میرے نام کے سبب تمسے سب قومین کینہ رکھینگی۔

پانچوان یہہ کہ اوپر کی تحریرات سے اون قدیم عیسائیون کی اس باب مین صداقت ظاہر ہوتی ہے کہ جس بات کی وہ گواہی دیتے ہین وہ اوسکے سچے گواہ اور شاہد عادل اور صادق ہین اگر کوئی دنیاوی مطلب مثلاً حاکمون کی مہربانی یا دولت یا کسی خوف وخطر سے بچنا چاہتے یا حاصل کرتے ہم لوگون کا اونکی صفائی نیت مین شک کرنا بیجا نہوتا لیکن جب کہ ہم حواریون کو اور اونکے پیروون کو دیکھتے ہین کہ ایسے کامون سے جیسے کہ عیسی کے جی اوٹھنے کی شہادت اور منادی کچھہ حاصل نہین ہوتا بلکہ سراسر اونکا نقصان ہوتا ہے ذلت اور خواری مین پڑتے ہین تو پھر کیا ہم اونکی صفائی قلب اور استحکام یقین اور صداقت شہادت مین ذرا بھی شبہہ کر سکتے ہین۔

چھٹا اور آخری یہہ کہ ہم لوگون کو اس تواریخ سے دین عیسوی کی طاقت و تاثیر اور اوس سے جو کچھہ کہ ربانی تسکین ملتی ہے اوسکی خاصیت بخوبی معلوم ہوگئی دیکھو اون قدیم عیسائیون کے دل مین کیسی عیسی مسیح کی عجیب محبت جاگزین ہوگئی تھی سیکڑون ہزارون نے دُکھہ پایا مصیبت جھیلنا اور اکثر قتل ہوجانا گوارا کیا مگر تاہم اوس متبرک نام کی بدنامی نہونے دی اور دیکھو عیسائی کے